فرقہ سیفیہ
کا تحقیقی جائزہ

متکلم اسلام

مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ____ فِرقہ سیفیہ کا تحقیقی جائزہ
بار اشاعت ____ اول
تاریخ طبع ____ اکتوبر 2012
تعداد ____ 1100
باہتمام ____ احناف میڈیا سروس

ملنے کے پتے

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی سرگودھا
0321-6353540
دارالایمان فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
0321-4602218

www.ahnafmedia.com

فہرست

پیش لفظ 8

فرقہ سیفیہ کا تحقیقی جائزہ 10

گستاخ رسول و اولیاء سیف الرحمن بریلویوں کی نظر میں: 19

خوابوں سے متعلق بریلویانہ اصول 22

سیف الرحمن کا دعوائے الوہیت 27

بریلویوں کا سیف الرحمن کو نبی ماننا 27

پیر سیف الرحمن کا اپنے منہ کافر ہونا 28

احمد رضا خان کے فتوی کی رو سے سیف الرحمن کافر: 29

سیفیوں کے اکابرین کے عقائد 35

اللہ تعالی کی بے مثال توہین 35

اللہ تعالی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنم جنم کے بچھڑے 35

خدا کے اول و آخر ہونے کا انکار 36

خدا ہر جگہ نہیں 36

اللہ لات منات 36

خدا شرمندہ ہوا 37

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بیٹے 37
رب کا قبلہ 37
نقل کفر کفر نہ باشد.. 37
خدا تعالی مٹھن کی گلیوں میں 38
فرید کا دیدار خدا کا دیدار 38
بابا غلام فرید محمد بھی اور خدا بھی 38
پیر خدائی شان میں.. 39
اللہ رانجھا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم بابل................................ 39

حضور اکرم علیہ السلام کے متعلق سیفی اکابرین کے عقائد 40

بدترین گستاخی 40
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لفظ ذلت 40
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تیر ممات نے فنا کردیا............................ 40
شیطان کا نبی کریم علیہ السلام سے زیادہ حاضر ناظر ہونا 41
نبی کریم علیہ السلام محشر میں تماشہ بن کے نکلیں گے.................... 41

انبیاء علیہم السلام کے متعلق سیفی اکابرین کے عقائد........................ 42

انبیاء علیہم السلام قبل نبوت گناہوں سے معصوم نہیں........................ 42
انبیاء علیہم السلام کا جھوٹ بولنا ممکن.. 42
انبیاء علیہم السلام بھول کر گناہ کبیرہ کرسکتے ہیں........................ 42

پڑھتا جا شرماتا جا 42

حضرت آدم علیہ السلام کی گستاخی 43

حضرت آدم علیہ السلام ناکام ہوئے 43

غوث پاک کا حسن حضرت یوسف علیہ السلام سے زیادہ.............. 43

غوث پاک کی انبیاء علیہم السلام پر فضیلت 43

مسیح علیہ السلام ناکام ہوئے 43

حضرت آدم علیہ السلام وعدہ خلاف........................... 44

حضرت آدم علیہ السلام کا دماغ ماؤف ہوگیا..................... 44

ایک اور گستاخی.. 44

ایک لغزش اور ایک ناکامی.................................. 44

ابلیس حضرت آدم علیہ السلام کا استاد تھا...................... 44

انبیاء کے لیے لفظ ضلالت................................... 45

حضرت آدم علیہ السلام شکار تیر مذلت 45

ایک اور بدترین گستاخی 45

صحابہ کرام کے متعلق سیفی اکابرین کے عقائد 46

صحابہ کرام کی زیارت کا شوق کم ہوگیا........................ 46

ناطقہ سر بگریبان ہے اسے کیا کہیے........................... 46

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی ساقی کوثر 46

امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی توہین 46

سیفی اکابرین اور مدینہ منورہ کی گستاخی...................... 47

سیفی اکابرین اور امام بخاری کی توہین...................... 49

سیفی اکابرین کے مسائل...................... 50

خطرہ کا سائرن...................... 55

پیر سیف الرحمن کی ترقیاں...................... 57

خلیفہ بھی شیخ احمد ثانی...................... 57

اپنی زبانی اپنی تکذیب...................... 63

ایک اہم سوال...................... 66

حرف آخر...................... 87

ضروری یاد دہانی...................... 89

فیصلہ شرعی بورڈ جماعت اہلسنت...................... 89

مسئلہ تکفیر...................... 89

مسئلہ عمامہ...................... 91

بددیانتی...................... 93

رسول اکرم علیہ السلام نے سیف الرحمن کو انبیاء کا امام بنایا...................... 93

غوث الاعظم سے سیف الرحمن کا مقام چھ درجے بلند...................... 93

شرعی بورڈ کا فیصلہ...................... 94

جعلی ''ہدایۃ السالکین'' سے خبردار 95

لمحہ فکریہ 97

پیرارچی یا جادو گر افغانی 116

فتنہ سیفیہ کے مکائدِ شیطانی 123

عالم بیداری کے دعوے 127

کتاب ہدایۃ السالکین فی رد المنکرین کے اقتباسات 127

پیر سیف الرحمن کی وصیت نمبر1 138

وصیت نمبر2 138

سیفیوں کی تصدیق 139

عبارات پر تبصرہ 139

وجد میں سیفی فرقہ پر تلبیس ابلیس 204

خباثت: 224

ابو جہل زندہ ہو چکا ہے 234

میں نے سیفیت سے توبہ کیوں کی؟ 248

پیش لفظ

فتنوں کا دور ہے، آئے دن ایک نیا فتنہ کسی نئے روپ میں نت نئے خوشنما جال اور دل کش نعرے لے کر امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور اہل السنت والجماعت کے عقائد و نظریات میں نقب لگانے کو مستعد نظر آتا ہے۔

ہمسایہ برادر اسلامی ملک افغانستان ؛ جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں فتح ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس سے پہلے اور بعد میں بھی آج تک کوئی طالع آزما اس پر بزور قبضہ نہ جما سکا؛ یہ سرزمین اسلامی روایات وتہذیب کی امین بھی ہے اور محافظ بھی۔ اس سرزمین پر جہاں بڑے بڑے اولیاء، علماء اور صلحاء پیدا ہوئے وہیں اس پر ایک فتنے کے بانی نے بھی جنم لیا۔

فرقہ سیفیہ کے بانی پیر سیف الرحمن جلال آباد کے مضافات میں ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ جوانی میں ہی پیر بننے کا دعویٰ کیا اور مریدین کی تلاش میں افغانستان کے مختلف علاقوں میں بھٹکتے پھرے لیکن اس سرزمین نے انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ بالآخر فرقہ سیفیہ کے بانی پیر سیف الرحمن المعروف پیر ارچی کو وہاں سے بے دخل ہو کر پاکستان کے قبائلی علاقوں میں آنا پڑا۔ خیبر ایجنسی میں خوب خوب فتنہ پھیلانے اور قتل و غارت گری اور فتنہ و فساد کے بعد وہاں کے علماء اور غیور اہل السنت کے سخت رد عمل کے بعد 2005ء کے قریب آں جناب وہاں سے بھی نہایت بے آبرو ہو کر نکلے اور لاہور کے مضافات میں ڈیرہ جمایا۔

موصوف تعویذ گنڈوں اور جادو گری میں ید طولیٰ رکھتے تھے، اپنے مریدین

کے دل میں نام نہاد توجہ ڈال کر انہیں تڑپاتے اور عوام کالانعام بجلی کے جھٹکے کھا کر مرغ بسمل کی طرح زمین پر لوٹ پوٹ ہوتے اور اسی کو پیر صاحب کی کرامت سمجھ کر دام ہمرنگ زمین میں پھنستے چلے جاتے۔ موتیوں سے سجی ٹوپی پر مخصوص انداز میں بندھی سفید پگڑی اس فرقہ کے متبعین کی علامت ہے۔ پیر سیف الرحمن کا انتقال طویل علالت کے بعد 27 جون 2007ء کو لاہور کے علاقے لکھوڈیرہ میں ہوا۔

پیر سیف الرحمن کے انتقال کے بعد ان کے خلیفہ خاص میاں محمد حنفی سیفی اس فرقہ کے پیشوا قرار پائے۔ میاں محمد صاحب لاہور کے نواحی علاقے راوی ریان میں مقیم ہیں اور فرقہ سیفیہ کا مرکز یہی علاقہ ہے۔ یہ فرقہ حقیقت میں بریلویت کی ہی ایک شاخ ہے لیکن بہت سے بریلوی علماء نے بھی اس کو فتنہ سمجھا اور اس کے خلاف کتابیں، رسائل، مضامین اور پمفلٹ لکھے۔ ہم نے اس کتاب میں جہاں یہ ثابت کیا ہے کہ یہ فرقہ دراصل فرقہ بریلویت کی ہی ایک شاخ ہے وہیں بریلوی علماء کی طرف سے اس فرقہ کے رد میں شائع ہونے والے کچھ رسائل کو بھی اختصار کے ساتھ اس کتاب میں شامل کیا ہے تاکہ گھر کی گواہی ہو جائے اور کوئی بہانہ نہ رہے۔

علاوہ ازیں ایک ایسے خوش قسمت بھائی کی مختصر داستان بھی شامل اشاعت ہے جو تصوف کے نام پر اس فرقہ کے دام میں پھنس گئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں ہدایت کے نور سے نوازا اور اب وہ صراط مستقیم پر گامزن ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے قلم اور قدم دونوں کو لغزش سے محفوظ فرمائیں اور ہمیشہ اہل السنت والجماعت کے متفقہ عقائد و مسائل پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یارب العلمین

فرقہ سیفیہ

یہ بریلویوں کی ہی ایک جماعت ہے۔ اس کے عقائد و نظریات فرقہ بریلویہ والے ہیں۔ ان کی کتب پر بریلوی زعماء واکابرین کی تائیدات وتصدیقات ہیں۔

پیر سیف الرحمن پیرارچی نے مولوی احمد رضا کی حسام الحرمین سے اتفاق کیا اور اس بناء پر بریلویت کا نام اپنے لیے پسند کر لیا۔ حیرت اور افسوس اس بات پر ہے کہ جس بریلویت کو کل تک وہ یہ کہتے تھے کہ اگر میں اپنے آپ کو بریلوی کہوں تو چار جھوٹ بولنے کا مرتکب ہوجاوں گا۔ آج وہی لفظ بریلویت اور بریلویت کا نام و نشان حسام الحرمین، جسے بریلوی قرآن پاک جتنی عظمت دیتے ہیں، تسلیم کر لیا ہے۔

ہمارے خیال میں پیر صاحب کا یہ دھوکہ تھا، وہ کل بھی بریلوی تھے اور آج بھی۔ یہ سب کچھ انہوں نے لوگوں کو ورغلانے کے لیے کیا تاکہ لوگ ان کے دام تزویر میں پھنس جائیں۔ جب لوگ پھنس گئے تو پیر صاحب دوبارہ اسی بریلویت کو چاہنے اور ماننے لگ گئے جو تقیہ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی وہ اتار دی گئی۔

ہم اپنی اس بات میں کس قدر صائب ہیں اس کا اندازہ ان بریلوی علماء اور اکابرین کی تحریروں سے لگایا جاسکتا ہے۔ مندرجہ ذیل بریلوی شخصیات پیر صاحب کو پکا بریلوی تسلیم کرتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں۔

1۔ پروفیسر ڈاکٹر پیر آصف ہزاروی
2۔ علامہ مفتی محمد اقبال چشتی
3۔ پیر محمد افضل قادری
4۔ ملک محبوب الرسول قادری
5۔ مولانا فضل کریم چشتی
6۔ صاحبزادہ پیر محمد انور المجتبیٰ چشتی

7۔ علامہ ابویاسر اظہر حسین فاروقی
8۔ رانا محمد صدیق خان حامدی
9۔ صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی
10۔ میاں عابد علی مناواں
11۔ ثمینہ خالد گھرکی
12۔ سید شمس الدین بخاری
13۔ پروفیسر محمد عبدالعزیز خان
14۔ علامہ محمد ندیم القادری
15۔ محمد شاہد منصور چشتی
16۔ علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
17۔ سجاد حسین شاہ
18۔ مفتی محمد غلام مرتضیٰ نقشبندی
19۔ مفتی سید مزمل حسین شاہ شرقپوری
20۔ صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری
21۔ مولانا محمد ظفر الرحمن چشتی
22۔ مولانا محمد نواز خان
23۔ صاحبزادہ میاں محمد آصف سیفی
24۔ ملک حاجی سلطان محمد آفریدی
25۔ قاری محمد زوار بہادر
26۔ علامہ غلام محمد سیالوی
27۔ حافظ نصیر محمد قادری
28۔ علامہ محمد ضیاء المصطفیٰ رضوی
29۔ قاری سید غالب حسین شاہ
30۔ صاحبزادہ غلام مرتضیٰ شازی
31۔ علامہ صاحبزادہ محمد نور الحق قادری
32۔ پیر رحمت کریم پیر آف ڈاک
33۔ اسماعیل خیل شریف نوشہرہ
34۔ ابوالحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی
35۔ مجاہد عبدالرسول خان
36۔ پیر سید محمد فاروق القادری
37۔ پیر میاں عبدالحق قادری
38۔ میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی
39۔ محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری
40۔ محقق رضویات سید وجاہت رسول
41۔ مفتی منیب الرحمن رویت ہلال کمیٹی
42۔ مفتی جمیل احمد نعیمی
43۔ مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر
44۔ علامہ محمد سعید احمد اسعد

45۔ ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی
46۔ پیر امجد ظہیر محمدی سیفی
47۔ پیر محمد افضل قادری
48۔ علامہ سید حسین الدین شاہ
49۔ پیر صوفی عبد المنان سیفی
50۔ صاحبزادہ پیر سید افضال حسین شاہ
51۔ میجر (ر) محمد یعقوب محمد سیفی
52۔ مفتی محمد عابد حسین سیفی
53۔ خطیب پاکستان محمد ابو بکر چشتی
54۔ پیر محمد عبد الحکیم سیفی پیر پٹھان
55۔ پیر صوفی غلام مرتضیٰ سیفی
56۔ پیر سید صابر حسین شاہ بخاری
57۔ مفتی ہدایت اللہ پسروری
58۔ طاہر حسین طاہر سلطانی
59۔ علامہ سید ریاض حسین شاہ
60۔ علامہ سید تراب الحق شاہ
61۔ علامہ سید مظہر سعید کاظمی
62۔ صاحبزادہ حافظ حامد رضا
63۔ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی ازہری
64۔ شیخ الحدیث علامہ عبد التواب صدیقی
65۔ مفتی محمد عبد العلیم القادری
66۔ علامہ محمد اقبال اظہری
67۔ حافظ محمد فاروق خان سعیدی
68۔ عالمہ فاضلہ قاریہ ڈاکٹر تنویر زینب
69۔ صاحبزادہ محمد فضل الرحمن اوکاڑوی
70۔ علامہ صاحبزادہ محمد مظہر فرید شاہ ہاشمی
71۔ علامہ صاحبزادہ حفیظ اللہ شاہ مہروی
72۔ قاری محمد اعظم نورانی
73۔ علامہ قاری محمد غلام رسول
74۔ صاحبزادہ میاں محمد آصف محمدی سیفی
75۔ علامہ مولانا غفران محمود سیالوی
76۔ پروفیسر حبیب اللہ چشتی
77۔ محترمہ مسرت جبیں گلزار سیفی ہاشمی
78۔ علامہ صاحبزادہ غلام بشیر نقشبندی
79۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف سیالوی
80۔ محمد اکمل وینس مشہور نعت خوان
81۔ صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی
82۔ مخدوم غلام علی جیلانی

83۔ پروفیسر مظہر حسین قادری 84۔ پروفیسر محمد جعفر قمر چشتی سیالوی
85۔ علامہ پیر سید احمد علی شاہ سیفی 86۔ ڈاکٹر خادم حسین خورشید
87۔ علامہ سید شاہ حسین گردیزی 88۔ پیر صوفی گلزار احمد سیفی
89۔ علامہ مولانا پروفیسر افضل جوہر 90۔ علامہ مولانا عبدالرزاق بھترالوی
91۔ پیر محمد امین الحسنات شاہ 92۔ پیر محمد امجد ظہیر وکیل
93۔ علامہ محمد مقصود احمد چشتی قادری 94۔ علامہ محمد بشیر الدین سیالوی
95۔ علامہ مفتی غلام فرید ہزاروی سیفی 96۔ حافظہ قاریہ تسنیم کوثر ہاشمی
97۔ سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی 98۔ مفتی محمد حسین صدیقی گیلانی
99۔ مفتی ابوالحسن محمد اشرف قادری 100۔ مفتی محمد بشیر احمد غازی
101۔ صاحبزادہ رضائے مصطفی نقشبندی 102۔ جسٹس (ر) نذیر احمد غازی
103۔ کرنل محمد الطاف حسین سیفی 104۔ ڈاکٹر محمد قاسم چٹھہ محمدی سیفی
105۔ پروفیسر محمد نذیر چیمہ 106۔ انجینئر حکیم جوادالرحمن سیفی
107۔ علامہ محمد باغ علی رضوی 108۔ علامہ مولانا دوست محمد نقشبندی
109۔ رسالدار ملک نور خان محمدی سیفی 110۔ مولانا قاری کرامت علی نقشبندی
111۔ علامہ مولانا شیر محمد امیر 112۔ علامہ مفتی محمد جمیل رضوی
113۔ شیخ الحدیث علامہ مولانا اللہ وسایا 114۔ صوفی محمد عباس سیفی نقشبندی
115۔ پروفیسر حکیم مشتاق احمد حنفی 116۔ صاحبزادہ محمد نور المصطفیٰ رضوی
117۔ علامہ مولانا نذیر احمد فاضل 118۔ علامہ محمد اجمل فریدی
119۔ صاحبزادہ سعید احمد فاروقی ایم اے 120۔ حافظ نیاز احمد

121۔ مفتی ابو محمود حسین احمد
122۔ پروفیسر سید رخسار حسین قادری
123۔ مفتی ابو محمد اسداللہ وٹو
124۔ قاری غلام محی الدین چشتی گولڑوی
125۔ صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی
126۔ مولانا محمد امام بخش ندیم
127۔ خورشید احمد فیضی
128۔ سید زاہد صدیق بخاری
129۔ علامہ خلیل الرحمن چشتی
130۔ محمد غلام رسول
131۔ علامہ مفتی عبدالحلیم ہزاروی
132۔ قاری علی اکبر نعیمی
133۔ سید احمد کوثر ایڈووکیٹ اوکاڑہ
134۔ سید علی ریاض کرمانی ایڈووکیٹ
135۔ قاضی محمد عبداللہ
136۔ قاری کرم حسین طاہر نظامی
137۔ قاری اقبال چشتی اوکاڑوی
138۔ رانا محمد اسلم ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
139۔ پیر ڈاکٹر محمد شعیب محمدی سیفی
140۔ قاری محمد حسین نورانی نظامی
141۔ مولانا محمد اشرف سعیدی
142۔ قاری غلام نبی سہروردی قادری
143۔ قاری سعید احمد
144۔ پروفیسر محمد خان چشتی
145۔ مولوی عبدالحق نوری
146۔ طاہر علی خان قادری
147۔ محمد شفیق خان قمر
148۔ پیر محمد انیس الرحمن خان قادری
149۔ علامہ غلام شبیر فاروقی
150۔ الحاج محمد یوسف خان
151۔ سید محمد عاکف قادری
152۔ سید محمود محفوظ مشہدی
153۔ مولانا عاشق حسین باروی
154۔ شاہ رحمن سعیدی سیفی
155۔ مولانا محمد حیدر علوی
156۔ علامہ احمد سعید قادری
157۔ علامہ مشتاق احمد اعظمی
158۔ مولانا قاری غلام حسین خضدار

159۔ مولانا حافظ غازی محمد خان
160۔ مولانا قاری عمر حیات چشتی
161۔ پیر سید محمد ذاکر حسین شاہ سیالوی
162۔ ڈاکٹر خالد مہتاب یو ایس اے
163۔ قاضی منظور احمد چشتی
164۔ ملک ابرار احمد
165۔ مولانا حافظ محمد صالحین
166۔ صاحبزادہ اللہ بخش چشتی
167۔ علامہ رضاء المصطفیٰ نورانی
168۔ مولانا علی اشرف نقشبندی الوری
169۔ مولانا یوسف نقشبندی قادری
170۔ مولانا حافظ امین نقشبندی
171۔ قاری محمد اسلم نقشبندی الوری
172۔ ڈاکٹر سجاد صدیق سیفی
173۔ مولوی محمد شاہد منصور چشتی
174۔ علامہ مفتی احمد دین توگیری
175۔ مفتی محمد عبد الکریم ابدالوی چشتی
176۔ مفتی محمد شریف ہزاروی
177۔ علامہ محمد رضا ثاقب مصطفائی
178۔ حافظ محمد یاسین نعیمی
179۔ سردار محمد نشان قادری
180۔ قاری محمد برخوردار احمد سدیدی
181۔ مخدوم علی احمد صابر چشتی قادری
182۔ علامہ محمد ارشد القادری
183۔ طارق حسین ولد محمد حسین
184۔ پیر صوفی فیاض احمد محمدی سیفی
185۔ پیر محمد کبیر علی شاہ گیلانی
186۔ صاحبزادہ شاہ اویس نورانی
187۔ ڈاکٹر محمد مظاہر اشرفی
188۔ علامہ پیر محمد عتیق الرحمن نقشبندی

بحوالہ انوار رضا کا اخندزادہ مبارک نمبر ص 3 تا 6، جلد نمبر 4، شمارہ 3

یہ دو صد کے قریب بریلوی شخصیات نے پیر صاحب کی تعریف کر کے بتا دیا ہے کہ یہ بریلوی پیر ہیں۔ باقی اگر کسی کو یہ اشکال ہو کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں اکابر دیوبند کے ناموں کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ لکھا ہے تو جواب یہ ہے کہ حسام الحرمین

کے فتویٰ من شك فی کفر هم و عذابهم فقد کفر کا مصداق پہلے نمبر پر مولوی احمد رضا بریلوی کو ہونا چاہیے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے ایک دفعہ حفظ الایمان؛ جو حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے؛ اس کی متنازعہ عبارت اپنے دوست مولانا عبدالباری فرنگی محلی کو دکھائی تو انہوں نے صاف کہا کہ مجھے تو اس میں کوئی گستاخی نظر نہیں آتی۔ پھر اعلیٰ حضرت نے کہا اس طرح دیکھیں تو سمجھ آئے تو انہوں نے کہا مجھے تو اس طرح بھی گستاخی نظر نہیں آتی۔ پھر اعلیٰ حضرت خاموش ہو گئے اور دوستی اور محبت کو برقرار رکھا۔

سیرت انوار مظہریہ صفحہ292

پروفیسر ڈاکٹر مسعود لکھتے ہیں:

مولانا عبدالباری فرنگی محلی کو باوجود اس کے، کہ انہوں نے ایک دیوبندی عالم کی (تعلقات کی رعایت کرتے ہوئے) تکفیر سے انکار کیا تو آپ نے ان کی تکفیر نہیں فرمائی۔

فتاویٰ مظہریہ ص499

اب بتایئے فتویٰ کفر تو لوٹ کر فاضل بریلوی پر آیا کہ نہیں؟ تو علماء دیوبند کی رعایت کرنا یہ فاضل بریلوی سے ہی چلا آرہا ہے۔ آیئے چند مثالیں دیکھئے!

1۔ "دیوبندیوں سے لاجواب سوالات" کے ص804 پر لکھا ہے:

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

2۔ مولوی نور بخش توکلی نے لکھا ہے:

مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم، ص 666، ضیاء القرآن لاہور

3۔ پیر مہر علی شاہ صاحب کی کتاب کے پیش لفظ میں ہے:

جہاں آپ بریلوی مکتبۂ فکر کے علماء کرام میں ایک عارف محقق اور عالم مدقق تسلیم کیے گئے ہیں۔ وہاں دیوبندی طبقہ کے اکابر علماء بھی آں جناب کے علم و عرفان کے ثناء خواں آتے ہیں۔ اور ان دو بڑے اسلامی فرقوں کے علاوہ دیگر اسلامی و غیر اسلامی فرقوں میں بھی آپ ایک بلند مقام رکھتے ہیں۔

اعلاء کلمۃ اللہ

4۔ مولوی ابوالحسنات احمد قادری لکھتے ہیں:

دیوبند کے شیخ مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چار پاروں کا حاشیہ لکھا بقایا مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے۔

تفسیر الحسنات ج 1، ص 74

5۔ پیر محمد چشتی چترالوی لکھتا ہے:

”محدث کشمیری مرحوم“

اصول تکفیر ص 27

”مفتی محمد شفیع مرحوم“

اصول تکفیر ص 32

6۔ بریلوی پیر زادہ اقبال احمد فاروقی کے مکتبہ سے چھپنے والی کتاب ”مجالس علماء“ کے ٹائٹل پر ہی بائیں طرف سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا شبیر احمد عثمانی کا نام لکھ کر نیچے لکھا ہوا ہے ”رحمۃ اللہ علیہم اجمعین“

7۔ بریلوی مسلک کی مشہور کتاب جمال کرم ج 2 ص 844 میں لکھا ہے:

مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

8۔ ”تذکرہ تاجدار گولڑہ شریف“ جس پر عبدالحکیم شرف قادری اور پیر نصیر الدین گولڑوی کی تقریظات ہیں۔ اس میں ہے:

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ علامہ انور کاشمیری علیہم الرحمۃ

دیکھیں ص 107

اور اس سے بھی بڑھ کر یہ عبارت ہے:

راقم تین بجے سو گیا اذان کے وقت خواب دیکھا کہ جنت الفردوس کی ایک روش پر سیدنا مہر علی شاہ قدس سرہ العزیز علامہ انور شاہ نور اللہ مرقدہ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کھڑے ہیں۔

ایضا ص 117-118

9۔ صاحبزادہ محمد حسین للہی لکھتے ہیں:

شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی چشتی دیوبندیؒ

تذکرہ خواجہ سلیمان تونسوی ص 16

قارئین کرام! کیا یہ سب بریلوی نہیں؟ حالانکہ یہ لوگ اکابر دیوبند کو رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ لکھ رہے ہیں۔ اگر یہ بس حضرات علماء دیوبند کو رحمۃ اللہ علیہم لکھنے کے باوجود بھی بریلوی ہیں تو سیف الرحمن پیر ارچی بھی بریلوی ہے۔

نوٹ : اب موجودہ ایڈیشن میں رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے الفاظ نکال دیے گئے ہیں۔

مزید دلیل یہ کہ پیر عابد حسین سیفی لکھتے ہیں:

فتاویٰ رضویہ، حسام الحرمین، کنزالایمان، الحق المبین کی تائید و توثیق کے حوالے سے حضرت پیر اخندزادہ صاحب نہایت متصلب ہیں اور ان کتابوں کے

زبردست موید اور قائل ہیں اور ان کے منکرین کے لیے سخت رویہ رکھتے ہیں۔

حضرت پیراخندزادہ نمبر ج4، شمارہ نمبر3 ص 170

گستاخ رسول واولیاء پیر سیف الرحمن بریلوی علماء کی نظر میں:

قارئین ذی وقار! جب یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو گئی کہ پیر صاحب مسلکاً بریلوی ہیں تواب پیر صاحب کے متعلق جو خواب دیکھے گئے ان کو پڑھیے اور پھر بریلوی اصول دیکھئے، توخود بخود ثابت ہو جائے گا کہ بریلویانہ اصول کی روشنی میں پیر صاحب کے متعلقہ خواب گستاخی پر مبنی ہیں۔

1۔ خواجہ محمد حضرت کا مرید محمد یعقوب اپنا خواب بیان کرتا ہے کہ:

میں دیکھتا ہوں کہ ایک مسجد میں خواجہ محمد حضرت صاحب اور شیخ المشائخ حضرت اخندزادہ سیف الرحمن صاحب تشریف فرما ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہیں اسی اثناء میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اخندزادہ سیف الرحمن اگرچہ ولی اللہ ہیں نبی نہیں ہیں لیکن میں اس کی علو شان کی وجہ سے اس کو قیامت کے انبیاء کی صف میں کھڑا کروں گا۔(یہ خواب واضح طور پر فقیر کے خواب کی تعبیر ہے۔)

2۔ مولوی محمد عابد حسین سیفی لاہوری خواب بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

میں خواب دیکھتا ہوں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا تو سید عثمان بخاریؒ کو جانتا ہے؟ وہ میرا شہزادہ ہے تم اپنے شیخ سے عرض کرو کہ وہ اپنے مریدوں کو حکم کریں کہ وہ مزار کو آباد کریں ۔میں نے غور نہ کیا تو دوبارہ خواب آیا جو پہلے خواب کی طرح تھا جس میں وہی امر تھا دوسری دفعہ خواب دیکھنے کے بعد میں نے

چند دوستوں کو حاضر کر کے کہا کہ بادشاہی قلعہ کے اندر حضرت عثمان بخاریؒ کا مزار ہے۔ وہاں چلیں چنانچہ میرے کہنے پر بعض ساتھیوں نے مزار پر حاضری کا کہا تھا لہٰذا تیسری مرتبہ خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ تم کسی کو حکم دو بلکہ میں نے تمہارے شیخ کے لیے کہا تھا کیونکہ تیرا شیخ اس وقت میرا نائب ہے اور مقام قیومیت صدیقیت اور عبدیت سے سرفراز ہے اور مجھے موجودہ عصر میں سب سے محبوب ہے۔ (میرے شیخ سے مراد حضرت قیوم زمان غوث دوران سرفراز مقام عبدیت، صدیقیت حضرت اخندزادہ سیف الرحمن صاحب ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کے بارے میں ارشاد فرمایا۔)

3۔ جناب خلیفہ امان گل سیفی (کراچی) اپنا ایک واقعہ (کشف) بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

میں نے 1369ھ جمعہ کی رات کو ایک عجیب واقعہ (کشف) دیکھا واقعہ یہ کہ میں نے حضرت اخندزادہ سیف الرحمن صاحب کے اسم مبارک کے جزو اول (یعنی سیف) اور جزو ثانی (یعنی الرحمن) کے بارے میں عجیب و غریب معارف دیکھے۔ جزو اول (سیف) کے بارے میں یہ مشہور اہوا کہ یہ دنیا میں ہر باطل کو توڑتا ہے اور ختم کر دیتا ہے اور جزء ثانی (الرحمن) میں یہ نظر آیا کہ لوگوں کی ارواح کو فوق العرش مراتب تک عروج دیتا ہے۔ یہ حضرت صاحب کے اسمی خوارق ہیں یہ (سیف) وہی تلوار ہے کہ جس کے ذریعے جہاد بدر میں مشرکین کی گردنیں کاٹی گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعہ میں مجھے ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ سیف میری تلوار کی روح ہے۔ کیونکہ (اس وقت) دنیا میں اس (سیف) کے سامنے باطل قیام نہیں کر سکتا۔ دیگر اس

(سیف) کے خوارق یہ ہیں کہ بہت سارے سالکین حضرت صاحب کی محبت کے جذبہ میں سرشار ہو کر سر کے بغیر لاشیں نظر آتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حضرت صاحب کے سامنے اپنے سروں کو قربان کر دیا اور رحمن میں خوارق نظر آتے ہیں کہ اس کی اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک الرحمن کے ساتھ مشارکت ہے۔ (جوکہ اشتراک اسمی ہے) اور عرش پر مسطور اور قائم ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہ کریں۔

4۔ صوفی دُستم خان نے خواب دیکھا وہ کہتا ہے کہ:

صحبت کی حالت میں خواب دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے اور اہل اللہ کے بڑے اجتماع کے سامنے ہمیں ارشاد فرمایا کہ عصر حاضر میں میرا اصلی وارث اور نائب حضرت اخندزادہ سیف الرحمن ہے اور اس مبارک محفل میں تمام انبیاء علیہم السلام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سابقہ اولیائے عظام اور حضرت صاحبؒ کے تمام مریدین موجود ہیں اسی اثناء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ السلام نے حضرت اخندزادہ مبارک قدس سرہ کو امامت کے لیے آگے کر دیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام حاضرین سمیت حضرت اخندزادہ مبارک قدس سرہ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی اس سے یہ لازم نہیں ہے کہ ولی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہے۔ العیاذ باللہ بلکہ یہ چیز وراثت اور نیابت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ حضور نبی کریم نے اپنی زندگی میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی تھی اور اس طرح امام مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان امامت کا واقعہ بھی روایات میں مذکور ہے لیکن فرقہ جبریہ وہابیہ پنج پیریہ مودودیہ اور اہل تشیع وغیرہ نے حضرت صاحب قدس سرہ کی اقتداء نہیں

کی بلکہ رجوع قہقری کر کے معرض ہو گئے۔

ہدایۃ السالکین

نوٹ:

یہ خواب ہدایۃ السالکین نامی کتاب سے نقل کیے گئے ہیں، اصل کتاب کے عکس آگے کتاب ''خطرہ کا سائرن'' کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

خوابوں سے متعلق بریلویانہ اصول

1۔ مولوی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

ایسے خواب دیکھنے والے ایمانی تہی دستی کے ترجمان ہوتے ہیں۔

بلی کے خواب میں چھیچھڑے ص22

2۔ کیا ایک برگزیدہ نبی کو غیر نبی بلکہ معمولی مولوی کا مقتدی بنانے (خواب میں یا بیداری میں) کی کوشش فساد قلب نہیں تو اور کیا ہے؟

بلی کے خواب میں چھیچھڑے ص75

3۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بیداری اور خواب میں یکساں ہے۔

بلی کے خواب میں چھیچھڑے ص85

4۔ مولوی میاں ہاشمی لکھتے ہیں:

کیا ایک برگزیدہ نبی کو غیر نبی بلکہ معمولی مولوی کا مقتدی بنانے کی کوشش فساد قلب نہیں؟

لطائف دیوبند ص72

5۔ مولوی حسن علی رضوی لکھتے ہیں:

''گستاخانہ خوابوں کی فہرست''

پھر آگے لکھتے ہیں:

دیوبندی خوابوں کی ایک تفصیلی فہرست پیش کر رہے ہیں جن میں متعدد خواب انتہائی شدید گستاخی پر مبنی ہیں اور نہ صرف مسلمان بلکہ کوئی غیر مسلم بھی ایسی خرافات سنے تو اس کا سینہ شق ہو جائے گا۔ کس قدر خبیث و ذلیل و زبان و قلم تھی جس نے ایسے شرمناک حیاسوز خواب بیان و قلمبند کیے کہ تہذیب و شرافت اور انسانیت کا جنازہ نکال دیا۔

برق آسمانی ص 65

پہلا خواب نقل کرنے پر عنوان دیا ہے:

معاذاللہ حضور علیہ السلام مقتدی

برق آسمانی ص 65

ص 64 پر اسے بے ادبی و گستاخی کہا ہے اور ص 72 پر اسے بے دینی کہا ہے اور ص 73 پر لکھتے ہیں:

متذکرہ بالا خواب سراسر گستاخیوں اور بے ادبیوں اور سرکار رسالت علیہ الصلوۃ والسلام کی شدید ترین توہین و تنقیص پر مبنی ہیں یا نہیں؟

6۔ علامہ بشیر القادری صاحب لکھتے ہیں:

دعویٰ نمبر 13-12 پر تبصرہ: اس خواب میں کئی وجوہات سے حضور پاک رضی اللہ عنہ کی توہین و بے ادبی پائی جاتی ہے۔

نمبر ا۔ پیر سیف الرحمن کو خوبصورت کرسی پر بٹھایا اور غوث پاک کو مسجد کے کونے میں کھڑا قرار دیا۔

نمبر ۲۔ پیر سیف الرحمن کو سورج کہا اور غوث پاک کو چاند۔

نمبر ۳۔ غوث پاک کو چاند بنا کر پیر صاحب کو سورج میں جذب کر دیا۔

نمبر ۴۔ غوث پاک کو چاند بنا کر زمین پر رکھا اور پیر صاحب کو سورج بنا کر آسمان پر ظاہر کیا۔

نمبر ۵۔ غوث پاک رضی اللہ عنہ کے تمام کمالات علوم اسرار اور باطنی قوتیں اس زمانہ میں پیر سیف الرحمن کو عطا کیے جانے کی تعبیر کی اس تعبیر پر پیر صاحب مسکراتے ہیں۔

نمبر ۶۔ غوث پاک رضی اللہ عنہ کو صرف مجدد بتایا اور پیر صاحب کو مجدد افخم یعنی زیادہ عظیم المرتبہ مجدد بتایا۔

نمبر ۷۔ غوث پاک رضی اللہ عنہ کو صرف مقام عبدیت پر فائز کیا اور پیر صاحب کو چھ مقامات اوپر بتایا۔

نمبر ۸۔ پھر تصریح کر دی کہ غوث پاک رضی اللہ عنہ سے پیر صاحب مبارک کا مقام اوپر ہے یہ اس طویل خواب کا نچوڑ و خلاصہ ہے۔

سیفیوں نے ”دعوت توبہ کا جواب“ پمفلٹ میں اور امین اللہ سیفی نے ”السیف الصارم“ میں لکھا ہے کہ یہ عالم خواب کا مسئلہ ہے تعبیر بھی خواب میں بیان ہوئی لہٰذا اس پر شور مچانا جائز نہیں۔

جواباً عرض ہے کہ آپ کا کہنا درست تسلیم تب کیا جاتا اگر پیر صاحب خوابوں کو اپنی حقانیت ولایت اور مجددیت پر دلیل نہ بناتے جبکہ انہوں نے خود لکھا ہے:

”اسی طرح فقیر کی ولایت، حقانیت اور وراثت حقہ پر ظاہری حجج بینہ دافعہ کے ساتھ ساتھ رویائے صالحہ (یعنی خوابیں) کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ جو نبوت کا

چالیسواں حصہ ہیں۔"

هداية السالكين ص 321

تو معلوم ہو گیا کہ پیر صاحب نے ان خوابوں کو بطور دلیل کتاب میں درج کیا۔

یہ تمام سیفیوں کے نزدیک قابل تسلیم ہے کہ اس خواب کے ظاہراً الفاظ ٹھیک نہیں تو پھر عرض یہ ہے کہ جب مولوی عارف نے ان ہی الفاظ سے پیر صاحب کو یہ خواب عالم بیداری میں سنایا تھا اور پیر صاحب نے گوش ہوش سے سنا تھا تو سننے کے بعد اس خواب کو کتاب میں درج نہ کرتے اگر درج کر دیا تھا تو اوپر الحمد لله على ذلك، ذلك فضل الله يوتيه من يشاء نہ کہتے بلکہ لا حول و لا قوة الا بالله پڑھتے۔ ایسا نہ کرنا اس بات کا قرینہ ہے کہ اب یہ خواب کا معاملہ نہ رہا بلکہ عالم بیداری میں کتاب لکھ کر اس خواب کو درج کر کے پیر صاحب نے اس خواب کے صحیح ہونے پر مہر ثبت کر دی جس پر شور مچانا اور اسے غوث پاک رضی اللہ عنہ کی توہین و بے ادبی قرار دینا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے غلاموں پر لازم اور واجب ہے۔

الفتنة الشديدة ص 69 تا 70

7۔ بریلوی پیر مفتی ابو داود محمد صادق قادری رضوی صاحب لکھتے ہیں:

یہ دو رنگی روش قابل غور ہے کہ اس طرح کے کشف و خواب کے ذریعہ اپنی بزرگی کا اظہار کرنے والے حضرات پہلے تو ایسی چیزوں کو بلا تکلف اشاعت کرتے رہتے ہیں اور جب ان پر اعتراض ہوا تو پھر اسے خواب کہہ کر اس سے بری الذمہ ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سے بری الذمہ ہونے کی کوشش اور خواب کا سہارا لینا ہی اس بات کا اعتراف ہے کہ یہ چیز الفاظ و مفہوم کے لحاظ سے قابل اعتراض ہے اس

لیے تو اس سے بری الذمہ ہونا چاہتے ہیں۔

الغرض اگر ایسی چیزوں کی اشاعت قابل اعتراض نہ ہو تو امن اُٹھ جائے گا اور ہر کوئی ایسے کشف و خواب کے ذریعے جو چاہے لکھتا اور کہتا رہے گا۔

کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب میں اس قسم کے خواب و کشف وغیرہ کا سہارا نہیں لیا اور علماء بریلویہ نے ان کا رد نہیں کیا؟ کیا ہے، اور ضرور کیا ہے ایسے قابل اعتراض خوابوں پر گرفت کی مثالیں اعلیٰ حضرت کی کتاب ”الاستمداد“ وغیرہ اور مولانا غلام مہر علی صاحب کی کتاب ”دیوبندی مذہب“ میں دیکھی جا سکتی ہیں کیا اگر کوئی آدمی اپنے اہل خانہ یا اپنے متعلق کوئی فحش و توہین آمیز خواب دیکھے یا کوئی دوسرا اس کے متعلق ایسا خواب دیکھے تو ایسے لوگ اس کی اشاعت و بیان کریں گے ہر گز نہیں تو جب اپنے متعلق ایسا نہیں کرتے تو جو چیزیں شان نبوت ولایت کے ناشایان شان ہیں ان کی اشاعت کیوں کرتے ہیں ؟

خطرہ کا سائرن ص 70تا 71

8۔ گستاخوں کو گستاخ خواب نظر آتے ہیں۔

برق آسمانی از حسن علی رضوی ص 173

معلوم ہو گیا کہ بریلوی حضرات کے نزدیک اصول یہ ہے کہ اگر خواب میں بھی گستاخی نظر آئے تو آدمی گستاخ ہو جاتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ خواب میں نبی پاک علیہ السلام کی امامت کروانا یہ گستاخی اور بے دینی ہے اور اس قسم کے خوابوں کی تشہیر کرنا بھی برا ہے چاہے اس کی تعبیر بھی اچھی نکلتی ہو۔

قارئین کرام! اب آپ ہی انصاف سے فیصلہ فرمائیں کہ جو خواب اوپر بیان کیے گئے ہیں وہ ان بریلوی اصولوں کی روشنی میں گستاخی ہیں یا نہیں؟

سیف الرحمن کا دعوائے الوہیت

مفتی محمد عبداللہ اشرفی رضوی برکاتی لکھتے ہیں:

مولوی سیف اپنے علوم اور کمالات کو غیر متناہی قرار دے کر الٰہ بنا۔ معاذ اللہ

الفتنۃ الشدیدۃ ص 168

بریلویوں کا سیف الرحمن کو نبی ماننا

1۔ بریلوی عالم پیر محمد چشتی جس کو مولوی اشرف سیالوی نے یہ القاب دیے ہیں:

”محترم المقام، ذوالمجد والاکرام معلی الالقاب متعالی الدرجات جناب علامہ مولانا پیر محمد چشتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔“

اسی پیر محمد چشتی نے اکثر اشتہارات میں لکھا ہے کہ کھجوری باڑا کے پیر سیف الرحمن نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

اظہار الحقیقہ ویلیہ نظم المرجان فی مناقب حضرت اخندزادہ سیف الرحمن ص 33

2۔ حضرت سرکار اخندزادہ سیف الرحمن مبارک اپنے وقت کے متبحر علماء مشائخ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کے کمالات کی تصدیق آپ کے مشائخ عظام نے کی، فرمایا: آپ شیخ المشائخ شاہ رسول طالقانی کے مرید ہیں۔ جب آپ نے اپنے مرشد کامل واکمل کی بیعت کی۔ نبوت کے بعد پہلی توجہ سے عالم امر کے پانچوں لطائف ذاکر ہو گئے۔

سہ ماہی انوار رضا جلد 2، شمارہ نمبر3 ص 18

3۔ بریلوی مفتی علامہ عبداللہ برکاتی اشرفی لکھتے ہیں:

خلیفے کا یہ کہنا کہ پیر افغانی انبیاء علیہم السلام کی صف میں نبی نظر آتا ہے۔

الفتنۃ الشدیدۃ ص 171

4۔ مفتی بشیر القادری لکھتے ہیں:

اس عبارت میں پیر صاحب نے نبیوں کی صف میں ہونے کی خبر دی ہے کہ قیامت میں نبیوں کی صف میں ہوں گا۔

الفتنۃ الشدیدۃ ص 90

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

میرے خیال میں پیر صاحب خود کو اندر ہی اندر نبی خیال کرتے ہیں، صرف ڈر کے مارے اظہار نہیں کرتے۔

الفتنہ الشدیدۃ ص 91

ایک اور جگہ یوں لکھتے ہیں:

قرآن و حدیث کی مخالفت قرار دینا، نیا دین بنانا جیسے جملے صاف بتاتے ہیں کہ پیر صاحب بزعم خویش نبوت کے مدعی ہیں۔

الفتنۃ الشدیدۃ ص 92

مزید ملاحظہ ہو، لکھتے ہیں:

پیر صاحب اپنے زعم میں چونکہ نبی کا درجہ رکھتے ہیں اس لیے ان کی غیبت و تہمت کفر ہے۔

الفتنہ الشدیدۃ ص 97

پیر سیف الرحمن کا اپنے منہ کافر ہونا

پیر صاحب کہتے ہیں:

”نیز جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ جنگ بدر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار میں تھا اور میری وجہ سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو فتح نصیب ہوئی وہ بھی

صریحاً کافر ہے اور اس کو کافر نہ سمجھنے والا بھی کافر ہے۔ ''

انوار رضا ج نمبر 4، شمارہ نمبر 3، ص 47

جبکہ خود ہی اپنے متعلق اس بات کی تصدیق کی ہے کہ

'' یہ (سیف) وہی تلوار ہے کہ جہاد بدر میں مشرکین کی گردنیں اس کے ذریعے سے کاٹی گئیں ۔ ''

ہدایۃ السالکین ص 328

ہدایۃ السالکین میں خود کو وہی تلوار قرار دینے کی تصدیق کر دینا اس بات پر مہر ثبت کر دیتا ہے کہ یہ بات آپ کی ہے۔ لہٰذا پیر صاحب اپنے فتوے ہی سے کافر ہوئے۔

احمد رضا خان کے فتوی کی رو سے سیف الرحمن کافر:

پیر صاحب کے خلفاء و مریدین ان کے لیے ''قیوم زمان'' وغیرہ القابات استعمال کرتے ہیں۔

سہ ماہی انوار رضا جلد 4، شمارہ نمبر 3، ص 89,55

اور یہ ان کی زندگی میں بھی استعمال ہوتا رہا ہے مگر پیر صاحب نے کبھی بھی ان القابات سے روکا نہیں ۔

اب دیکھئے فاضل بریلوی احمد رضا خان لکھتے ہیں:

غیر خدا کو قیوم جہاں کہنے پر علماء نے تکفیر کی ہے۔

فہارس فتاویٰ رضویہ ص 280

ایک اور مثال:

پیر صاحب کہتے ہیں میں کتاب حسام الحرمین کی بھی مکمل تائید کرتا ہوں۔

سہ ماہی انوار رضا اخندزادہ مبارک نمبر ص 183، ج4، شمارہ نمبر 3

اس حسام الحرمین میں تو علماء دیوبند کے متعلق فتوی کفر ہے۔

اب آگے دیکھئے:

مفتی غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے تھے کہ آپ کے خلیفہ نے ایک اعتقاداً رائیونڈی جماعت کی عورت سے نکاح کر لیا اور آپ کو اس کی اطلاع نہیں دی کچھ عرصہ کے بعد وہ ملنے آیا تو حضرت نے اس کو دیکھتے ہی فرمایا کہ مجھے تجھ سے بدبو آرہی ہے۔ جاؤ غسل کر کے آؤ۔ وہ دوبارہ غسل اور وضو کر کے آیا حضرت نے پھر اسے اٹھا دیا۔ بالآخر اس سے تفصیل پوچھی تو اس نے بدعقیدہ عورت سے نکاح کے متعلق بتایا۔ حضرت نے اس کو سخت سزا دی اور فرمایا کہ یا تو ہمارے ساتھ تعلق رکھو یا بدعقیدہ عورت کو طلاق دو۔

انوار رضا کا اخندزادہ مبارک نمبر ص 165، ج 4 شمارہ نمبر3

اگر پیر صاحب حسام الحرمین سے متفق تھے تو پھر اس کے مطابق تو نکاح ہی نہیں ہوا، ''طلاق دو'' کہنے کی ضرورت نہیں اور اگر ''طلاق دو'' ٹھیک ہے تو معلوم ہوا کہ پیر صاحب نکاح مانتے ہیں اور جب نکاح مانتے ہیں تو حسام الحرمین کے منکر ہوئے۔ اور حسام الحرمین کے احکام سے انکار کرنے والے کو کافر کہا گیا ہے فلہٰذا پیر صاحب اپنے فتوے سے ہی کافر ہوئے۔

ایک اور مثال:

پیر صاحب نے اپنی کتاب ہدایۃ السالکین میں ص95 پر لکھا ہے:

علامہ انور شاہ کشمیریؒ

اور ادھر سے یہ بھی کہتے ہیں کہ مجھے حسام الحرمین وغیرہا فتاویٰ سے اتفاق ہے۔

اب سنئے مولوی نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں:

جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور... کہے وہ کافر ہے۔

بہار شریعت ص 44 حصہ اول

تو ادھر سے بریلوی فتاویٰ سے اتفاق بھی اور ادھر علامہ کشمیری کو رحمۃ اللہ علیہ بھی تو بریلوی اصول سے پیر صاحب کافر و مرتد ٹھہرے۔

ایک اور مثال:

انوار سیفیہ حصہ عقائد اہلسنت و جماعت پر پیر سیف الرحمن کے حکم سے مولوی امین اللہ سیفی نے تقریظ لکھی۔

دیکھئے انوار سیفیہ ص 5

تو اب یہ کتاب پیر صاحب کی مصدقہ ہوئی اور تصدیق کرنے کی وجہ سے بریلوی اصول یہ ہے کہ یہ کتاب پیر صاحب کی ہو گی۔ اب اس کے اندر کچھ باتیں درج ہیں جو بریلوی اصولوں سے کفر ہیں۔ اس کتاب میں لکھا ہے اصطلاح شرع میں نبی اس انسان کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کی تبلیغ کے لیے مخلوق کے پاس بھیجا ہو۔

انوار سیفیہ ص 99

آگے لکھتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام جنس بشریت میں دیگر کے ساتھ شریک ہیں۔ نبوت و رسالت کی فصل کی وجہ سے دوسروں سے جدا ہو گئے۔

انوار سیفیہ ص 118

جبکہ خود ہی لکھتے ہیں کہ:

قرآن نے جابجا بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا ہے۔

انوار سیفیہ ص117

تو مولوی احمد الدین سیفی توگیری صاحب اپنے اصول سے خود ہی کافر ہوئے اور پیر صاحب بھی مصدق ہونے کی وجہ سے سے بحکم قرآن کافر ہوئے۔

ایک اور مثال:

اسی کتاب میں لکھا ہے:

توحید پر عقلی دلائل

انوار سیفیہ ص 48

جبکہ مفتی اعظم بریلویہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی لکھتے ہیں:

آٹھ لفظ وہابیوں کی ایجاد ہیں۔(1) توحید (2) موحد

العطایا الاحمدیہ ج 5، ص 296

آگے لکھتے ہیں:

لفظ توحید کی ایجاد ہی توہین نبوت کے لیے ہوئی ہے۔

العطایا الاحمدیہ ج5، ص297

تو پیر صاحب بمع مفتی احمد الدین صاحب گستاخ رسول اور وہابی ہوئے۔

ایک اور مثال:

اسی کتاب میں ہے:

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسم کے تحت روضہ منورہ میں تشریف فرما ہیں اور تمام کائنات آپ کے سامنے ہے جسے آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

انوار سیفیہ ص 126

جبکہ یہی عقیدہ پیر صاحب کے اکابرین نے شیطان کے متعلق لکھا ہے۔

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں کہ ابلیس کی نظر تمام جہان پر ہے کہ وہ بیک وقت سب کو دیکھتا ہے اور تمام مسلمانوں کے ارادوں بلکہ دل کے خطرات سے خبر دار ہے کہ نیک ارادے سے باز رکھتا ہے اور برے ارادے کی حمایت کرتا ہے۔

تفسیر نعیمی ج3، ص114، آیت نمبر268

تو کیا پیر صاحب آپ کی مصدقہ کتاب میں شیطان جتنی فضیلت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میں ماننا یہ ان کا کمال ہے؟

ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

پیر صاحب حرمین شریفین میں نجدی امام کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتے۔

انوار رضا نمبر2، شمارہ نمبر3۔ ص 10

ایک جگہ پیر صاحب نے فرمایا نجدی امام کی اقتداء ہر گز روا نہیں۔

انوار رضا کا اخندزادہ مبارک نمبرج 4، شمارہ نمبر3

جبکہ اعلیٰ حضرت کے والد نے ایک حدیث نقل کی ہے۔

جو میری عزت اور انصار اور اہل عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین سبب میں سے ایک وجہ سے ہے یا تو منافق ہے یا ولد الزنا یا حیض کا نطفہ۔ (اخرجہ الشیخ و الدیلمی)

جواہر البیان ص160

اب پیر صاحب خود ہی فیصلہ فرمالیں کہ وہ ان تین میں سے کونسی وجہ میں آتے ہیں۔

فاضل بریلوی کہتے ہیں:

حرمین طیبین کے علماء کو بدعتی کہنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

فہارس فتاویٰ رضویہ ص121

اب پیر صاحب تو خود اس قابل نہیں رہے کہ ان کے پیچھے نماز جائز ہو۔ یہ

فتویٰ بریلوی علماء کے گھر سے ہے۔

مزید یہ کہ پیر صاحب کو انوار رضا کے خصوصی نمبر ج نمبر 2 شمارہ نمبر 3، ص 18 پر ثانی یوسف قرار دیا گیا ہے۔

جبکہ مولوی اجمل شاہ بریلوی لکھتے ہیں:

اگر یوسف سے مراد حسین لیا جائے تو بھی اہل علم و ادب ایک جلیل القدر نبی کا نام پاک ہونے کی وجہ سے اس کو ایسے موقع پر استعمال نہیں کرتے۔ جہاں مظنہ اہانت ہو بلکہ آپ کے طریقہ پر شیطان ثانی قرار دیا جائے۔ اگر اپنے لیے یہ گوارا نہیں تو کیا مراتب انبیاء علیہم السلام کا ادب اپنے برابر بھی ملحوظ نہیں رکھتے۔

پھر حسین کو یوسف ثانی اس لیے نہیں کہا جاتا کہ حسین کے معنی میں یہ لفظ دوبارہ وضع کیا گیا ہے بلکہ ملحوظ وہی جمال پاک حضرت یوسف علیہ السلام ہوتا ہے بے باک لوگ مبالغۃ حسینوں کو حضرت سے تشبیہ دے دیا کرتے ہیں۔

دیکھئے کہا جاتا ہے کہ فلاں رستم وقت ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ لفظ رستم پہلواں کے معنی میں دوبارہ وضع کیا گیا ہے بلکہ اس میں رستم پہلوان کی شجاعت ملحوظ ہوتی ہے۔ الخ

رد سیف یمانی ص 145-146

سنائیے سیفی حضرات! کیا خیال ہے آپ کے گھر کے جید علماء نے یوسف ثانی یا ثانی یوسف وغیرہ کسی کو کہنا بے ادبی اور مراتب انبیاء کا خیال نہ رکھنے والا وغیرہا کہا ہے تو معلوم ہو گیا کہ سیفی حضرات ادب سے دور اور گستاخ انبیاء ہیں اور یہ سب کچھ آپ نے بریلوی اصولوں کی روشنی میں ملاحظہ فرمایا ہے۔

سیفیوں کے اکابرین کے عقائد

1۔ اللہ تعالیٰ کی بے مثال توہین

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، اس آیت پر زور آزمائی کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

بھولنا، سونا، اونگھنا، غافل ہونا، ظالم ہونا حتیٰ کہ مر جانا سب کچھ ممکن ہے، کھانا پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ کرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت (لونڈے بازی) جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتی کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا کوئی خباثت کوئی فضیحت اس کی شان کے خلاف نہیں۔

فتاویٰ رضویہ ج 1، ص 791

(یہ غلیظ ترین عبارت اس کے علاوہ دنیا کی کسی کتاب میں نہیں)

2۔ اللہ تعالیٰ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنم جنم کے بچھڑے

فاضل بریلوی ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

عجب گھڑی تھی کہ وصل فرقت
جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

حدائق بخشش ص 149

یعنی اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنم جنم کے بچھڑے ہوئے ہیں اور معراج کے موقع پر ایک دوسرے کے گلے مل رہے ہیں۔ قارئین کرام اب آپ ہی بتلائیں کہ اسے کیا کہا جائے؟

3۔ خدا کے اول و آخر ہونے کا انکار

مولوی حامد رضا خان لکھتے ہیں:

ھو الاول ھو الآخر ھو الظاھر ھو الباطن
بکل شیء علیم لوح محفوظ خدا تم ہو
نہ ہوسکتے ہیں دو اول نہ دو آخر
تم اول اور آخر ابتدا تم ہو انتہا تم ہو

حدائق بخشش حصہ دوم ص 94

فاضل بریلوی کے بیٹے حامد رضا نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اول و آخر مان کر پھر کہہ دیا ہے کہ دو اول و آخر نہیں ہوتے۔ اس بات سے خدا کے اول و آخر ہونے کا انکار کر دیا۔ العیاذ باللہ

4۔ خدا ہر جگہ نہیں

مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں:

خدا کو ہر جگہ میں (موجود) ماننا بے دینی ہے۔

جاء الحق ص 221

5۔ اللہ لات منات

بریلوی پیر محمد یار فریدی لکھتے ہیں:

بلبل ہا سے گل تھیا سے اللہ لات منات

دیوان محمدی ص 132

اللہ تعالیٰ کو بریلوی پیر صاحب لات منات کہہ رہے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلک

6۔ خدا شرمندہ ہوا

پیر جماعت علی شاہ کے خلیفہ مجاز اللہ ودھایا کے صاحبزادہ محمد سعید جماعتی نقشبندی لکھتے ہیں:

اللہ بزرگ و برتر فرماتے ہیں جبرائیل امین سے کہ جاؤ اور یونس علیہ السلام سے پوچھو کہ وہ مجھ سے راضی ہے؟ کیونکہ میں نے (اللہ تعالیٰ) نے بڑے دکھ دیے اور شرمندہ ہیں ہم۔

رموز درویش ص 167

7۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بیٹے

مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں:

بلا تشبیہ یوں سمجھو کہ محبوب فرزند سے باتیں سنتے ہیں۔

شان حبیب الرحمن ص 13

8۔ رب کا قبلہ

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

رب کا قبلہ اس کے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

رسائل نعیمیہ ص 167

9۔ نقل کفر کفر نہ باشد

مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں:

حضور بے شک احد اور احمد ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 206 مکتبہ رضویہ کراچی

10۔ خدا تعالی مٹھن کی گلیوں میں

بریلوی پیر محمد یار فریدی لکھتے ہیں:

خدا کو ہم نے دیکھا ہے سدا مٹھن کی گلیوں میں

دیوان محمدی ص 169

11۔ فرید کا دیدار خدا کا دیدار

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

دید کردگار ہے چہرہ فرید کا

دیوان محمدی ص 163

12۔ بابا غلام فرید محمد بھی اور خدا بھی

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

فرید با صفا ہستی محمد مصطفی ہستی
چہا گویم چہا ہستی خدا ہستی خدا ہستی

دیوان محمدی ص 62

یعنی بابا غلام فرید محمد بھی ہے اور خدا بھی ہے۔

13۔ کفر اسلام کے جھگڑے خدا کے چھپنے سے بڑھے

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

کفر و اسلام کے جھگڑے تیرے سے چھپنے سے بڑھے۔

نورالعرفان ص 796

یعنی کفر و اسلام کے جھگڑے اللہ کے چھپنے سے بڑھے ہیں، اگر اللہ تعالی ظاہر ہو جاتا تو یہ جھگڑے نہ ہوتے۔

14۔ پیر خدائی شان میں

مولوی غلام جہانیاں لکھتے ہیں:

عیاں شان خدائی ہے فقط پردہ ہے انسان کا

ہفت اقطاب ص 184

یعنی پیر صاحب خدائی شان میں ہیں۔

15۔ اللہ رانجھا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم بابل

خواجہ قمر الدین سیالوی کہتے ہیں:

میرے بابل دی لاج رکھیں ویں رانجھیا

(ترجمہ) رانجھے سے مراد اللہ اور بابل سے مراد محبوب کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم

انوار قمریہ ص 240

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سیفی اکابرین کے عقائد

1۔ بدترین گستاخی

مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں:

اگر شیطان نہ ہوتا تو دنیا اور دین میں کچھ بھی نہ ہوتا۔

تفسیر نعیمی ج 1 ص 248

حالانکہ تمام مسلمانوں کے نزدیک یہ فضیلت جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے۔

2۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لفظ ذلت

مولوی احمد رضا صاحب لکھتے ہیں:

عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

حدائق بخشش حصہ 2 ص 187

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ذلت کے مقام پہ تھے پھر جو اللہ تعالی نے عزت دی اس پہ لاکھوں سلام۔

3۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تیر ممات نے فنا کر دیا

مولوی ابوالحسنات قادری لکھتے ہیں:

جس نہال تازہ نے گلشن حیات میں نشوونما پائی تیر ممات نے اس کو فنا کر دیا۔

اوراق غم ص 128

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موت کے تیر نے فنا کر دیا۔

4۔ شیطان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حاضر ناظر ہونا

مولوی عبدالسمیع رامپوری لکھتے ہیں:

اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام پاک وناپاک مجالس مذہبی وغیر مذہبی میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے، ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک وناپاک کفر وغیر کفر میں پایا جاتا ہے۔

انوار ساطعہ ص 357

یعنی شیطان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حاضر وناظر ہے۔

5۔ ایک اور گستاخی

مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں:

شیطان اپنی آواز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے مشابہ کر سکتا ہے۔

مواعظ نعیمیہ ص 141

6۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم محشر میں تماشہ بن کے نکلیں گے

مولوی محمد یار فریدی لکھتے ہیں:

محمد مصطفیؐ محشر میں طٰہٰ بن کے نکلیں گے
حقیقت جن کی شکل تھی تماشہ بن کے نکلیں گے

دیوان محمدی ص 169

انبیاء علیہم السلام کے متعلق سیفی اکابرین کے عقائد

1۔ انبیاء علیہم السلام قبل نبوت گناہوں سے معصوم نہیں

(انبیاء) گناہوں سے نبوت کے بعد معصوم ہوتے ہیں نہ کہ پہلے۔

نورالعرفان ص 372

2۔ انبیاء علیہم السلام کا جھوٹ بولنا ممکن

انبیاء کا جھوٹ بولنا ممکن بالذات محال بالغیر ہے۔

تفسیر نعیمی ج 1 ص 172

3۔ انبیاء علیہم السلام بھول کر گناہ کبیرہ کر سکتے ہیں

انبیاء کرام ارادتاً گناہ کبیرہ کرنے سے ہمیشہ معصوم ہوتے ہیں کہ جان بوجھ کر نہ تو نبوت سے پہلے گناہ کبیرہ کر سکتے ہیں اور نہ اس کے بعد۔ ہاں نسیاناً خطاءً صادر ہو سکتے ہیں۔

جاء الحق ص 427

4۔ پڑھتا جا شرماتا جا

حضرت آدم علیہ السلام ایک ہی مگر ان کی اولاد مومن بھی ہے کافر بھی مشرک بھی، پھر مومنوں میں اولیاء بھی ہیں انبیاء بھی۔ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) گویا ایک درخت میں ایسے مختلف پھل لگا دیے کہ اس میں فرعون ہے۔ اسی میں موسیٰ علیہ السلام اسی میں ابوجہل ہے۔ اسی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ کمال قدرت ہے اور اس کی رحمت کی بھی دلیل ہے کہ سارے انسان اس رشتہ سے بھائی بھائی ہیں۔

تفسیر نعیمی ج 7 ص 740

5۔ حضرت آدم علیہ السلام کی گستاخی

آدم علیہ السلام پیدائش سے پہلے متقی نہ بنے تھے۔

نور العرفان ص 343

6۔ حضرت آدم علیہ السلام ناکام ہوئے

دھیان نہ رکھا آدم نے اپنے رب کا اسی لیے ناکام ہوئے۔

تفسیر نعیمی ج16، ص 907

نوٹ: یہ سب باتیں مفتی احمد یار نعیمی کی ہیں اور نمبر 6 ان کے بیٹے اقتدار احمد کی ہے۔

7۔ غوث پاک کا حسن حضرت یوسف علیہ السلام سے زیادہ

فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

روئے یوسف سے فزوں تر حسن روئے شاہ ہے

حدائق بخشش ج3، ص 64

یعنی غوث پاک کا حسن یوسف علیہ السلام سے زیادہ ہے۔

8۔ غوث پاک کی انبیاء علیہم السلام پر فضیلت

مولوی عبدالمالک صاحب شیخ جیلانی کے لیے یہ شعر لکھتے ہیں:

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

شرح قصیدہ غوثیہ ص 61

9۔ مسیح علیہ السلام ناکام ہوئے

مفتی نظام الدین ملتانی لکھتے ہیں:

مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب ہوئے اور یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے۔

انوار شریعت ج 2 ، ص 124

10۔ حضرت آدم علیہ السلام وعدہ خلاف

مفتی اقتدار احمد خان بریلوی لکھتے ہیں:

حضرت آدم علیہ السلام نے وعدہ خلافی کی۔

تفسیر نعیمی ج16، ص 915

11۔ حضرت آدم علیہ السلام کا دماغ ماؤف ہو گیا

دماغ ماؤف ہو گیا۔

تفسیر نعیمی ج16، ص 915

12۔ ایک اور گستاخی

بشری کمزوریوں کا ظہور آدم علیہ السلام سے اس لیے ہوا کہ ابھی آپ کا وجود نبوی قوت سے خالی تھا۔

تفسیر نعیمی ج16، ص 899

13۔ ایک لغزش اور ایک ناکامی

آدم علیہ السلام نے صرف ایک دفعہ لغزش کھائی اور ایک ہی دفعہ ناکام ہوئے۔

تفسیر نعیمی ج16، ص 925

14۔ ابلیس حضرت آدم علیہ السلام کا استاد تھا

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور سارے نوریوں کا انہیں خلیفہ بنایا اور پیدا فرماتے ہی انہوں نے اپنے ناموں کا علم دیا اور وہ فرشتے اور ابلیس جو لاکھ برس سے تھے انہیں اس نئی مخلوق کا استاذ بنایا۔

معلم القدير ص 95

یعنی ابلیس حضرت آدم علیہ السلام کا استاد ہے۔

15۔ انبیاء کے لیے لفظ ضلالت

مولوی غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

دونوں (انبیاء و عوام) کی ضلالت میں فرق ہے۔

تبیان القران ج 1 ص 116

16۔ حضرت آدم علیہ السلام شکار تیر مذلت

وہ آدم جو سلطان مملکت بہشت تھے وہ آدم جو متوج بتاج عزت تھے آج شکار تیر مذلت ہیں۔

اوراق غم ص 1 اول ایڈیشن

17۔ ایک اور بد ترین گستاخی

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

جب کبھی حضور علیہ السلام کسی سے توجہی فرما لیتے ہیں تو وہ بد بخت بنتا ہے اور گناہ کرتا ہے حضرت آدم علیہ السلام سے خطاء کا ہونا اس سبب سے ہوا کہ توجہ محبوب علیہ السلام کی کچھ ہٹ گئی تھی۔

شان حبیب رحمن ص 146

معاذ اللہ حضرت آدم علیہ السلام کو بد بخت بنا رہا ہے۔

صحابہ کرام کے متعلق سیفی اکابرین کے عقائد

1۔ صحابہ کرام کی زیارت کا شوق کم ہو گیا

مولوی حسنین رضا کہتے ہیں:

بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ ان کو (اعلیٰ حضرت کو) دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔

وصایا شریف ص 24

2۔ ناطقہ سر بگریبان ہے اسے کیا کہیے

مولوی احمد رضا خان کہتے ہیں:

انبیاء کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں۔ وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔

ملفوظات اعلیٰ حضرت ج 2، ص 44

3۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی ساقی کوثر

بریلوی پیر مولوی محمد یار فریدی لکھتے ہیں:

علی مشکل کشا دے سوا جام کوثر پلا کوئی نہیں سکدا

دیوان محمدی ص 180

4۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی توہین

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی توہین کرتے ہوئے مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں:

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑتا جوبن مرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

حدائق بخشش حصہ 3 ص 37

سیفی اکابرین اور مدینہ منورہ کی گستاخی

1۔ پیر جماعت علی شاہ کی سرپرستی میں نکلنے والے رسالہ انوار صوفیہ میں ہے:

غلاموں کو تیرے ہے گویا مدینہ
علی پور سیداں جماعت علی شاہ

بحوالہ حج فقیر پر آستانہ پیر ص 41

یعنی علی پور گویا مدینہ ہے۔

2۔ اسی رسالہ انوار صوفیہ میں ہے:

سرکار علی پور بھی ہیں شاہ مدینہ
پروانہ سا وہ عشق محمد میں فنا ہیں

بحوالہ حج فقیر برآستانہ پیر ص41

یعنی پیر جماعت علی شاہ مدینہ ہیں۔

3۔ مولوی دیدار الوری کے بیٹے مولوی محمد احمد لکھتے ہیں:

حسن مطلق کی قسم کعبہ و کلیسا ہیں فضول
ان کی صورت سے یہ دل گر اپنا بت خانہ رہے

حج فقیر بر آستانہ پیر ص 40

یعنی پیر کی صورت دل میں ہو تو کعبہ فضول ہے۔

4۔ انوار صوفیہ میں ہے:

مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی
ادھر جائیں تو اچھا ہے ادھر جائیں تو اچھا ہے

بحوالہ حج فقیر برآستانہ پیر ص 41

5۔ خواجہ پیر نور محمد نقشبندی لکھتے ہیں:

چاچڑ وانگ مدینہ جاتم تے کوٹ مٹھن بیت اللہ
رنگ بنا بے رنگی آیا کیتم روپ تجلّٰی
ظاہر دے وچ مرشد ہادی باطن دے وچ اللہ
نازک مکھڑا پیر فریدا سانوں ڈسدا ہے وجہ اللہ

حج فقیر بر آستانہ پیر ص45

سیفی اکابرین اور امام بخاری کی توہین

1۔ مفتی نظام الدین ملتانی لکھتے ہیں:

امام بخاری نے صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی ہے۔

انوار شریعت ج 1 ص 502

2۔ مزید لکھتے ہیں:

بخاری شریف کی بہت سی حدیثیں کتاب اللہ کے خلاف ہیں۔

انوار شریعت ج1 ص 286

3۔ بریلوی عالم عطا محمد بندیالوی کے مقدمہ سے چھپی ہوئی کتاب ایمان ابی طالب میں ہے:

تم خود "بخاری" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مخالف ہو۔

ایمان ابی طالب ج2 ص 242

4۔ اسی کتاب میں ایک جگہ یوں بھی ہے:

امام بخاری جیش متشددین کے سرخیل ہیں۔

ایمان ابی طالب ج2 ص197

5۔ بریلوی علامہ مفتی شہزاد احمد مجددی نے امام بخاری کو شدید متعصب قرار دیا ہے۔

دیکھئے تقویۃ الاقارب ص10

سیفی اکابرین کے مسائل

1۔ مولوی مصطفی رضا خان لکھتے ہیں:

نجس ابن سعود اور اس کی جماعت تمام مسلمانوں کو کافر مشرک جانتی ہے اور ان کے اموال کو شیر مادر سمجھتی ہے۔ ان کے اس عقیدہ کی وجہ سے حج کی فرضیت ساقط اور عدم لازم ہے۔

تنویر الحجہ ص 10

یعنی حج مسلمانوں سے ساقط ہے۔

2۔ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی لکھتے ہیں:

درود ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں۔ نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے۔

تفسیر نعیمی ج 16 ص 110

قارئین کرام! یہ تو چند مثالیں تھیں جو ہم نے آپ کی عرض خدمت کیں لیکن اس فرقہ ضالہ نے رافضیت کا ساتھ دیتے ہوئے یہ بھی لکھ دیا کہ

جنتی لوگوں کے دلوں میں جو کینہ وغیرہ تھے وہ یہاں دور کر دیے جائیں گے۔ جیسے علی اور معاویہ رضی اللہ عنہم وغیرہ حضرات۔

نور العرفان ص 761

یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں مین کینہ تھا۔ معاذ اللہ

اس قسم کے کئی عقائد اور بھی ان کی کتب سے پیش کیے جا سکتے ہیں لیکن اختصار کے پیش نظر انہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور مزید سیفیوں کے رد کے لیے ہم ایسی کتب کو شائع کر رہے ہیں جو خود بریلوی حضرات نے ان کے گمراہ کن عقائد کو ظاہر کرنے

کے لیے لکھی ہیں۔ چونکہ پیر صاحب بھی بریلوی ہیں اور اوران کا رد بھی کئی بریلوی علماء نے کیا ہے اور اصول ہے کہ صاحب البیت ادریٰ بما فیہ اسی لیے ہم نے بریلوی اکابر کے فتاویٰ جات پر مشتمل چند کتابیں بطریقہ اختصار نقل کر دی ہیں تاکہ آپ کو ان سیفیوں کے غلط عقائد و نظریات سے آگاہی ہو سکے۔ وہ کتب یہ ہیں:

1۔	خطرہ کا سائرن	(مولانا ابوداؤد محمد صادق)
2۔	پیرارچی یاجادوگر افغانی	(علامہ پیر چشتی)
3۔	الفتنۃ الشدیدۃ	(علامہ بشیر القادری)

ہم نے ان کتابوں کی تلخیص کی ہے تاکہ قارئین کو پڑھنے میں اکتاہٹ اور دقت نہ ہو اور غیر ضروری باتوں کو بھی ترک کر دیا ہے۔

اس فرقہ کے رد میں اور بھی بریلوی اکابرین نے درج ذیل کتب لکھی ہیں۔

1۔	الجراحات علی المزخرفات	(پیر محمد چشتی چترالی)
2۔	اونچی دوکان پھیکا پکوان	(علامہ اظہر محمود اظہری)
3۔	شمشیر پاکستانی بر گردن پیر افغانی	(مولانا شفیق الرحمن)
4۔	فتنہ سیفیہ کی حقیقت کا انکشاف	(علامہ بشیر القادری)
5۔	کفر کا پھندا پیٹ کا دھندہ	(علامہ بشیر القادری)
6۔	قہر یزدانی بر فتنہ پیر افغانی	(بریلویوں کے مفتی اعظم)

قارئین کرام! پہلے آپ علامہ بشیر القادری بریلوی کی طرف سے ایک پمفلٹ ملاحظہ فرمائیں، دیگر کتب اس کے بعد آئیں گی۔

خبردار

سلسلہ سیفیہ کے نظریات

سنیو ہوشیار

پاکستان کے تمام سیفیوں کے پیر سیف الرحمٰن جو کہ پشاور میں رہتے ہیں انہوں نے اپنی کتاب

هداية السالكين فی رد المنكرين

(تاریخ اشاعت محرم الحرام ۱۴۱۶ھ) میں اپنے نظریات وعقائد بیان کیے ہیں۔ ان میں چند ایک درج ذیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک: اللہ تعالیٰ کے اسم "الرحمٰن" میں سیف الرحمٰن اس کے ساتھ شریک ہوکر عرش پر قائم ومستور ہے۔ (ص ۴۰۲)

حضور اکرم ﷺ اور انبیاء علیہم السلام کی بے ادبی: ☆ حضور اکرم ﷺ نے روتے ہوئے اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب سے فرمایا میری اُمت کیلئے کچھ کیجئے۔ (ص ۴۰۶) ☆ رسول اللہ ﷺ نے تمام انبیاء ومرسلین اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو لے کر ایک مجمع عام میں سیف الرحمٰن صاحب کے پیچھے نماز پڑھی۔ (۴۰۲) ☆ حضور اکرم ﷺ کا فرمانا ہے کہ یہ سیف یعنی سیف الرحمٰن میری تلوار کی روح ہے۔ (۴۰۱) سیف الرحمٰن کی صحبت حضور ﷺ کی صحبت ہے۔ (۴۰۳) ☆ بلند وبالا مقامات پر فائز ہونے کی وجہ سے سیف الرحمٰن صاحب قیامت کے دن انبیاء کی صف میں کھڑے ہوں گے۔ (ص ۴۰۰)

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بے ادبی: جنگ بدر میں مشرکین کی گردنیں جس تلوار کے ذریعے کٹیں وہ تلوار (سیف) یعنی سیف الرحمٰن صاحب تھے۔ (ص ۴۰۱)

حضرت غوث اعظم سے افضلیت

☆ سیف الرحمٰن صاحب کو حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر چھ درجہ فضیلت حاصل ہے۔ (ص ۳۹۱)

☆ غوث پاک سے سیف الرحمٰن صاحب کو افضل کہنا جرم نہیں بلکہ اظہار حق ہے۔ (ص ۳۹۷)

☆ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ چاند کی طرح ہیں جبکہ سیف الرحمٰن صاحب سورج کی طرح ہیں۔

اور یہی چاند یعنی غوث اعظم اس سورج یعنی سیف الرحمٰن صاحب میں جذب ہو جاتا ہے۔ (ص ۳۹۰)

☆ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے مجدد تھے۔ سیف الرحمٰن صاحب اس زمانے کے مجدد افخم یعنی مجدد اعظم ہیں۔ (ص ۳۹۰)

☆ وہ باطنی علوم اور باطنی قوتیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائی تھیں وہ سب کے سب کمالات اور معارف اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے سیف الرحمٰن صاحب کو عطا کئے ہیں۔ (ص ۳۹۱)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے افضلیت:

☆ اللہ تعالیٰ نے سیف الرحمٰن صاحب کو اتنے علوم اور معارف عطا کئے ہیں کہ اگر ان کو سپرد قلم کیا جاتا تو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات شریف کی طرح بیسیوں مکتوبات بن جاتے (ص ۳۶۲)

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے افضلیت:

☆ شاہ نقشبند کا شیشہ چھ اطراف ہے جبکہ سیف الرحمٰن صاحب کا شیشہ ساٹھ اطراف ہے یا اس سے بھی اوپر ہے (ص ۳۶۰)

اکثر مسلمان کافر ہیں:

☆ سر پر صرف ٹوپی رکھنا کفار کی علامت ہے (ص ۱۶۰) ننگے سر پھرنا کفار کی علامت ہے (ص ۱۶۰)

امت مسلمہ کی نمازیں برباد:

☆ نماز میں عمامہ باندھنا واجب اور سنت موکدہ ہے اس کے بغیر نماز پڑھنے والا مکروہ تحریمی کا مرتکب ہوتا ہے لہٰذا اس پر واجب ہے کہ اس نماز کو دوبارہ عمامہ باندھ کر پڑھے (ص ۱۶۳)

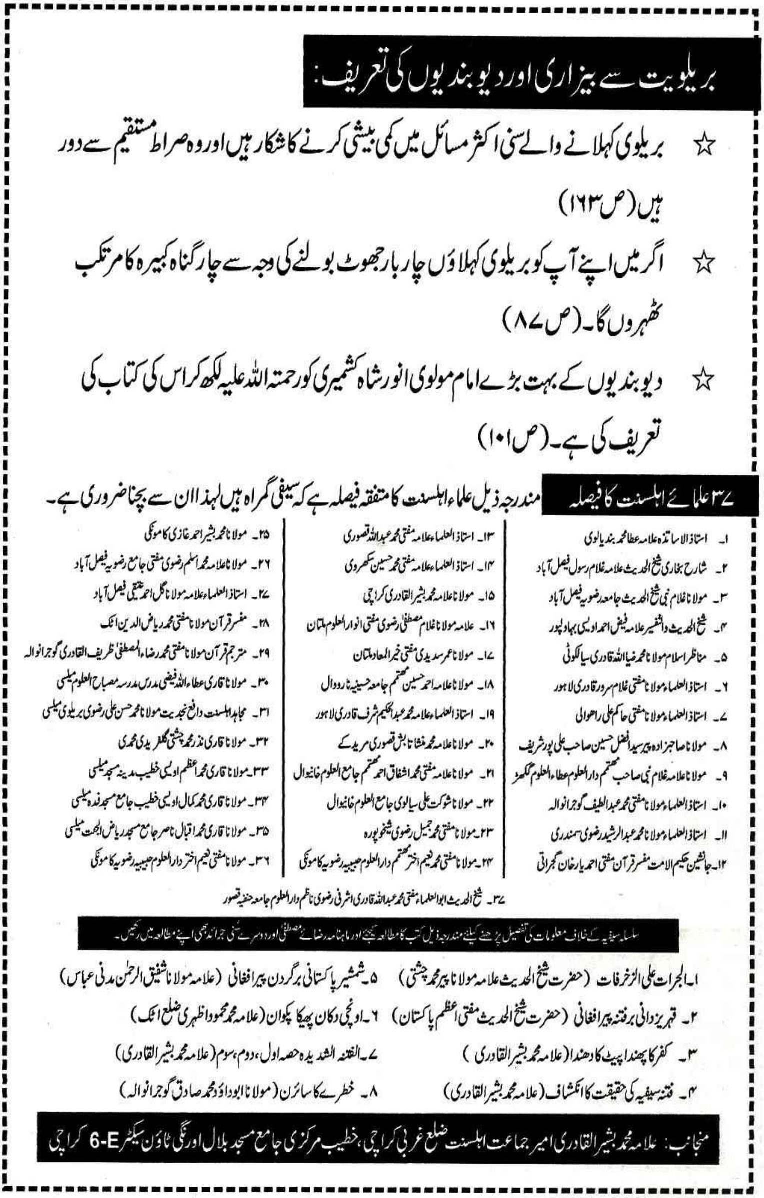

بریلویت سے بیزاری اور دیوبندیوں کی تعریف:

☆ بریلوی کہلانے والے سنی اکثر مسائل میں کمی بیشی کرنے کا شکار ہیں اور وہ صراط مستقیم سے دور ہیں (ص ۱۶۳)

☆ اگر میں اپنے آپ کو بریلوی کہلاؤں چار بار جھوٹ بولنے کی وجہ سے چار گناہ کبیرہ کا مرتکب ٹھہروں گا۔ (ص ۸۷)

☆ دیوبندیوں کے بہت بڑے امام مولوی انور شاہ کشمیری کو رحمتہ اللہ علیہ لکھ کر اس کی کتاب کی تعریف کی ہے۔ (ص ۱۰۱)

۳۷ علمائے اہلسنت کا فیصلہ

مندرجہ ذیل علماء اہلسنت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ سیفی گمراہ ہیں لہذا ان سے بچنا ضروری ہے۔

۱۔ استاذ الاساتذہ علامہ عطا محمد بندیالوی
۲۔ شارح بخاری شیخ الحدیث علامہ غلام رسول فیصل آباد
۳۔ مولانا غلام نبی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد
۴۔ شیخ الحدیث والتفسیر علامہ فیض احمد اویسی بہاولپور
۵۔ مناظر اسلام مولانا محمد ضیاءاللہ قادری سیالکوٹی
۶۔ استاذ العلماء مولانا مفتی غلام سرور قادری لاہور
۷۔ استاذ العلماء مولانا مفتی حاکم علی راھوالی
۸۔ مولانا صاحبزادہ پیر سید افضل حسین صاحب علی پور شریف
۹۔ مولانا علامہ غلام نبی صاحب مہتمم دار العلوم عطاء العلوم گکھڑ
۱۰۔ استاذ العلماء مولانا مفتی محمد عبد اللطیف گوجرانوالہ
۱۱۔ استاذ العلماء مولانا محمد عبد الرشید رضوی سمندری
۱۲۔ جانشین حکیم الامت مفسر قرآن مفتی احمد یار خان گجراتی
۱۳۔ استاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبد اللہ قصوری
۱۴۔ استاذ العلماء علامہ مفتی محمد حسین سکھروی
۱۵۔ مولانا علامہ محمد بشیر القادری کراچی
۱۶۔ علامہ مولانا غلام مصطفیٰ رضوی مفتی انوار العلوم ملتان
۱۷۔ مولانا عمر سدیدی مفتی خیر المعاد ملتان
۱۸۔ مولانا علامہ احمد حسین مہتمم جامعہ حسینیہ نارووال
۱۹۔ استاذ العلماء علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری لاہور
۲۰۔ مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری مریدکے
۲۱۔ مولانا علامہ مفتی محمد اشفاق احمد مہتمم جامع العلوم خانیوال
۲۲۔ مولانا شوکت علی سیالوی جامع العلوم خانیوال
۲۳۔ مولانا مفتی محمد جمیل رضوی شیخوپورہ
۲۴۔ مولانا مفتی محمد نعیم اختر مہتمم دار العلوم حبیبیہ رضویہ کاموکی
۲۵۔ مولانا محمد بشیر احمد غازی کاموکی
۲۶۔ مولانا علامہ محمد اسلم رضوی مفتی جامع رضویہ فیصل آباد
۲۷۔ استاذ العلماء علامہ مولانا گل احمد عتیقی فیصل آباد
۲۸۔ مفسر قرآن مولانا مفتی محمد ریاض الدین اٹک
۲۹۔ مترجم قرآن مولانا مفتی محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری گوجرانوالہ
۳۰۔ مولانا قاری عطاءاللہ فیضی مدرس مدرسہ مصباح العلوم میلسی
۳۱۔ مجاہد اہلسنت دافع نجدیت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی
۳۲۔ مولانا قاری نذر محمد چشتی گلفریدی محمدی
۳۳۔ مولانا قاری محمد اعظم اویسی خطیب مدینہ مسجد میلسی
۳۴۔ مولانا قاری محمد کمال اویسی خطیب جامع مسجد فدہ میلسی
۳۵۔ مولانا قاری محمد اقبال ناصر جامع مسجد ریاض الجنت میلسی
۳۶۔ مولانا مفتی نعیم اختر دار العلوم حبیبیہ رضویہ کاموکی
۳۷۔ شیخ الحدیث ابو العلماء مفتی محمد عبد اللہ قادری اشرفی رضوی ناظم دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور

سلسلہ سیفیہ کے خلاف معلومات کی تفصیل پڑھنے کیلئے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کیجئے اور ماہنامہ رضائے مصطفیٰ اور دوسرے سنی جرائد بھی اپنے مطالعہ میں رکھیں۔

۱۔ الجرات علی الزخرفات (حضرت شیخ الحدیث علامہ مولانا پیر محمد چشتی)
۲۔ قہر یزدانی بر فتنہ پیر افغانی (حضرت شیخ الحدیث مفتی اعظم پاکستان)
۳۔ کفر کا پھندا پیٹ کا دھندا (علامہ محمد بشیر القادری)
۴۔ فتنہ سیفیہ کی حقیقت کا انکشاف (علامہ محمد بشیر القادری)
۵۔ شمشیر پاکستانی برگردن پیر افغانی (علامہ مولانا شفیق الرحمٰن مدنی عباس)
۶۔ اونچی دکان پھیکا پکوان (علامہ محمد محمود اظہری ضلع اٹک)
۷۔ الفتنہ الشدیدہ حصہ اول، دوم، سوم (علامہ محمد بشیر القادری)
۸۔ خطرے کا سائرن (مولانا ابو داؤد محمد صادق گوجرانوالہ)

منجانب: علامہ محمد بشیر القادری امیر جماعت اہلسنت ضلع غربی کراچی، خطیب مرکزی جامع مسجد بلال اورنگی ٹاؤن سیکٹر 6-E کراچی

اس پمفلٹ کے بعد اب آپ دوسری کتب ملاحظہ فرمائیں۔

خطرہ کا سائرن

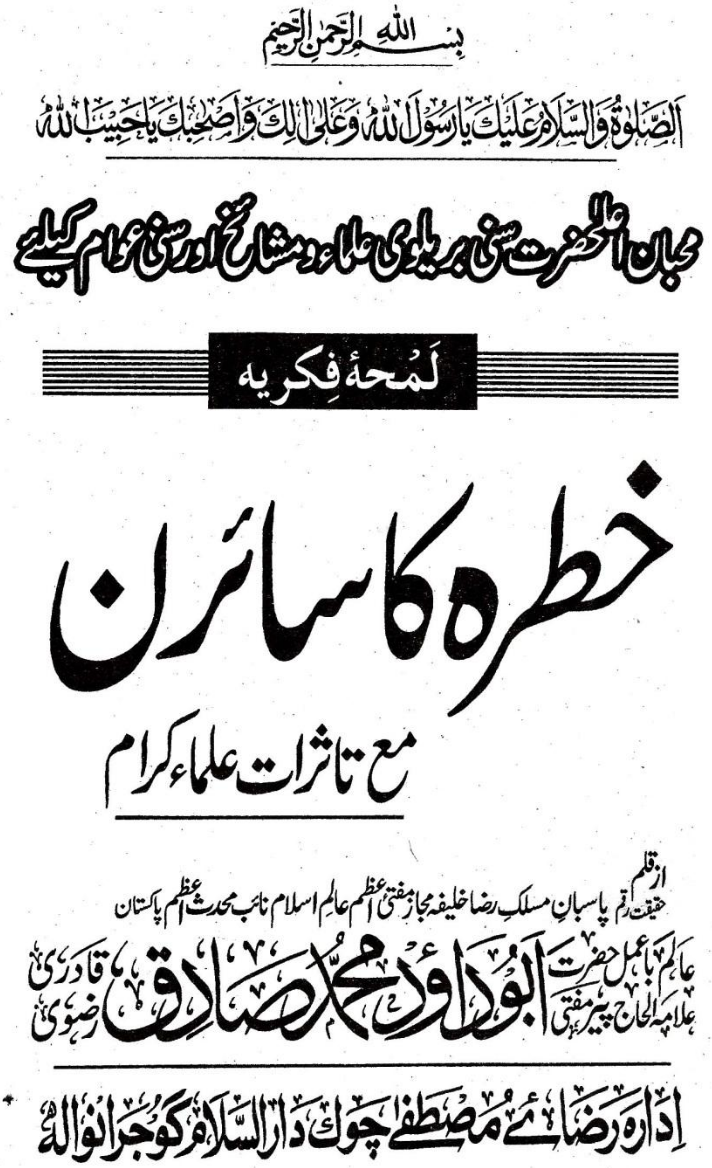

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحٰبک یا حبیب اللہ

محبان اعلیٰحضرت سنی بریلوی علماء ومشائخ اور سنی عوام کیلئے

لمحۂ فکریہ

خطرہ کا سائرن

مع تاثرات علماء کرام

از قلم

حقیقت رقم پاسبانِ مسلکِ رضا خلیفہ مجاز مفتئ اعظم عالمِ اسلام نائب محدث اعظم پاکستان

عالم باعمل حضرت علامہ الحاج پیر مفتی **ابوداؤد محمد صادق** قادری رضوی

ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دار السلام گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوشیار، خبردار، احتیاط، ہوشیار اے سنی بریلوی مرد مومن ہوشیار

پیر ارچی کی پے در پے ترقی

(ہر سنی مسلمان بغور پڑھے اور اپنے ایمان وضمیر کے مطابق فیصلہ کرے۔)

پہلی ترقی

”قیوم زمان، مجدد عصر، شیخ العرب والعجم قطب الارشاد حضرت اخوندزادہ سیف الرحمن صاحب پیر ارچی خراسانی نقشبندی مجددی“

کتاب ہدایۃ السالکین ٹائٹل وغیرہ

دوسری ترقی

(مجدد صاحب کی ہمسری) فقیر (سیف الرحمن) شیخ احمد ثانی اور مجدد عصر ہے۔

ص 249-287

آپ کے کمالات اور وجود بابرکات دوسرے مشائخ کے درمیان امام مجدد الف ثانی کی طرح آفتاب روشن ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اتنے علوم اور معارف عطا فرمائے ہیں کہ اگر کوئی ان کو زیر قلم کرتا تو مکاتیب مجددیہ (مکتوبات مجدد الف ثانی) کی طرح بیسیوں مکتوبات بن جاتے۔

خلیفہ بھی شیخ احمد ثانی

”شیخ احمد ثانی علامہ مولانا ضیاء اللہ صاحب اس فقیر کے اخص الخواص خلفاء میں سے ہیں۔“

ہدایۃ السالکین ص 336,249,287

تیسری ترقی

(غوث الاعظم پر فوقیت) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے مزار شریف سے نکل کر... مسجد کے ایک کونے سے ظاہر ہوتے ہیں... چودھویں رات کے چاند کی شکل میں... اور حضرت مبارک (پیر) صاحب مغرب کی طرف سے سورج کی شکل میں آسمان کے درمیان جلوہ افروز ہوتے ہیں اور یہی چاند اس سورج میں جذب ہو جاتا ہے۔... جذب ہونے کی تعبیر یہ ہے کہ وہ علوم اسرار اور باطنی قوتیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت غوث الاعظم کو عطا فرمائے تھے، وہ سب کے سب کمالات اور معارف اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اخندزادہ صاحب مبارک کو عطا کی ہیں۔

☆ حضرت پیران پیر محی الدین جیلانی اپنے عصر میں مجدد تھے اور حضرت صاحب مبارک عصر حاضر کے مجدد افخم (زیادہ فخامت بزرگی والے) ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں اور حضرت پیران پیر صاحب عبدیت کے مقام سے فوق طے کئے ہیں۔

☆ اور حضرت مبارک صاحب کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق (بلند و بالا) ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ، ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

ہدایۃ السالکین ص 324

لمحہ فکریہ

اپنے مرید کے خواب کے نام پر پیر سیف الرحمن صاحب کی مذکورہ تحریر میں

پیر صاحب کی پیران پیر غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ پر برتری و بلندی اور چھ مقامات عبدیت کی غوث الاعظم پر فوقیت اپنے الفاظ و مفہوم میں بالکل صریح ہے۔

☆ مگر پیر سیف الرحمن و سیفی حضرات بارگاہ غوثیت کی اس صریح تنقیص و بے ادبی سے توجہ ورجوع کی بجائے الٹا اس میں اپنی غلط تاویلات سے پے درپے غلطیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ آہ! کس قدر ستم ظریفی و دھاندلی دورخی اور تضاد ہے کہ شہنشاہ بغداد کو مذکورہ عبارت میں غوث الاعظم اور پیران پیر بھی لکھ رہے ہیں اور ان پر چھ مقامات سے فوقیت و برتری کا اظہار بھی کر رہے ہیں اور اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اگر اسے تسلیم کر لیا جائے تو پھر غوث الاعظم غوث الاعظم اور پیران پیر نہیں رہیں گے بلکہ پیر سیف الرحمن غوث الاعظم اور پیران پیر بن جائیں گے مگر ایسا تو نہیں ہو سکتا اور کوئی گیارہویں والے پیر کو ماننے والا صحیح العقیدہ پیران پیر کے مد مقابل کسی پیر کو نہیں مان نہیں سکتا۔ چہ جائیکہ آپ پر فوقیت کا تصور کیا جائے۔

چوتھی ترقی

(حضور کی پیر سے سفارش) تمام اہل اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفیع المذنبین مانتے ہیں۔ قیامت کے دن شفاعت کے لیے حضور ہی کی طرف رجوع کریں گے اور آپ فرمائیں گے انالھا، انالھا مگر اس کے برعکس پیر سیف الرحمن اپنے معتقد کے خواب کی آڑ میں لکھتے ہیں: ”میں (ملا میراجان) اور (پیر) مبارک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتے ہیں... اور حضور اکرم روتے ہیں اور امتی امتی کہتے ہیں اور مبارک صاحب سے ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت بہت گنہ گار ہے، کوشش کرو۔“

ہدایۃ السالکین ص332

☆ کیا کسی کا ایمان و ضمیر اس بات کو گوارا کر سکتا ہے کہ معاذاللہ ایسی بے بسی کے انداز میں روتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے لیے پیر سیف الرحمن کے حضور سفارش کریں کہ "میری اُمت گنہ گار ہے کوشش کرو۔" خود شفیع المذنبین کو ایسی کیا کمی اور ضرورت پیش آئی کہ پیر صاحب سے سفارش کے لیے کہیں، "کوشش کرو"۔

☆ آخر یہ پیر صاحب کون ہیں؟ ان کا حدود اربعہ کیا ہے اور اس کی کوشش کی کیا حیثیت ہے اور اس بیچارے کی کوشش کیا ہو گی؟

☆ کیا اُمت محمدی کوئی سب سے زیادہ گنہ گار ہے کیا یہ اُمت مرحومہ و مغفورہ نہیں ہے۔ کیا اس میں گنہگاروں کے بالمقابل نیکوکاروں پرہیزگاروں اور بزرگوں کی کچھ کمی ہے یا ان کی نیکیاں کچھ کم وزنی ہیں؟

علاوہ ازیں دریافت طلب یہ امر ہے کہ اگر پیر سیف الرحمن کی نقل کے مطابق اُمت محمدیہ بہت گنہ گار ہے تو پیر صاحب خود اس گنہگار اُمت میں داخل یا خارج؟ اگر امت میں داخل ہیں تو خود بھی بہت گنہگار ہیں تو پھر ایسا گنہگار گنہگار اُمت کے لیے کیا کوشش کرے گا۔ ع...

آنکہ خود گم است کرا رہبری کند

پھر ایسے گنہ گار کو گنہگار اُمت کے لیے کوشش کے لیے کہنا تو کسی طرح بھی شایان شان رسالت نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ الٰہی میں رو رو کر امت کے لیے دعائیں کریں تو بجا ہے لیکن روتے اور امتی امتی کہتے ہوئے گنہگار اُمت کے لیے

سیف الرحمن سے کہنا "کوشش کرو" دلخراش افتراء ہے۔

پانچویں ترقی

تشہد میں اشارہ کا مسئلہ بعض حضرات کے اختلاف کے باوجود حنفی مذہب کی تحقیق و فتویٰ کے مطابق مسنون اور مشہور مسئلہ ہے اور مسئلہ عمامہ کی طرح اس مسئلہ میں بھی سیفی حضرات نے بہت غلو و تشدد کیا ہے۔ چنانچہ مولوی احمد علی سیفی نے کتاب "مسئلۃ الاشارۃ بالسبابہ" ص 21 میں لکھا ہے کہ "فتاویٰ عالمگیری ص 104 میں بھی اشارہ کو حرام یا مکروہ کہا ہے۔۔۔اب اگر کوئی حنفی کہے اور اشارہ کرے تو اس کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ محض بغض اور حسد ہے۔" حالانکہ اس میں بغض اور حسد کی کوئی بات نہیں۔ یہ محض سیفی حضرات کا تشدد ہے کہ بالعموم وہ اپنے ساتھ اختلاف رکھنے والے کے متعلق غلط بیانی اور زبان درازی کرتے ہیں۔ جیسے یہاں اشارہ کرنے کے قائل و عامل حنفی کے متعلق لکھا ہے کہ "اس کے پاس کوئی دلیل نہیں" اور "فتاویٰ عالمگیری" وغیرہ کے نام سے مغالطہ دیا ہے کہ اس میں اشارہ کو صرف حرام یا مکروہ لکھا ہے۔ حالانکہ "فتاویٰ عالمگیری" میں اولیت و اصلیت اور مفتیٰ بہ ہونے کے لحاظ سے مسئلہ شروع ہی میں اس طرح بیان کیا ہے کہ "جب اشھد ان لا الہ الا اللہ پر پہنچے تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے، اشارہ کرنا مختار ہے۔ یہ خلاصہ میں لکھا ہے اسی پر فتویٰ ہے۔ یہ مضمرات میں "کبریٰ" سے نقل کیا ہے۔"

یہ ہے سیفی علماء کی دیانت اور ان کا اخلاق و زبان و کردار کہ "فتاویٰ عالمگیری" میں جو مسئلہ اول اور اصل لکھا ہے اور اسے مختار و مفتیٰ بہ قرار دیا ہے اسے تو بالکل ہی ہضم کر گئے اور جو غیر مختار و غیر مفتیٰ بہ مسئلہ ضمناً لکھا ہے۔ اپنے مطلب کے

لیے اس کو ’’فتاویٰ عالمگیری‘‘ کے حوالہ سے لکھ کر غلط تاثر دیا ہے۔

’’فتح القدیر‘‘ مولوی سیفی نے ’’فتاویٰ عالمگیری‘‘ کی طرح ’’فتح القدیر‘‘ کے نام سے بھی دھوکہ دیا ہے کہ اس میں اشارہ کو حرام یا مکروہ لکھا ہے۔ حالانکہ ’’فتح القدیر‘‘ میں جن مشائخ نے اشارہ کا انکار کیا ہے ان کے متعلق لکھا ہے کہ ’’یہ قول روایت اور درایت کے خلاف ہے کیونکہ امام محمد کی روایت ہی امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول و فرمان ہے۔‘‘ (کہ اشارہ مسنون ہے)

چھٹی ترقی

(سیف محمد کی روح) پیر سیف الرحمن کے حوالہ سے یہ سیفی نظریہ بھی ہے کہ ’’جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی روح سیف الرحمن تھا۔‘‘

ہدایۃ السالکین ص 328

☆ یہ سیف وہی تلوار ہے کہ جہاد بدر میں مشرکین کی گردنیں اس کے ذریعے کاٹ دی گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعہ میں مجھے ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ سیف میری تلوار کی روح ہے۔ (حوالہ مذکورہ) استغفر اللہ۔ یہ کتنا بڑا غلو ہے کہ سیف الرحمن کے نام کی اس سیف کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی روح قرار دیا جائے اور پھر معاذ اللہ اسے خود رسول اللہ کا ارشاد قرار دیا جائے۔

☆ کیا رسول اللہ کی تلوار آپ کے دست مبارک میں بے جان مردہ تلوار تھی۔ جسے اپنی زندگی کے لیے اس روح (سیف الرحمن) کی احتیاج ہوئی۔ ورنہ اس کے بغیر مشرکین کی گردنیں نہ کاٹی جاسکتیں۔

☆ کیا چودہ سو سال کے عرصہ میں اور کسی بزرگ کو یہ مقام حاصل نہ تھا۔ کہ

انہیں رسول اللہ کی تلوار کی روح ہونے کا شرف حاصل ہوتا۔ آخر پیر سیف الرحمن کو تمام بزرگان دین کے بالمقابل ایسی کون سی خصوصیت حاصل ہے جس کے باعث اتنا غلو اور ظلم کیا جارہا ہے اور معاذ اللہ اپنے پیر کی شان دکھانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء پردازی کی جارہی ہے؟ بلکہ پیر صاحب خود اپنے قلم سے اپنی کتاب میں اپنے متعلق خلاف عقل و نقل چیزیں شائع کررہے ہیں۔

اپنی زبانی اپنی تکذیب

ہدایۃ السالکین ص 328 کی طرح ص 335 پر بھی پیر صاحب کی اس سیف کی قصیدہ خوانی کرتے ہوئے الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء پردازی کی گئی ہے کہ:

☆ حضور نے مبارک صاحب سے فرمایا... آپ کا نام سیف الرحمن ہے اور سیف کا معنی ہے تلوار اور رحمن اللہ کا اسم ہے۔ پس آپ اللہ تعالیٰ کی تلوار ہیں۔ تو آپ ملحدین کو مارڈالو۔ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی امداد ہے اور میری طرف سے آپ کو حکم ہے۔

لمحہ فکریہ

پہلے کشف کے مطابق پیر سیف الرحمن صاحب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی روح قرار دیا گیا ہے اور مذکورہ خواب کے ذریعے اس سے بھی بڑھ کر رسول اللہ کی زبانی اسے ''اللہ کی تلوار'' قرار دے دیا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کذب بیانی و غلط بیانی کی نحوست کے باعث خود اتنا بھی نہ سوچا:

☆ اس قسم کے کشف و خواب کے ذریعے پیر صاحب اپنی جو بڑائی ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی یہ بڑائی روبہ تنزل ہے اور پیر صاحب خود اپنی زبانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمان قرار پارہے ہیں۔

☆ اس لیے کہ ان کی کتاب کے مطابق جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''اللہ کی تلوار'' قرار دیا ہے اور انہیں اللہ کی امداد کی یقین دہانی بھی کرادی ہے اور خود ملحدین کو مار ڈالو کا حکم بھی دیا ہے۔ پھر کتاب کی اشاعت کے بعد بھی اتنا عرصہ گزرنے کا باوجود اس حکم کی تعمیل کیوں نہیں کی اور فرمان رسالت کے مطابق حضرت خالد بن ولید سیف اللہ رضی اللہ عنہ کی طرح ملحدین و مشرکین کو کیوں نہیں مار ڈالا، جس طرح جہاد بدر میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی روح بن کر مشرکین کی گردنیں اُڑائی تھیں۔

☆ یہ دورنگی روش قابل غور ہے کہ اس طرح کے کشف وخواب کے ذریعہ اپنی بزرگی کا اظہار کرنے والے حضرات پہلے تو ایسی چیزوں کی بلا تکلف اشاعت کرتے رہتے ہیں اور جب ان پر اعتراض ہو تو پھر اسے خواب کہہ کر اس سے برئ الذمہ ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سے برئ الذمہ ہونے کی کوشش وخواب کا سہارا لینا ہی اس بات کا اعتراف ہے کہ یہ چیز الفاظ و مفہوم کے لحاظ سے قابل اعتراض ہے۔ اسی لیے تو اس سے بری الذمہ ہونا چاہتے ہیں۔ الغرض اگر ایسی چیزوں کی اشاعت قابل اعتراض نہ ہو۔ تو امن اُٹھ جائے گا اور ہر کوئی ایسے کشف وخواب کے ذریعے جو چاہے لکھتا اور کہتا رہے گا۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتب میں اس قسم کے خواب وکشف وغیرہ کا سہارا نہ لیا اور علماء اہلسنت نے ان کا رد نہیں کیا، کیا ہے اور ضرور کیا ہے۔ ایسے قابل اعتراض خوابوں پر گرفت کی مثالیں اعلیٰ حضرت کی کتاب ''الاستمداد'' وغیرہ اور مولانا غلام مہر علی صاحب کی کتاب ''دیوبندی مذہب'' میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ کیا اگر کوئی آدمی اپنے اہل خانہ یا اپنے متعلق کوئی فحش و توہین آمیز خواب دیکھے یا کوئی دوسرا اس

کے متعلق ایسا خواب دیکھے تو ایسے لوگ اس کی اشاعت و بیان کریں گے ؟ ہر گز نہیں۔ تو جب اپنے متعلق ایسا نہیں کرتے تو جو چیزیں شانِ نبوت و ولایت کے ناشایان شان ہیں ان کی اشاعت کیوں کرتے ہیں ؟

کاظمی صاحب لکھتے ہیں کہ اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر حضور کے علاوہ کوئی دوسری چیز مراد نہیں لی جا سکتی۔ جس نے حضور کو دیکھا اس نے لاریب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا۔

الحق المبین ص56

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

””خواب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا پڑھنے والے کے مغضوب الٰہی ہونے کی دلیل ہے“

الحق المبین ص 57

ازراہ انصاف

تمام اہل انصاف بالخصوص سیفی سعیدی حضرات جو حضرت علامہ احمد سعید کاظمی کے پروردۂ فیض و تربیت یافتہ ہیں۔ وہ اپنے محسن و مربی اور شیخ واستاذ محترم کے دونوں خوابوں پر مذکورہ تبصرہ پر خصوصی غور فرمائیں کہ جو خواب الفاظ و مفہوم کے لحاظ سے توہین و تنقیص کے متضمن ہیں آپ نے ان پر کتنی شدید گرفت فرمائی ہے اور انہیں محض ””خواب““ قرار دے کر نظر انداز نہیں بلکہ سخت قابل اعتراض قرار دیا ہے۔

لہٰذا سیفی سعیدی حضرات پیر صاحب کی حمایت و تحفظ کی بجائے شان

رسالت و ولایت کو اہمیت دیں۔ پیر صاحب کے زیر بحث واقعہ کو کاظمی صاحب کے الفاظ کے ترازو میں تولیں اور ''الحق المبین'' کی روشنی میں خواب کے نام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس افتراء کی حمایت سے باز آئیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پیر سیف الرحمن صاحب کو ''امام الانبیاء والصحابہ والاولیاء'' بنایا اور سب حضرات کے ساتھ خود مقتدی بن کر پیر صاحب کے پیچھے ہاتھ باندھ کر ان کی اقتداء کی۔ معاذ اللہ۔ استغفر اللہ

ایک اہم سوال

یہ بھی ہے کہ اگر خواب محض خواب ہے اس سے مثبت یا منفی کوئی نتیجہ نہیں نکلتا تو پیر صاحب نے ایسے لغو و لاحاصل اور بے مقصد خواب نقل کر کے تضیع اوقات والے فضول کام کا ارتکاب اور وقتی و قلمی اسراف کیوں کیا۔ اور اگر ایسا نہیں بلکہ بہر حال خواب نقل اور شائع کرنے کی کوئی اہمیت و مقصد ہے تو پھر گول مول روش اختیار کر کے اس سے جان چھڑانے کی کوشش کیوں کی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ قبول کر کے اس پر ڈٹ جائیں یا توبہ و رجوع کا اعلان کریں۔

سوال

پیر صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ یہ کشف و خواب بطور تائید و ثبوت ولایت نقل کیے ہیں؟

جواب

ملاحظہ ہو پیر صاحب لکھتے ہیں:

”ہزارہا رویائے صالحہ اور کشوف حقہ... اس فقیر کی مجددیت اور حقانیت پر گواہ عدل ہیں... فقیر کی ولایت ...پر رویائے صالحہ بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں جو کہ نبوت کا چالیسواں جزاور حصہ ہے۔ چند رویائے صالحہ لکھنا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ طالبان حق کے لیے مشعل راہ بنیں۔ فاقول... ہزارہا رویائے صالحہ کشوف صادقہ اس فقیر کی... ولایت پر دلالت کرنے والے ہیں۔“

ہدایۃ السالکین ص 335,321,299

بغور دیکھئے کہ پیر صاحب نے کتنے وثوق و تکرار کے ساتھ بار بار اپنے متعلقین کے رؤیا و خواب و کشف کو اپنی مجددیت و حقانیت و ولایت کی بنیاد قرار دیتے ہوئے رؤیا و خواب کو بطور دلیل و گواہ عدل پیش کیا ہے۔ اگر خواب محض خواب و خیال ہوتے تو پھر اتنے اہتمام سے نقل کیوں کیے جاتے۔ لہٰذا جب پیر صاحب نے خود بحالت بیداری خوابوں کو بطور دلیل و گواہ پیش و نقل کر دیا۔ تو اب معاملہ نوم و نیند اور خواب و خیال کا نہ رہا بلکہ بیداری سے متعلق ہو گیا اور پیر صاحب ظاہری و معنوی طور پر اس کے ذمہ دار اور خواب اپنی شناخت و قباحت و بے ادبی کے باعث قابل اعتراض بن گئے جیسا کہ ”الحق المبین“ کے حوالہ سے پہلے بیان ہوا۔ لہٰذا پیر صاحب کا مذکورہ واقعہ مقام نبوت و رسالت شان صحابیت و ولایت کے یکسر منافی اور عقل و نقل ضمیر و دیانت کے بالکل خلاف ہے۔ انفرادی و اتفاقیہ طور پر کبھی کبھار کسی عذر و مصلحت کے باعث اللہ کے پیغمبر علیہ السلام کا کسی امتی کی امامت میں نماز پڑھنا بالکل الگ نوعیت کی بات ہے مگر بلا کسی عذر و مصلحت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ سب انبیاء علیہم السلام اور حضرات صحابہ خلفاء راشدین اور ائمہ اربعہ و اولیاء عظام علیہم الرضوان کی موجودگی میں

پیر سیف الرحمن کا امام اور سب حضرات کا مقتدی بننا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیر سیف الرحمن کو خود امام الانبیاء والصحابہ والاولیاء بنانا اور سب کی موجودگی میں امامت کے لیے آگے کھڑا کرنا بالکل الگ چیز اور ناقابل قبول ہے۔ پیر سیف الرحمن میں ہرگز ہرگز کوئی ایسی خوبی و وصف و کمال نہیں جس کی بناء پر انہیں تمام انبیاء و صحابہ و اولیاء عظام کا امام اور باقی سب کو ان کا مقتدی بنا دیا جاتا۔

اللہ اکبر! ایک طرف تو اس قدر جسارت کا مظاہرہ ہے جبکہ دوسری طرف سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ رسالت میں ادب و نیاز مندی کا یہ عالم ہے کہ جب ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہیں تشریف لے جانے کے بعد بوقت جماعت صدیق اکبر نے امامت شروع فرمائی اور دوران نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو صدیق اکبر آپ کی آمد محسوس کر کے مصلیٰ سے پیچھے ہونے لگے تاکہ حضور مصلیٰ پر تشریف لا کر نماز پڑھائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اُمْکُثْ مَکَانَكَ

اپنی جگہ ٹھہرے رہو

اس کے باوجود صدیق اکبر پیچھے ہٹ کر مقتدی بن گئے۔ جبکہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور پھر صدیق اکبر سے فرمایا کہ میرے فرمانے کے باوجود آپ کو اپنی جگہ رہنے سے کس نے روکا؟ تو صدیق اکبر نے عرض کیا۔

ما کان ینبغی لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی ابو قحافہ کے بیٹے ابو بکر کے لیے یہ زیبا نہیں تھا کہ رسول اللہ کے آگے

کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔

بخاری شریف صفحہ 125، جلد1

اللہ اکبر! ایک طرف اتنی بڑی شخصیت اور اس قدر ادب و نیاز مندی اور دوسری طرف اس قدر جرأت و جسارت کہ پیر سیف الرحمن نہ صرف محمد رسول اللہ بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام و صحابہ و اولیاء رضی اللہ عنہم کا امام بن کر انہیں نماز پڑھائی اور سب کو اپنا مقتدی بنائیں اور پھر اپنی کتاب میں اس کی اشاعت عام کریں۔ اُف توبہ۔

کاش! پیر صاحب کا مرید اپنے پیر کی خوشامند و مبالغہ آرائی کے لیے دلخراش روح فرسا من گھڑت خواب بیان نہ کرتا اور پیر صاحب اس کو نقل کر کے "سند جواز" مہیا کر کے اس کے شریک جرم نہ ٹھہرتے۔

☆☆☆

جلیل القدر نامور علماء کرام کے تاثرات

1۔ استاذ الاساتذہ علامہ مولانا عطاء محمد بندیالوی

تمام اہلسنت کو واضح ہو کہ بندہ کو کئی خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں اکابر اہلسنت کی توہین کی گئی ہے۔ یہ توہین ایک شخص مسمیٰ پیر سیف الرحمن سرحدی نے کی ہے۔ مثلاً قطب الاقطاب حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ لکھا کہ حضرت غوث الاعظم سے چھ مرتبے فائق ہوں یعنی بلند ہوں۔ اب بندہ سیف الرحمن سرحدی کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتا ہے۔

☆ قرآن و حدیث میں اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کو اعلان جنگ کیا ہے۔ ایک تو سود کھانے والا اس کے متعلق فرمایا: فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ۔ یعنی اے سود خورو! خبردار ہو جاؤ اللہ رسول کی طرف سے تم کو اعلان جنگ ہے۔

دوسرا اس آدمی کو اعلان جنگ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقبولوں کی توہین کرتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ من عادیٰ لی ولیا فقد آذنته بالحرب یعنی جس نے میرے مقبول ولی کی توہین کی میں نے اس کو اعلان جنگ کیا ہے۔

☆ حضرت غوث الاعظم تمام اولیاء کے سردار ہیں تو جو اُن کی توہین کرتا ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے۔ اب پیر سیف الرحمن کو واضح ہو کہ اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اعلان جنگ کیا ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہو جائے لیکن اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ جنگ کی طاقت نہیں رکھتا۔ دوسری

گزارش ہے کہ غوث الاعظم کا جو گستاخ ہے اس کو شدید خطرہ ہے کہ مرتے وقت اس کا ایمان ضائع ہو جائے۔ چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ''شرح مشکوٰۃ'' میں لکھا ہے کہ ''محدث ابن جوزی حضرت غوث الاعظم پر طعن کرتا تھا، تو جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس کو سخت تکلیف محسوس ہوئی۔ اس کے احباب نے اس کو کہا کہ یہ تکلیف تم کو اس لیے ہو رہی ہے کہ تم غوث الاعظم کے گستاخ ہو۔ لہٰذا اس کے احباب ابن جوزی کو غوث الاعظم کی مجلس میں لے گئے اور عرض کیا کہ یہ آپ کا گستاخ ہے۔ اس کو مرنے کی سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ آپ اس کو معاف کر دیں۔ آپ نے معاف کر دیا تو اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گیا۔ اگر آپ معاف نہ کرتے تو خطرہ تھا کہ اس کا ایمان سلب ہو جائے۔ اس سارے قصے کو علامہ بحرالعلوم نے ''شرح مسلم الثبوت'' میں بھی تفصیل کے ساتھ لکھا ہے '' شرح مسلم الثبوت'' کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ '' شیخ ابن جوزی حضرت غوث الاعظم پر طعن کرتا تھا، جس کی وجہ سے وہ عظیم ہلاکت میں پڑ گیا اور کہا گیا ہے قریب تھا کہ اس کا ایمان سلب ہو جائے لیکن حضرت غوث الاعظم کی دعا سے اس کی موت ایمان پر ہوئی۔ لہٰذا تم کو چاہئے کہ اولیاء کرام کا ادب کرو۔ یہ اولیاء کرام اللہ کے رجال ہیں اور حضرت غوث الاعظم کی کرامات متواتر ہیں۔ ان کا انکار خدا کا دشمن اور پاگل ہی کرتا ہے۔ پس اللہ کے رجال کا ادب ملحوظ رکھو۔''

اس عبارت کے بعد بندہ عرض کرتا ہے کہ پیر سیف الرحمن سرحدی کو بھی سلب ایمان کا خطرہ (محسوس) ہونا چاہئے۔

☆ شریعت کی حقانیت چار مذہب میں منحصر ہے اور طریقت کی حقانیت بھی چار سلاسل میں منحصر ہے۔ جن عقائد کا ذکر سیفیوں کے بارے میں کیا جا رہا ہے نہ یہ

شریعت سے مطابقت رکھتے ہیں اور نہ طریقت سے اس لیے بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے غلط نظریات سے مسلمانوں کو پناہ دے۔ آمین

مولانا روم صاحب نے اپنی کتاب ''مثنوی شریف'' میں جعلی پیروں کی خوب خبر لی ہے اور اس کی مثال یہ دی ہے کہ شکاری پرندوں کے شکار کے لیے پرندوں والی بولی بولتا ہے اور پرندے سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا ہم جنس ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ایسے فکر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی، ڈھوک دھمن پدھراڑ

2۔ شارح بخاری شیخ الحدیث علامہ غلام رسول فیصل آباد

غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اور مذکورہ تحریر میں اُن سے عبدیت کے مقام سے فوق چھ مقامات عبدیت تحریر کیے ہیں۔ اہلسنت و جماعت ایسے عقیدہ سے نالاں ہیں اگر واقعی مذکور تحریر واقع کے مطابق اور مولوی ضیاء اللہ کی تحریر حوالہ کے مطابق ہے اور معلوم بھی یوں ہی ہوتا ہے تو ایسا شخص عقیدہ کے اعتبار سے اہلسنت کے عقیدہ کے خلاف ہے اور بریلوی کہلانے کی نسبت کو چار مرتبہ گناہ کبیرہ کا مرتکب کہہ کر سراسر دنیائے اہلسنت کی توہین کی ہے۔ ایسا شخص شک وشبہ سے بالاتر نہیں۔

3۔ مولانا غلام نبی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد

''ہدایۃ السالکین'' اور ''سیف الرجال علی عنق الرجال'' سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے تحریر کنندہ حضرات کے عقائد اہلسنت وجماعت کے مطابق نہیں ہیں۔'' واللہ اعلم بالصواب

4۔ شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد فیض احمد اویسی بہاولپور

پیر سیف الرحمن کی باتیں گمراہی سے بھرپور ہیں۔ مجھے ان علماء پر حیرانی ہے جو اس کی باتیں اور عبارتیں جاننے کے باوجود ان کے مرید و خلیفہ یا کم از کم مداح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ اہلسنت کے عوام و خواص کو پیر سیف الرحمن سے دور رہنا لازم ہے۔ ورنہ وہی مثال صادق آئے گی کہ ہم تو ڈوبے ہیں صنم تمہیں بھی لے ڈوبیں گے۔

5۔ مناظر اسلام مولانا محمد ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی

استفتاء میں مذکورہ عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ پیر صاحب کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے چھ درجے فوق قرار دینا بھی زعم باطل ہے۔ فقیر کے نزدیک پیر صاحب ضالین کے راستہ پر گامزن ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

6۔ استاذ العلماء مولانا مفتی غلام سرور قادری لاہور

سیف الرحمن صاحب ارچی کے بارے میں ان کے مرید بہت غلو کرتے ہیں۔ ان کو سلطان اولیاء مجدد عصر قیوم زماں و سرفراز مقام صدیقیت و عبدیت و امامت قرار دیتے ہیں۔ جبکہ ہم نے ان سے خود ملاقات کر کے حالات کا جائزہ لیا ہے۔ وہ ایسے نہیں ہیں اور ان القابات میں سے کسی بھی لقب کے مستحق نہیں ہیں بلکہ ان کی کتاب ہدایۃ السالکین میں ایسی بے ہودہ باتیں ہیں جو کسی صحیح العقیدہ مسلمان سے سرزد نہیں ہو سکتیں۔ چہ جائیکہ کوئی بزرگی کا مدعی ایسی باتیں کرے۔ اس میں انہوں نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بھی اپنے آپ کو چھ درجے اونچا ولی ظاہر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو

ہدایت دے۔ ایسے شخص سے اور اس کے سلسلہ والوں سے بیعت نہیں کرنا چاہئے۔

7۔ استاذ العلماء مولانا مفتی حاکم علی راہوالی

پیر سیف الرحمن صاحب نے کتاب ''ہدایۃ السالکین'' میں جو کچھ لکھا ہے وہ اہلسنت و جماعت میں انتشار و افتراق کا سبب ہے۔ ایسے عقائد اہلسنت و جماعت کے ہر گز نہیں پھر اس میں سیدنا اعلیٰ حضرت کا ذکر بالکل عامیاہ انداز میں جب کہ دیابنہ کے امام انور شاہ کشمیری کو علامہ انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر کیا ہے۔

اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس پر اپنی برتری و بلندی کا دعویٰ۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ ایسے شخص سے لوگوں کو بچنا چاہئے۔ ایسے پیر لائق بیعت نہیں اور ایسوں سے اجتناب لازم ہے۔

8۔ مولانا صاحبزادہ پیر سید افضل حسین صاحب علی پور شریف

حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق نے کتاب ''ہدایۃ السالکین'' کے بارے میں جو علمی تحقیق اور تحریر کیا ہے۔ میں اس سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں۔ وما علینا الا البلاغ

9۔ مولانا علامہ غلام نبی صاحب متہم دار العلوم عطاء العلوم گکھڑ

استفتاء مذکورہ میں پیر سیف الرحمن افغانی کے جن عقائد و نظریات اور خیالات و مبالغات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ عقائد و نظریات نہ تو شریعت و طریقت کے مطابق ہیں اور نہ ہی سنیت و حنفیت کے خصوصاً شہنشاہِ بغداد حضور غوث الثقلین محی الدین سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ پر اپنی فوقیت والی ہفوات اور لفظ بریلوی سے دیدہ دانستہ اتنی چڑ اس کی غماز ہے کہ پیر موصوف ہر گز ہر گز پیر و مرشد اور رہبر نہیں۔ عوام

اہلسنت کو اس پیر سے پرہیز و اجتناب لازم و ضروری ہے۔

10۔استاذ العلماء مولانا مفتی محمد عبداللطیف گوجرانوالہ

حضور سیدنا غوث الثقلین غیاث الدین رضی اللہ عنہ سے چھ مرتبہ بلند ہونا تو درکنار برابر ہونا بھی جناب غوثیت میں بہت بہت سوءادب ہے اور ایسے شخص کی بیعت کسے باشد ناجائز و ناروا ہے اور ایسے فاسد عقیدہ والے کو امام و مقتداء تسلیم کرنا بریلوی مسلمان کے لیے سخت ناجائز اور ایسے عقائد والے شخص سے اجتناب لازمی و ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

11۔استاذ العلماء مولانا عبدالرشید رضوی سمندری

جب پیر سیف الرحمن بریلویوں کی فی الجملہ تکفیر کرتا ہے۔ انہیں افراط و تفریط کا شکار اور صراط مستقیم سے منحرف قرار دیتا ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کو صرف "مولوی" لکھتا ہے اور طنزیہ طور پر بریلویوں کے قبلہ و کعبہ اعلیٰ حضرت لکھ کر ان سے بے تعلقی ظاہر کرتا ہے۔ بریلوی کہلانے کو گناہ کبیرہ سے تعبیر کرتا ہے۔ اس کا خلیفہ مولوی ضیاء اللہ سیفی مولوی کاشمیری دیوبندی کو امام العصر اور الشیخ الکبیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتا ہے تو ان تحریروں سے صاف ظاہر ہے کہ پیر سیف الرحمن اور اس کے ماننے والوں کے عقائد اہلسنت و جماعت بریلوی کے خلاف ہیں۔ انہیں پیر، امام یا مقتداء بنانا شرعاً ناجائز ہے۔

12۔جانشین حکیم الامت مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں گجراتی

(پیر سیف الرحمن) ہدایۃ السالکین میں ایسی کچی باتیں لکھ گئے ہیں جن سے

پیر مذکور کی علمی اور عقلی کیفیت کمزور نظر آتی ہے۔ مجھ کو تو ان کی مذکورہ کتاب میں صرف نادانیاں ہی نظر آئیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر کوئی شخص پیر مذکور کے مسلک اور مذہب کا حتمی یقینی پتہ نہیں لگا سکتا۔ اس قسم کے لوگوں کے ایسے رویہ سے سوائے دنیا پرستی اور چندہ گیری کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ ابن الوقتی جلدی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے پیر مذکور کہیں تو اعلیٰ حضرت سے بیگانگی کا اظہار کرتے ہیں اور کہیں اعلیٰ حضرت بھی لکھ رہے ہیں۔ مزید کم عقلی پر حیرانی ہے کہ لفظ بریلوی میں ان کو چار جھوٹ نظر آتے ہیں جبکہ خواہ کوئی اپنے آپ کو بریلوی کہے یا نہ کہے مگر عند اللہ و عند الناس یہ نشان ہر طرف قائم ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ قائم رہیں گے۔

مفتی اقتدار احمد خاں گجرات

13۔ اُستاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبداللہ قصوری

افغانی پیر کا قول خبیث کہ وہ پیران پیر سے چھ مقامات میں فوقیت رکھتے ہیں، غلط ہے کسی مجنوں کی بڑ اور کسی جاہل کی جہالت کا نمونہ ہے۔ اسے اتنی جرأت نہیں کرنی چاہئے۔ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تو فرماتے ہیں کہ میرے قدم اولیاءاللہ کی گردنوں پر ہیں اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ پر "فتاویٰ رضویہ" میں "بھجۃ الاسرار" سے گیارہ روایتیں پیش کی ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوبوں کے عقیدت مندوں کو شیطان کے شر سے بچائے۔ (آمین)

14۔ اُستاذ العلماء علامہ مفتی محمد حسین سکھروی

"فرقہ سیفیہ کے بارے میں علماء حق نے جو اظہار حق فرمایا ہے اور فتویٰ صادر فرمائے ہیں فقیر اس پر متفق ہے اور ان کی تصدیق کرتا ہے۔"

15۔ مولانا علامہ محمد بشیر القادری کراچی

”جس طرح آج کل پیرانِ پیر رضی اللہ عنہ پر فضیلت و فوقیت کے دعوے پر پیر سیف الرحمن اور ان کے خلفاء کر رہے ہیں۔ یہی شور سیدنا احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہوا تھا۔ جن کی ولایت و قطبیت پر کسی کو بھی کلام نہیں مگر ان کی تفضیل اور فوقیت سیدنا عبدالقادر جیلانی پر ہر گز نہیں ہو سکتی۔ اس لیے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے مستقل کتاب ”طر والا فاعی عن حمی ہادر رفع الرفاعی“ تحریر فرمائی جب ایسے جلیل القدر بزرگ کی غوث پاک پر فضیلت و فوقیت نہیں تو پیر سیف الرحمن کس شمار میں ہیں“

16۔ علامہ مولانا غلام مصطفی رضوی مفتی انوار العلوم ملتان

”پیر سیف الرحمن سرحدی کے عقائد و نظریات سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہر صحیح العقیدہ سنی مسلمان ایسے شخص سے مکمل طور پر اظہار نفرت کرنا چاہیئے وہ ہر گز اس لائق نہیں کہ اس کی بیعت کی جائے یا اسے پیر تسلیم کیا جائے۔“

17۔ مولانا عمر سدیدی مفتی جامعہ خیر المعاد ملتان

”شخص مذکور سنی صحیح العقیدہ نہیں ہے اس لیے سنی صحیح العقیدہ لوگوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اس سے تعلق جوڑنے کی بجائے تعلقات منقطع کرنا لازم ہے۔“

18۔ مولانا علامہ احمد حسین مہتمم جامعہ حسینیہ نارووال

”فقیر نے ”ہدایۃ السالکین“ کی جن عبارتوں کو پڑھا ہے بادی النظر میں یہ

عبارتیں ٹھیک نہیں ہیں اور ان کو صحیح خیال کرنے والا صراط مستقیم سے دور ہے۔ ‘‘

19۔ استاذ العلماء علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری لاہور

’’مولانا پیر محمد صاحب مہتمم جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور متبحر عالم اور سنی مسلمان ہیں ان کے بارے میں ’’ہدایۃ السالکین‘‘ میں جو فتوائے کفر دیا گیا ہے فقیر اس کے ساتھ متفق نہیں اور نہ ہی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ فتوائے کفر دینے والے غلطی پر ہیں۔ یہ فتویٰ غلط ہے اور یہ لوگ غلط ہیں۔ ‘‘ کتاب ’’ہدایۃ السالکین‘‘ کے آنے کے بعد میں نے اس کی حمایت یا وکالت نہیں کی بلکہ پیر صاحب کے قریبی متعلقین سے کہہ دیا ہے کہ آئندہ ایڈیشن سے تائید کنندگان میں سے میرا نام حذف کر دیں۔ چھ درجے فوقیت والا خواب اور ایسی ہی اور بہت باتیں درج نہیں ہونا چاہئے تھیں جو شامل کتاب ہیں۔ رضائے مصطفی کا نیا پرچہ مل گیا ہے آپ نے صحیح لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

20۔ مولانا علامہ محمد منشاء تابش قصوری مرید کے

علامہ شرف صاحب قادری مدظلہ تشریف لائے اور آپ کا مکتوب گرامی دیکھا۔ مولانا الموصوف ادع الی سبیل ربك بالحکمة پر عمل پیرا ہیں اور آپ کا مشن بھی مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حال بہتر فرمائے۔ (آمین)

21۔ مولانا علامہ مفتی محمد اشفاق احمد (مہتمم جامع العلوم) خانیوال

’’پیر سیف الرحمن سرحدی کے جو نظریات تحریر کیے گئے ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ یہ شخص راہ راست سے بھٹک چکا ہے۔ اپنی عارضی مقبولیت کے نشہ میں سواد

اعظم اہلسنت و جماعت بریلوی میں شمولیت کی سعادت سے خود کو محروم کر چکا ہے۔ اس لیے اسے بریلوی کہلانے میں معاذ اللہ کذب نظر آتا ہے۔ اپنے کو غوث پاک سے چھ درجے فوق ظاہر کرنا غوث اعظم کی عظمت سے بغض کی بناء پر ہے۔ ایسا شخص اہلسنت کا معتبر فرد بھی نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ اہلسنت کا پیر یا شیخ کہلائے۔ عوام کو ایسے شخص سے بچنا چاہیے، اور علماء پر زیادہ ذمہ داری ہے وہ اگر کسی مفاد کی بناء پر آنکھیں بند کریں گے تو عوام کی گمراہی کے ذمہ دار ہوں گے۔“

22۔ مولانا مفتی محمد جمیل رضوی شیخوپورہ

ایسے شخص کی بیعت و امامت گناہ ہے۔

24۔ مولانا مفتی محمد نعیم اختر مہتمم دار العلوم حبیبیہ رضویہ کامونکی

”صورت مسؤلہ میں جب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ شخص مذکورہ ان باتوں کا قائل یا مؤید ہے تو اس کی گمراہی میں کوئی شبہ نہیں۔ ایسے شخص کو امام بنانا گناہ اور پیر و مرشد ماننا بھی سخت و شدید قسم کا گناہ۔“

25۔ مولانا محمد بشیر احمد غازی کامونکی

الجواب صحیح یقیناً ایسے کلمات لکھنے یا ان کی تائید کرنے والا گمراہ ہے۔

26۔ مولانا علامہ محمد اسلم رضوی مفتی جامعہ رضویہ فیصل آباد

”جو لوگ گستاخ بے ادب ہیں ان کو اچھا جاننے والا اہلسنت سے کیسے ہو سکتا ہے۔ پیر صاحب مذکور کی تحریر اور مولوی ضیاء اللہ مذکور کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے عقائد اہلسنت و جماعت کے مطابق نہیں ہیں اور اہلسنت کے ساتھ تعلق نہیں

ہے۔“

27۔ استاذ العلماء علامہ مولانا گل احمد عتیقی فیصل آباد

”پیر موصوف اپنے آئینہ تحریر کی روشنی میں گمراہ معلوم ہوتے ہیں اور معزز علماء اہلسنت و مفتیان باعظمت کے بیان سے اس کی گمراہی شک و شبہ سے بالا تر ہے۔ لہٰذا پیر موصوف کو سرعام کھلم کھلا توبہ کرنی چاہیئے۔“

28۔ مفسر قرآن مولانا مفتی محمد ریاض الدین اٹک

بریلوی حضرات کے خلاف پیر صاحب نے جو زبان استعمال فرمائی ہے اس کے متعلق وہ خود ہی بتائیں کہ کہاں تک سنجیدہ ہے؟ پھر جب موصوف بقول اپنے نہ بریلوی ہیں نہ دیوبندی تو انہیں دیوبندیوں کی پاسداری اور مدح سرائی کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے۔ ان کے کسی مولوی کو علامہ رحمۃ اللہ علیہ لکھنے کی کیا مجبوری تھی۔ پھر یہ لکھنے کی کیا محتاجی تھی کہ کس طرح چار دفعہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو بریلوی سے مسمیٰ کروں جو کہ بریلوی حضرات کے قبلہ و کعبہ ہے۔

☆ اگر لوگوں کو یہی بتانا تھا کہ بریلوی بھی کافر ہیں تو ان کو کافر قرار دینے کی کوئی وجہ بھی تو لکھتے جن دیوبندیوں کی تعریف بایں الفاظ کی ہے کہ وہ نہ وہابی ہیں اور نہ وہابیت کے مؤید ان کے مقابلے میں جو وہابی یا ان کے موید ہیں انہیں تو گستاخ ہونے کی بناء پر کافر کہنا فرض تھا۔ اس کے باوجود کھلے الفاظ میں لکھنے کی ہمت نہ ہوئی لیکن بریلوی سے بیزاری کا ہر پہلو کسی نہ کسی صورت میں لکھ ہی دینا ضروری سمجھا اور پھر اعلیٰ حضرت کے متعلق یہ تاثر دینے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ صرف بریلویوں کے قبلہ و کعبہ ہیں۔ کیا اس میں بریلویوں اور بریلویت سے تنفر کا اظہار نہیں؟ عوام اہل اسلام اس سے کیا نتیجہ اخذ

کریں گے۔ پھر جب بقول آپ کے بریلوی دیوبندی یکساں طور پر بہت سارے مسائل میں افراط و تفریط کا شکار ہیں تو پھر دونوں طرف سے ان مسائل کی نشاندہی کیوں نہ کی۔

☆ شہباز لامکانی سیدنا غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تقابل قائم کرنے اور ان کے مقابلے میں اپنے آپ کو سورج قرار دینے کی اور ان سے چھ درجے فوق ہو جانے کی تعلی کا دم بھر کر انہیں ہیچ در ہیچ ثابت کر کے پوری روئے زمین پر ان کے عقیدت مندوں کی عقیدت پر ضرب کاری لگانے کی کیا ضرورت تھی؟

اُف توبہ!

پیر صاحب کے دل گردے کی بات ہے جنہوں نے ایسی مبنی بر توہین خوابوں کو بھی نہ صرف خوابوں کی حد تک رہنے دیا بلکہ انہیں رویائے صالحہ لکھ کر اپنی ولایت و مجددیت پر دلیل بناتے ہوئے غوث العالمین بلکہ سید المرسلین (علیہ الصلوۃ والتسلیم) کی توہین کا ارتکاب کیا، جن میں کہیں تو حبیب کبریا کو روکر کوشش کرنے کی فرمائش کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

☆ اور کہیں تمام انبیاء کی موجودگی میں امامت کے لیے آگے کر دیتے ہیں اور کبھی یہ فرماتے ہیں کہ اس کے علو شان کی وجہ سے اس ہستی کو قیامت کے دن انبیاء کی صف میں کھڑا کروں گا۔ خوابوں کے جتنے قصے اپنے کتاب میں بقلم خود درج کر کے پیر صاحب نے اپنی برتری پر ان سے استدلال کیا ہے۔ ایسے جملہ خوابوں کے بارے میں کیا وہ یہ کہنے میں اپنی کسر شان سمجھتے تھے کہ میں تو کچھ بھی نہیں کجا میں اور کجا غوث صمدانی کہاں میں اور کہاں مجدد الف ثانی کجا مجسمۂ خس و خاشاک اور کہاں سرور کائنات علیہ الصلوۃ التسلیمات۔ ع...

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

☆ مجھے یقین کامل ہے کہ اگر اپنے مریدوں کے خوابوں کی کہانی سن کر بجائے اظہار تعلی، اظہار و تواضع کرتے مریدوں کو ایسے خوابوں کے بیان کرنے سے باز رہنے کی تلقین فرماتے، جن میں اکابرین اُمت سے لے کر شفیع المذنبین علیہ الصلوٰۃ التسلیمات کے ساتھ تقابل برابری یا تعلی و فوقیت کی صورت نظر آتی ہے۔ تو ان کا کوئی مرید اان سے منحرف نہ ہوتا اور نہ ہی آج جو لوگ ان پر بجا طور پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔ انہیں اعتراض کی کوئی گنجائش ہوتی مگر اب جبکہ یہ سب کچھ ہو چکا ہے۔ بہر حال اب اختیار ان کے اپنے ہاتھ میں ہے کہ اپنے مریدوں کی صحیح راہنمائی کریں انہیں دشمن و دوست، خبیث و طیب گستاخ اور باادب کا واضح فرق بتائیں۔

☆ تاحال پیر صاحب کو ان کی خالص اپنی تحریروں کے پیش نظر صحیح العقیدہ سنی حنفی بھی نہیں کہا جا سکتا۔ امام و مقتدا بنانا تو در کنار۔

نوٹ

جہاں تک میں تحقیق کر سکا ہوں تو وہ یہ ہے کہ پیر صاحب کے آستانہ پر تاحال اذان کے اول و آخر صلوٰۃ و سلام اور نماز پنجگانہ کے بعد بآواز بلند کلمہ شریف اور صلوٰۃ والسلام کی کوئی چیز نہیں اور نہ ہی بروز جمعۃ المبارک یا دیگر اجتماعات کے خاتمہ پر سلام و قیام کی کوئی صورت سامنے آسکی ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم

29۔ مترجم قرآن مولانا مفتی محمد رضا المصطفیٰ ظریف القادری گوجرانوالہ

”صورت مسؤلہ میں پیر سیف الرحمن کے نظریات بلاشبہ پیران اہلسنت کے نظریات نہیں۔ پیر صاحب پر لازم ہے کہ فوراً توبہ نامہ شائع کریں اور اپنی ذات و

نظریات کے حوالے سے سوادِ اعظم اہلسنت والجماعت میں فتنہ بپانہ کریں۔ پیر صاحب چونکہ ابھی بقید حیات ہیں۔ لہٰذا جو چیز ان کی طرف منسوب کی جاتی ہے اس کے غلط ہونے کی صورت میں وضاحت کریں اوراس میں متنازع اور قابل اعتراض باتوں سے پیر صاحب توبہ کرتے ہوئے انہیں کتاب ”ہدایۃ السالکین“ سے خارج کردیں اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو علماء و عوام اہلسنت کو ان سے یاان کے کسی خلیفہ سے بیعت ہونا جائز نہیں اور جو غلط فہمی میں بیعت ہیں وہ تجدید بیعت کریں۔

30۔ علماء اہلسنت وجماعت میلسی ضلع وہاڑی

”قطب عالم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے خود کو چھ درجے فوق کہنے والا کوئی گمراہ ہی ہو سکتا ہے۔ خصوصاً وہ شخص خود کیونکہ اور کس منہ سے چھ درجہ یا ایک درجہ فوق کہہ سکتا ہے جس کو حق و باطل میں امتیاز نہیں، مومن وہ منافق سچے جھوٹے اور عاشق و گستاخ میں فرق و فیصلہ کی صلاحیت نہیں، مجدد کوئی شخص محض اپنے مریدوں شاگردوں کے کہنے سے نہیں بن سکتا۔ پیر مبارک صاحب کو اکابر و مشاہیر و اعاظم اہلسنت میں سے کسی نے بھی مجدد نہ مانا۔ پیرارچی صاحب اور ان کے متعلقین کو بحث و مباحثہ اور غیر ضروری تاویلات میں ہرگز کچھ وزن نہیں ہے بلکہ شکوک و شبہات اور بڑھ رہے ہیں۔ جو دیوبندی مولوی پیر صاحب کے مرید ہوگئے ہیں۔ یا تو ان سے توبہ اور رجوع کرائیں یا ان کی بیعت فسخ کرکے حلقہ ارادت سے خارج ہونے کا اعلان کریں تب بات بن سکتی ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے مسلمانوں کو ہر پیدا ہونے والے فتنہ کے شر اور حیلہ سازی سے بچائے۔ آمین

مجاہد اہلسنت دافع نجدیت مولانا محمد حسن علی رضوی میلسی

31۔ تصدیقات: غلام حیدر اویسی مہتمم و صدر مدرس جامعہ اویسیہ رضویہ میلسی

32۔ مولانا محمد امیر احمد نقشبندی صدر مدرس مدرسہ مصباح العلوم

33۔ مولانا قاری عطاء اللہ فیضی مدرس مدرسہ مصباح العلوم و خطیب جامع مسجد غلہ منڈی

34۔ مولانا قاری نذر محمد چشتی گلفریدی محمدی جامع مسجد

35۔ مولانا قاری محمد اعظم اویسی خطیب مدینہ مسجد

36۔ مولانا قاری محمد کمال اویسی جامع مسجد فدہ

37۔ مولانا قاری محمد اقبال ناصر جامع مسجد ریاض الجنت میلسی

38۔ استاذ العلماء مولانا محمد معین الدین مہتمم دار العلوم نقشبندیہ ڈسکہ

”جو نظریات پیر سیف الرحمن سرحدی کے متعلق بحوالہ کتاب ”ہدایۃ السالکین“ تحریر کیے گئے ہیں۔ ایسے خیالات اہلسنت کے مطابق ہر گز نہیں ہیں۔ لہٰذا ایسا شخص مقتداء اور رہنما ہونے کے لائق نہیں ہے۔“ (واللہ اعلم حالہٗ)

منکرین افضیلت غوث الوریٰ پر امام احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ

مشائخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل
بحکم اولیاء باطل ہے یا غوث

☆ نیز بارگاہ غوث اعظم میں عرض کیا۔ آپ وہ ہیں جن کا قدم اولیاء عالم کی گردنوں پر ہے۔ جبکہ خواجہ اجمیری سلطان الہند عطاء الرسول نے عرض کیا کہ آپ کا

قدم صرف گردن پر نہیں بلکہ میرے سر آنکھوں پر جو لوگ قدمی ھذہ کے فرمان میں بے جا تخصیص کرتے ہیں ان میں جو مخلصین اہل علم و فضل ہیں یہ ان کی لغزش ہے اور جو ضد و مقابلہ و عناد میں بہتان تراشی کرتے ہیں یہ ان کی ضلالت و گمراہی۔

حدائق بخشش جلد 2، صفحہ 67

حضرت استاذ العلماء علامہ عطا محمد بندیالوی کی بابت ازالۂ مغالطہ

فرقہ سیفیہ نے کچھ عرصہ خاموشی کے بعد حال ہی میں اپنے پیر صاحب کی سیرت پر ایک کتاب ''تصویر مجدد الف ثانی'' شائع کی ہے جس میں دیگر متنازعہ امور کے علاوہ فقیر راقم الحروف کو شخصی طور پر ناحق نشانہ بناتے ہوئے لکھا ہے کہ:

☆ ''بقول مولانا عطا محمد صاحب بندیالوی مولانا ابوداؤد محمد صادق نے مولانا موصوف سے بدیں الفاظ مسئلہ کی وضاحت طلب کی کہ جو شخص اولیاء اللہ کا منکر ہو اور اپنے آپ کو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے اعلیٰ سمجھتا ہو آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ مولانا ابوداؤد کا نشانہ پیر طریقت سیف الرحمن پیر ارچی مبارک تھے۔'' کتاب مذکور ص 52

کیسی عجیب بات ہے کہ نشانہ تو خود فقیر کو بنایا ہے اور اُلٹا الزام لگا دیا ہے کہ میں نے پیر صاحب کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ مولانا عطا محمد صاحب نے فقیر کے حوالہ کی بجائے عمومی طور پر خود لکھا ہے۔

''تمام اہلسنت کو واضح ہو کہ بندہ کو کئی خطوط موصول ہوئے ہیں کہ اکابر اہلسنت کی توہین کی گئی ہے اور یہ توہین ایک شخص مسمیٰ پیر سیف الرحمن نے کی یہ کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کہا ہے کہ

میں حضرت غوث الاعظم سے چھ درجے فائز ہوں یعنی بلند ہوں۔ ''

☆ اب بندہ سیف الرحمن سرحدی کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتا ہے ... کہ حضرت غوث الاعظم تمام اولیاء کے سردار ہیں تو جو ان کی توہین کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے۔ اب سیف الرحمن کو واضح ہو کہ اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اعلان جنگ کیا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہو جائے لیکن اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ جنگ کی طاقت نہیں رکھتا۔ دوسری گزارش ہے کہ وہ غوث اعظم کا گستاخ ہے اس کو بھی سلب ایمان کا خطرہ (محسوس) ہونا چاہئے۔

عارض: عطا محمد چشتی گولڑوی (مع نشان مہر)

فرقہ سیفیہ اور اہل علم وانصاف حضرات علامہ عطا محمد صاحب کے مذکور فتویٰ کے آئینہ میں ملاحظہ فرمائیں کہ کتاب مذکور میں مجھ پر غلط الزام عائد کیا ہے۔ مولانا موصوف کی تحریر و فتویٰ میں ان الفاظ کا ''نام ونشان'' نہیں ہے۔ فقیر نے پیر سیف الرحمن کو نشانہ نہیں بنایا نہ ان کو اولیاء اللہ کا منکر لکھا ہے بلکہ علامہ عطا محمد صاحب نے ''کئی خطوط'' کے جواب میں فتویٰ لکھا ہے اور پیر سیف الرحمن کا نام لے کر غوث الاعظم کا گستاخ اور آپ کی توہین کا مرتکب قرار دیا ہے اور یہ میرے کہنے پر نہیں لکھا بلکہ کئی ''خطوط'' کی بناء پر پیر صاحب کو اس لیے گستاخ قرار دیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے ''حضرت غوث الاعظم سے چھ مرتبے فائق یعنی بلند ہوں'' اور یہ بات میرے نشانہ بنانے کی وجہ سے نہیں بلکہ پیر سیف الرحمن کے اپنے قول کی وجہ سے انہیں غوث الاعظم کا گستاخ قرار دیا ہے۔

☆ اور یہ امر واقعہ ہے کہ پیر سیف الرحمن نے اپنے متعلق اپنی کتاب ''ہدایۃ

السالکین'' میں اپنے مرید کے حوالہ سے خود نقل کیا ہے کہ ''حضرت مبارک (سیف الرحمن) صاحب نے چھ مقامات عبدیت کے مقام سے فوق (بلند) طے کیے ہیں اور حضرت مبارک کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق ہے۔''

ہدایۃ السالکین ص325

اور اسی بات پر اسی حوالہ سے عطا محمد صاحب نے پیر صاحب کو گستاخ اور توہین کا مرتکب قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اوپر نقل ہوا اور فقیر کی کتاب ''خطرہ کا سائرن'' میں بھی علامہ عطا محمد صاحب کا یہ فتویٰ شائع ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں فقیر کو ناحق مطعون کرنے کی بجائے فرقہ سیفیہ کو حقیقت کا اعتراف اور غلطی کا اقرار کر کے ''پیر صاحب'' سے توبہ و رجوع کرانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب تک ایسا نہ ہو گا موقع بموقع اس چیز کا تذکرہ و اعادہ ہوتا رہے گا۔

☆ جب جماعت اہلسنت کے شرعی بورڈ نے بھی اس کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے تو پھر اس سے توبہ و رجوع کرانے میں تاخیر کیوں کی جا رہی ہے؟

حرف آخر

جہاں تک کتاب ''تصویر مجدد الف ثانی'' میں علامہ عطا محمد صاحب سے منسوب بیان کا تعلق ہے۔ یہ فرقہ سیفیہ کو مفید نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں ''ہدایۃ السالکین'' کے مذکورہ متنازعہ حوالہ کو زیر بحث نہیں لایا گیا جیسا کہ ہمارے پیش کردہ علامہ صاحب کے فتویٰ میں پیر سیف الرحمن کی اس بات پر انہیں گستاخ و توہین کا مرتکب قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا صرف اتنا شائع کر دینا کافی نہیں کہ پیر سیف الرحمن حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بالواسطہ اپنا شیخ اور پیر مانتے ہیں بلکہ ''ہدایۃ

السالکین" کے حوالہ کے متعلق بھی بتانا چاہئے کہ اگر پیر صاحب حضور غوث اعظم کو اپنا شیخ اور پیر مانتے ہیں تو پھر انہوں نے اپنے متعلق "ہدایۃ السالکین" میں یہ کیوں نقل کیا ہے کہ "حضرت پیران پیر عبدیت کے مقام سے مشرف تھے اور حضرت مبارک (سیف الرحمن) صاحب نے چھ مقامات عبدیت کے (اس) مقام سے فوق (بلند) کیے ہیں اور حضرت مبارک کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق ہے۔" جبکہ کتاب "خطرہ کا سائرن" میں علامہ عطا محمد صاحب کا فتویٰ اسی عبارت کی بناء پر ہے اور اسی کے باعث انہوں نے پیر سیف الرحمن کو غوث اعظم کا گستاخ قرار دیا ہے۔ ایک طرف علامہ صاحب کے سامنے یہ غلط بیانی کرنا کہ پیر سیف الرحمن غوث الاعظم کو بالواسطہ اپنا شیخ اور پیر مانتے ہیں اور دوسری طرف "ہدایۃ السالکین" میں صراحۃً حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر اپنی فوقیت کا تاثر دینا، کس قدر کذب بیانی اور دوغلہ پن ہے۔ پیر سیف الرحمن کی طرح کسی اور مرید نے بھی کبھی اپنے آپ کو اپنے پیر بلکہ پیران پیر پر فوق وفائق ہونے کا تاثر دیا ہے، نہیں ہر گز نہیں تو پھر یہ مغالطہ اور دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے؟

☆ کہ ایک طرف کچھ کہا جا رہا ہے اور دوسری طرف اس کے برعکس کچھ اور لکھا گیا ہے۔ ایسی دورخی و دھاندلی تو انصاف و دیانت کے بالکل خلاف ہے۔ بات تو تب بنتی جب "ہدایۃ السالکین" کی عبارت لکھ کر علامہ صاحب کا اس کی صحت و معقولیت پر فتویٰ وفیصلہ حاصل کیا جاتا۔

لہٰذا اس حوالہ و اختلافی بنیاد کو زیر بحث لائے بغیر غلط بیانی کر کے علامہ صاحب سے کچھ لکھوا لینا نہ فرقہ سیفیہ کو مفید ہو سکتا ہے نہ اس سے "خطرہ کا سائرن"

میں شائع شدہ علامہ صاحب کے اصل فتویٰ میں کوئی شک وشبہ ہو سکتا ہے۔

ضروری یاددہانی

چند ماہ بیشتر جب کتاب ''تصویر مجدد الف ثانی'' دیکھنے میں آئی۔ مضمون ہذا اس وقت لکھا اور کتابت کرا دیا گیا تھا لیکن پھر اپنی طرف سے حالات سازگار رکھنے کے لیے صبر کیا گیا اور اس کی اشاعت نہ کی گئی۔

☆ دوبارہ میاں محمد سیفی صاحب کی طرف سے شائع کرایا گیا ایک پملفٹ ''پیغام'' نظر سے گزرا اور اس میں بھی میرے خلاف کتاب ''تصویر مجدد الف ثانی'' کا مضمون شائع کر کے میرے متعلق غلط تاثر دیا گیا مگر اس پر بھی برداشت سے کام لیا گیا۔

☆ اب تیسری مرتبہ فرقہ سیفیہ کے ترجمان ماہنامہ ''السیف الصارم'' ماہ مارچ کی اشاعت میں علامہ عطا محمد بندیالوی کی بابت مغالطہ دینے کی وجہ سے مضمون ہذا لکھنا پڑا جو اوپر گزر چکا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

و علیٰ آلک و اصحابک یا حبیب اللہ

فیصلہ شرعی بورڈ جماعت اہلسنت

مسئلہ تکفیر

شرعی بورڈ پوری تحقیق کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ ہر دو فریق نے ایک دوسرے کی تکفیر کی ہے۔ اخند زادہ پیر سیف الرحمن نقشبندی کے مختار عام صاحبزادہ محمد سعید حیدری نے اپنے مترجم مولانا امین اللہ کے ذریعے اعتراف کیا ہے کہ میرے والد

صاحب نے پیر محمد چشتی کو کافر قرار دیا ہے جبکہ مولانا پیر محمد چشتی ایک طرف تو تکفیر سے انکار کرتے ہیں لیکن انہوں نے اپنے بیان میں میں جو ریکارڈ ہے کہا ہے میں فتویٰ تکفیر نہیں لگایا ظاہر حدیث کے مطابق وہ زندیق ہے۔" لہٰذا شرعی بورڈ فیصلہ کرتا ہے کہ فریقین ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ کفر سے رجوع کریں اور خدا تعالیٰ سے اور ہر دو فریق ایک دوسرے سے معذرت چاہیں کیونکہ جس بناء پر تکفیر کی گئی ہے اس میں نفی کفر کا احتمال موجود ہے۔

{نوٹ: دونوں فریق اپنی اپنی روش پر قائم ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف کتب شائع کر رہے ہیں۔ مرتب}

لٹریچر

دونوں فریقین اپنا لٹریچر جس میں ایک دوسرے کے خلاف زہر اُگلا گیا ہے۔ فوری طور پر ضائع کریں اور اپنے اپنے حامیوں کو پوری تاکید کے ساتھ ہدایت کریں کہ وہ ایسا لٹریچر علی الفور ضائع کریں۔

بریلوی مسلک

چونکہ اخندزادہ پیر سیف الرحمن نقشبندی کے مختار عام نے شرعی بورڈ کے سربراہ حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی کے سامنے مورخہ 16-10-1996 کو یہ بیان دیا کہ میرے والد پیر سیف الرحمن نقشبندی اب "حسام الحرمین" کے فتاویٰ کی مکمل تائید کرتے ہیں اور اسماعیل دہلوی کی تصنیف "تقویۃ الایمان" کی گستاخانہ عبارات کو بھی کفریہ قرار دیتے ہیں اور اس سے قبل خانقاہ سیفیہ منڈی کس کھجوری سے جو لٹریچر بریلوی مسلک کے خلاف شائع ہوا ہے یا تو لاعلمی کی بناء پر ایسا ہوا ہے یا پھر بعض

لوگوں نے پیر صاحب کی اجازت کے بغیر ایسا کیا ہے۔

لٹریچر

لہٰذا فیصلہ کیا جاتا ہے پیر سیف الرحمن صاحب اس لٹریچر کو فوری طور پر ضائع کرنے کے لیے اقدامات اٹھائیں اور ”ہدایۃ السالکین“ سمیت تمام وہ کتابیں جن میں بریلوی پر تنقید کی گئی ہے کہ ضائع کرائیں اور پیر صاحب کے جن مریدین خلفاء نے بریلوی مسلک کے خلاف زہر اُگلا ہے ان سے توبہ کروائیں یا پھر ان سے برأت کا اعلان کریں۔

مسئلہ عمامہ

عمامہ شریف کے بارے میں شرعی بورڈ کی تحقیق یہ ہے کہ سنت غیر موکدہ ہے کسی کا یہ کہنا کہ عمامہ کے بغیر نماز ادا کرنا بدعت مکروہ اور واجب الاعادہ ہے۔ غلو فی الدین ہے۔

امام شعرانی ”کشف الغمہ“ (جلد اول صفحہ نمبر 85 مطبوعہ مصر) میں روایت فرماتے ہیں:

كان صلى الله عليه وسلم يأمر بستر الراس فی الصلوٰة بالعمامة او القلنسوه وينهى عن كشف الراس فی الصلوٰة

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ سر ڈھانپنے کا حکم فرماتے تھے اور ننگے سر نماز سے منع فرماتے تھے۔

”کنز العمال“ جلد نمبر 7، صفحہ 121 پر ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ کے نیچے ٹوپی اور ٹوپی بغیر عمامہ اور عمامہ کے

بغیر ٹوپی کے پہنتے تھے اور یمنی ٹوپیاں پہنتے تھے۔

جامع ترمذی صفحہ 254 پر ہے۔ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ شہداء چار قسم کے ہیں۔ مومن شخص جو دشمن سے جنگ لڑے پس اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرے حتیٰ کہ شہید ہو جائے پس یہ وہ (شہید) ہے۔ جس کی طرف لوگ قیامت کے روز اس طرح نگاہیں اٹھائیں گے اور اپنا سر اُٹھایا حتیٰ کہ آپ کی ٹوپی گر گئی (راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم کہ حضرت عمر فاروق کی ٹوپی گری یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

فتاویٰ عالمگیری اور دیگر متعدد کتب فقہ میں ہے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپیاں تھیں جنہیں پہنتے تھے اور تحقیق یہ بات ثابت ہے اور ظاہر مراد بغیر عمامہ کے پہننا ہے یا مراد عام ہے۔ ان احادیث مبارکہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ صرف ٹوپی خلاف سنت نہیں اور صرف ٹوپی سے بھی نماز جائز ہے۔ اگرچہ عمامہ شریف کی فضیلت زیادہ ہے۔

عظیم فقیہ امام سرخسی اصول سرخسی میں فرماتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کی سنتیں سنن الزوائد (سنت غیر مؤکدہ) ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کالعمامۃ جیسا کہ عمامہ۔

فتاویٰ رضویہ، جلد سوم صفحہ 472 میں ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ امام کے سر پر دستار نہ ہو اور مقتدی کے دستار ہو تو کسی کی نماز میں کچھ خلل آتا ہے یا نہیں اور اگر کچھ خلل ہوتا ہے تو امام کے یا مقتدی کے؟ بینوا توجروا۔

جواب: کسی کی نماز میں خلل نہیں ہوتا عمامہ مستحبات نماز سے ہے اور ترک مستحب سے خلل درکنار کراہت نہیں آتی۔

بددیانتی

مقدمہ کی سماعت کے دوران صاحبزادہ محمد سعید حیدری کے مترجم مولوی امین اللہ نے اعتراف کیا کہ عمامہ کے بارے میں ”ہدایۃ السالکین“ میں سارا مضمون میرا ہے۔ پیر صاحب کا نہیں ہے اس سلسلہ میں نہایت افسوس ناک بات یہ ہے کہ عمامہ کے سنت مؤکدہ ہونے پر ”ہدایۃ السالکین“ میں جو دلائل پیش کیے گئے ہیں۔ ان کے نہایت ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ کتاب مواہب لدنیہ (مصنفہ شیخ ابراہیم بیجوری) کی عبارت العذبۃ سنۃ موکدۃ محفوظۃ لم یترکھا العلماء۔ میں بدترین خیانت کر کے ”ہدایۃ السالکین“ کے صفحہ نمبر 143 پر العذبۃ سنۃ موکدہ کی جگہ العمامۃ سنۃ موکدہ لکھ دیا ہے اور اس طرح دیانت علمی کا جنازہ نکال دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیف الرحمن کو انبیاء کا امام بنایا

پیر سیف الرحمن نقشبندی کے ایک مرید کا خواب کہ:

☆ (ایک مجلس میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام و صالحین موجود تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پیر سیف الرحمن نقشبندی کو امامت کے لیے مصلیٰ پر کھڑا کیا اور پھر پیر صاحب اور ان کے خلفاء کی طرف سے اس خواب کی حمایت و تائید کی۔

غوث الاعظم سے سیف الرحمن کا مقام چھ درجے بلند

پیر سیف الرحمن صاحب کے ایک مرید کا خواب کہ حضرت غوث الاعظم

چاند کی صورت میں انہیں نظر آئے اور خند زادہ پیر سیف الرحمن صاحب سورج کی صورت میں اور وہ چاند اس سورج میں جذب ہو گیا اور پھر تعبیر بیان کرتے ہیں کہ پیر سیف الرحمن صاحب حضرت غوث الاعظم سے فوق ہیں۔ غوث الاعظم نے مقام عبدیت حاصل کیا ہے اور پیر سیف الرحمن نے اس مقام عبدیت سے چھ درجے اوپر مزید حاصل کیے ہیں اور غوث اعظم مجدد ہیں اور پیر سیف الرحمن نقشبندی مجدد افخم ہیں۔

☆ اس خواب کی پیر سیف الرحمن صاحب نے خود تائید کی ہے۔ پیر صاحب کے خلفاء نے متعدد کتابوں میں اس خواب اور اس کی تعبیر کو درست قرار دیا ہے۔ پیر صاحب کے بیٹے مولانا محمد حمید صاحب نے اپنی کتاب "احقاق الحق" میں اس خواب اور تعبیر کی کھلے الفاظ میں تائید کی ہے اور اپنے والد صاحب کو حضرت غوث اعظم سے فوق قرار دیا ہے۔

شرعی بورڈ کا فیصلہ

مذکورہ دونوں خوابیں باعث اذیت و موجب فتنہ و فساد ہیں اور ان کی تائید میں جو لٹریچر چھاپا گیا ہے اس سے مسلمانوں کو سخت اذیت پہنچی ہے اور ان خوابوں کی اس طرح تشہیر و فتنہ و فساد کا موجب بنی ہے۔ مسلمہ اکابرین میں سے آج تک کسی نے اس قسم کی بات کی جرأت نہیں کی۔ لہٰذا اس تمام لٹریچر کو اور اس کے خلاف جو لٹریچر لکھا گیا ہے دونوں فریق فوری طور پر ضائع کر دیں اور پیر صاحب آئندہ ایسی خوابوں کی اشاعت سے جن سے مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے کلی اجتناب کریں۔ (ملخصاً)

واللہ اعلم بالصواب

(مفتی) ابوالفضل غلام علی اوکاڑوی اشرف المدارس اوکاڑہ

سید ریاض حسین شاہ مہتمم جامعہ تعلیمات اسلامیہ راولپنڈی

سید حسین الدین شاہ مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

(بحوالہ اخبار اہلسنت لاہور ماہ ربیع الاول 1418ھ)

مطابق جولائی 1997ء ص 20,21

25 صوفی چیمبر پٹیالہ گراؤنڈ لنک میکلوڈ روڈ لاہور

جعلی ”ہدایۃ السالکین“ سے خبردار

”ہدایۃ السالکین“ اخندزادہ پیر سیف الرحمن صاحب کی کتاب ہے جسے ماہ اپریل 2000ء میں انٹرنیشنل سنی کانفرنس ملتان کے اسٹیج پر بڑی فراخدلی سے مفت ومفت تقسیم کیا گیا اور اس موقع سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی۔ جبکہ تقسیم کردہ یہ کتاب جعلی وباعث مغالطہ اور اوّل ”ہدایۃ السالکین“ سے بالکل مختلف اور اس سے تقریباً نصف کتاب ہے۔

☆ اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ”جماعت اہلسنت“ کے اکابرین سے فقیر (میاں محمد سیفی) نے جو وعدے کیے تھے اسے مختصر کرنے کے ساتھ وہ تمام پورے کر دیے۔

☆ حالانکہ جماعت اہلسنت کے شرعی بورڈ نے اپنے فیصلہ میں کتاب مختصر کرنے کے لیے نہیں فرمایا تھا بلکہ ان کا یہ فیصلہ تھا کہ

☆ فریقین (پیر سیف الرحمن و مولانا پیر محمد چشتی) ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ کفر سے رجوع کریں اور خدا تعالیٰ سے اور ایک دوسرے سے معذرت چاہیں۔

☆ فریقین اپنا لٹریچر جس میں ایک دوسرے کے خلاف زہر اُگلا گیا ہے۔ فوری طور پر شائع کریں۔

☆ بالخصوص ''ہدایۃ السالکین''، سمیت تمام وہ کتابیں جن میں بریلوی پر تنقید کی گئی ہے، ضائع کرائیں۔

☆ پیر صاحب کے جن مریدین و خلفاء نے بریلوی مسلک کے خلاف زہر اُگلا ہے ان سے توبہ کروائیں یا پھر ان سے برأت اعلان کریں۔

یہ ہیں جماعت اہلسنت کے شرعی بورڈ کے فیصلہ کے ''فیصلہ کن'' نکات جنہیں ہر شخص کھلی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے کہ ان نکات میں ''ہدایۃ السالکین'' کو مختصر کرنے کا کوئی حکم نہیں بلکہ ''ہدایۃ السالکین'' اور دیگر قابل اعتراض سیفی لٹریچر کو صریح طور پر ضبط و ضائع کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ لہٰذا ''چپ چاپ'' کتاب مختصر کرنے سے جماعت اہلسنت کے شرعی بورڈ کے صریح فیصلہ پر عملدرآمد کا مقصد حاصل نہیں ہوا اور فیصلہ کی تعمیل نہیں کی گئی۔

چاہیے تو یہ تھا کہ جماعت اہلسنت کے شرعی بورڈ نے جن باتوں کو قابل اعتراض قرار دیا تھا ان کے مطابق ''رجوع و معذرت'' کا اعلان کیا جاتا اور اگر کتاب کو مختصر کرکے ہی شائع کرنا تھا تو کتاب کے اس ایڈیشن کے شروع میں پیر صاحب کی قصیدہ خوانی کی بجائے شرعی بورڈ کے فیصلہ کے مطابق پہلے ایڈیشن کی غلطیوں کا اعتراف اور ان سے رجوع و معذرت کا اعلان کیا جاتا۔

یہ طریقہ ہے کسی فیصلہ پر عملدرآمد کا کہ قابل اعتراض غلط مواد کا اس طرح اعلانیہ ازالہ کیا جائے اور اس پر رجوع و معذرت کا اظہار کیا جائے۔ نہ کہ پہلا غلط مواد

بھی پہلی کتاب میں جوں کا توں محفوظ رہے اور بڑی خاموشی و رازداری کے ساتھ متنازعہ کتاب مختصر کر کے اس کی جگہ دوسری کتاب اسی نام سے شائع کر دی جائے۔

بہر حال موجودہ صورتحال میں دو قسم کی ''ہدایۃ السالکین'' سے تنازعہ مزید بڑھ گیا ہے۔ کہ ایک ''ہدایۃ السالکین'' کچھ کہتی ہے اور دوسری مختصر جعلی ''ہدایۃ السالکین'' کچھ کہتی ہے۔ جبکہ وہ پہلی اصل ''ہدایۃ السالکین'' سے بالکل مختلف قطع و برید اور تحریف و خیانت پر مشتمل کتاب ہے۔ اس طرح جس کے پاس پہلی ''ہدایۃ السالکین'' ہو گی وہ اس کے مطابق شرعی بورڈ کی نشاندہی کے مطابق قابل اعتراض حوالے پیش کرے گا اور جس کے پاس دوسری جعلی کتاب ہو گی اور اس سے انکار و اختلاف کرے گا اور جھگڑا مزید بڑھے گا۔

لمحہ فکریہ

اگر فرقہ سیفیہ حق و صداقت پر مبنی ہے تو اسے شرعی بورڈ کے فیصلہ پر عملدرآمد کی بجائے اس جعلی جو جھوٹی کارروائی سے عوام کو مغالطہ دینے کی کیا ضرورت تھی۔

نوٹ: کتاب ''خطرہ کا سائرن'' کے مذکورہ حوالہ جات پہلی اصلی ''ہدایۃ السالکین'' سے لیے گئے ہیں۔ قارئین پہلی اصلی و دوسری جعلی ''ہدایۃ السالکین'' کا فرق و امتیاز ضرور ملحوظ رکھیں۔

ع... ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

اصلی ''ہدایۃ السالکین'' کی فوٹو کاپی پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں اور خود انصاف کریں کہ حق پر کون ہے؟

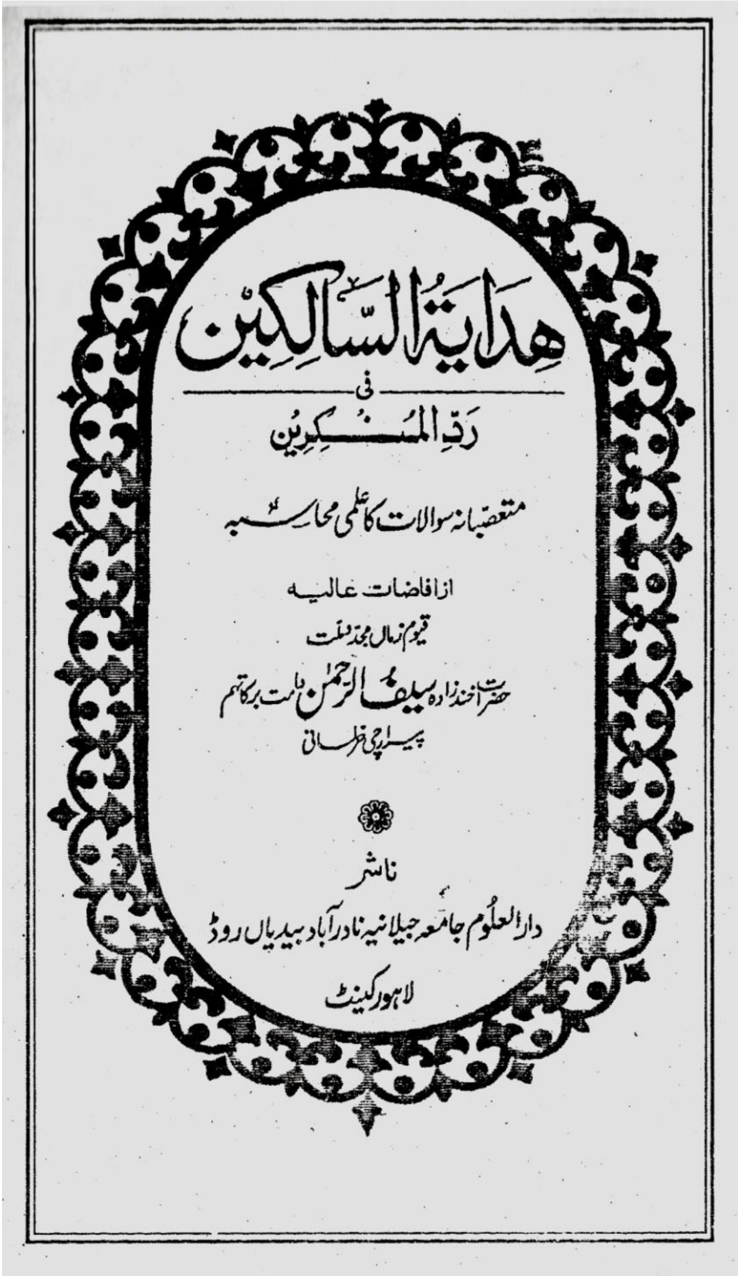

هِدَايَةُ السَّالِكِيْن

فی

رَدِّ المُنْكِرِيْن

متعصبانہ سوالات کا علمی محاسبہ

از افاضات عالیہ
قیوم زماں مجدد ملت
حضرت آخندزادہ **سیف الرحمٰن** دامت برکاتہم
پیر ارچی خراسانی

ناشر
دار العلوم جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ
لاہور کینٹ

ر بھی دونوں فریق علی الاطلاق کافر نہیں ہیں کیونکہ دونوں فریق میں سادہ لوح بہت سارے علماء کرام احناف موجود ہیں جو کہ بریلوی نہیں ہیں اور پکے سچے مسلمان ہیں۔ نیز مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ سے پہلے تمام دنیا میں جتنے لوگ مسلمان حنفیہ اور علما احناف اور اولیا احناف گزر چکے ہیں وہ سب کے

جتنے لوگ مسلمان حنفیہ اور علما احناف اور اولیا احناف گزر چکے ہیں وہ سب کے

سب مسلمان ہیں مگر پیر محمد کے نزدیک وہ تمام کے تمام کافر ہو گئے کیونکہ وہ نہ بریلوی ہیں اور نہ بریلویت اس زمانہ میں موجود تھی بلکہ موجودہ زمانہ میں بھی بریلویت اور دیوبندیت پاکستان اور ہندوستان میں موجود ہے دنیا کے دیگر مسلمان احناف جو کہ مختلف ممالک افغانستان عراق، ترکی بخارا، عرب اور مصر وغیرہ میں موجود ہیں وہ نہ دیوبندی ہیں اور نہ بریلوی مگر پیر محمد کے نزدیک وہ تمام بزرگان احناف خوارج اور کافر بن گئے۔

فقیر سنی حنفی ہے:

پیر محمد نے مجھے کہا کہ آپ اپنے آپ کو بریلوی سے مسمی کریں کیونکہ وہابیہ وغیرہ آپ کو بریلوی کہتے ہیں تو میں نے کہا کہ وہابیہ تو مجھے مشرک اور مبتدع بھی کہتے ہیں تو کیا میں شرک اور بدعت میں مبتلا ہو جاؤں؟ (العیاذ باللہ) حنفی مذہب بمنزلہ کل ہے اور دیوبندیت اور بریلویت بمنزلہ اجزاء ہیں تو کل کو چھوڑ کر جزو کی کی تقلید کرنا عقلاً اور شرعاً حماقت ہے بلکہ بریلوی اور دیوبندی حضرات تو بہت سارے مسائل میں افراط و تفریط کا شکار ہیں تو میں کس طرح صراط مستقیم اور حنفی مذہب کو چھوڑ کر خود کو افراط و تفریط میں داخل کروں؟ چنانچہ میں سنی حنفی ہوں اور بریلوی یا دیوبندی نہیں ہوں۔

نیز اگر میں اپنے آپ کو بریلوی سے مسمی کروں تو چار جھوٹ بولنے کا مرتکب ہو جاؤں گا کیونکہ اصول ہے کہ وہی شخص بریلوی کہلا سکتا ہے جو (۱) بریلی کا رہنے والا ہو یا (۲) بریلویوں کا مرید ہو یا (۳) بریلیون کا شاگرد ہو یا (۴) بریلویوں کا مقلد ہو

تو میں ان میں سے کچھ بھی نہیں یعنی نہ بریلی کا رہنے والا ہوں نہ ان کا مرید ہوں نہ شاگرد اور نہ ان کا مقلد ہوں تو کس طرح چار دفعہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو بریلوی سے مسمی کروں؟ اسی طرح میں دیوبندی بھی نہیں ہوں کیونکہ نہ وہاں کا رہائشی ہوں نہ ان کا مرید ہوں نہ شاگرد ہوں اور ان کا مقلد ہوں تو کیسے خود کو دیوبندی سے مسمی کروں؟

فقیر کا مسکن اصلی افغانستان دشت ارچی ہے:

اس فقیر کا اصلی مسکن افغانستان دشت ارچی ہے اور اس فقیر کی جائے پیدائش بابا کلے ضلع کوٹ صوبہ ننگرہار ہے اور وطن ہجرت پاکستان صوبہ سرحد میں باڑہ کھجوری ہے۔

فقیر عقائد میں ماتریدی رح اور تصوف میں پانچ مشہور بزرگان دین کا تابع ہے:

یہ فقیر عقائد میں ماتریدی رح سے اور تصوف میں پانچ مشہور بزرگوں کے اقوال و اعمال اور اخلاق کا تابع ہے جو کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ، خواجہ محمد بہاؤالدین شاہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ، شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ، شیخ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ کہ یہی بزرگان تصوف کے چاروں معروف سلاسل یعنی نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ کے عظیم پیشوا اور مقتدا ہیں اور فقیر الحمد للہ ان بزرگوں کے سلاسل معروفہ مذکورہ کا مروج اور جامع ہے۔

اور فقیر مذاہب اربعہ میں سواد اعظم مذہب حنفی کا مقلد ہے اور افغانستان و پاکستان کے مشہور اور بڑے بڑے علما کرام احناف کا شاگرد ہے تو یہ فقیر حنفیت کو بریلویت سے تبدیل نہیں کر سکتا کیونکہ فقیر حنفی ہی ہے۔ پیر محمد نے مجھے کئی بار کہا کہ حنفیت بدون بریلویت ممکن نہیں۔

۳۔ **حضرت مولوی محمد عارف اخندزادہ سیفی (بڈھ بیر پشاور)**: اپنا خواب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ بروز جمعرات دس بجے کے بعد میں قیلولہ کر رہا تھا کہ اس وقت میں نے خواب دیکھا کہ کرک کے علاقہ کی ایک مسجد میں بیٹھا ہوں اور حضرت مبارک صاحب کو کسی نے دعوت طعام پر مدعو کیا ہے لیکن ابھی مبارک صاحب تشریف نہیں لائے۔ اس مسجد میں بہت سارے لوگ ہوتے ہیں اور ہم حضرت صاحب کی آمد بابرکت کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں اچانک زلزلہ شروع ہوا تو میں مسجد سے باہر نکل گیا۔ جب زلزلہ ختم ہوا تو دوبارہ مسجد میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مبارک صاحب ایک سفید رنگ کی کرسی پر تشریف فرما ہیں اور اسی اثناء میں طریقہ قادریہ شریفہ کے چند صوفیہ کرام حضرت اخندزادہ مبارک صاحب کے سامنے آتے ہیں اور حضرت مبارک صاحب کو اپنا ایک خواب بیان کرتے ہیں۔ وہ صوفیہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم نے اس زلزلہ کے وقت بعض کیفیات و حالات دیکھے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی” اپنے مزار مبارک سے نکل کر اس مسجد کے ایک کونے سے ظاہر ہوتے ہیں اور زمین پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں تو زلزلہ ختم ہو جاتا ہے تو اسی اثنا میں میں (مولوی محمد عارف) دیکھتا ہوں کہ حضرت غوث الاعظم” مسجد کے اسی کونے میں موجود کھڑے ہوتے ہیں اور حضرت مبارک صاحب کے چہرے کو دیکھتے ہیں پھر یہی مذکورہ صوفیہ کرام میں سے حضرت مبارک صاحب کے حضور اپنا خواب بیان کرتے ہیں یا ان مین سے ایک آدمی خواب بیان کرتا ہے کہ ہم نے خواب دیکھا کہ حضرت غوث الاعظم” مشرق کی طرف سے چودھویں رات کے چاند کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں اور حضرت مبارک صاحب مغرب کی طرف سے سورج کی شکل میں جلوہ افروز ہوتے ہیں اور یہی چاند اس سورج میں جذب ہوتا ہے اور

میں ان صوفیہ کرام کے خواب بیان کرنے کے موقعہ پر عینی طور پر دیکھتا ہوں کہ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ چاند کی صورت میں تشریف لاتے ہیں اور حضرت مبارک صاحب سورج کی صورت میں آسمان کے درمیان میں جلوہ افروز ہیں اور یہی چاند آکر اس سورج میں جذب ہوا تو جب انہوں نے یہ مذکورہ خواب حضرت مبارک صاحب کے حضور بیان کیا تو میں نے (خواب ہی میں) حضرت مبارک صاحب سے اجازت طلب کی کہ اس خواب کی تعبیر میں بیان کروں گا۔ اس وقت حضرت علامہ مولوی ضیاء اللہ صاحب، حضرت نور علی شاہ باچا صاحب، حضرت مولوی لعل الرحمن صاحب اور دیگر بڑے بڑے خلفاء کرام بھی تشریف فرما ہوتے ہیں لیکن حضرت صاحب مبارک مجھے شفقت سے تعبیر کی اجازت دیتے ہیں تو میں کرسی سے بائیں طرف ایک قدم کے فاصلے پر پیچھے کھڑا ہوگیا اور حضرت مبارک صاحب کے کندھے مبارک پر ہاتھ رکھتا ہوں اور کئی طرح سے خواب کی تعبیر بیان کرتا ہوں اور تعبیر بیان کے وقت حضرت مبارک صاحب مجھے دیکھتے رہتے ہیں اور تبسم فرماتے ہیں۔ تعبیر کی مختلف تشریحات میں سے صرف ایک مجھے یاد ہے وہ یہ کہ میں نے اپنی گفتگو کے وقت خواب میں یہ بات واضح کی کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا وجود مبارک حضرت سیدنا اخندزادہ سیف الرحمن صاحب کے وجود مبارک میں جذب ہونے کی تعبیر یہ ہے کہ وہ علوم اسرار اور باطنی قوتیں جو کہ اللہ تعالی نے حضرت غوث الاعظمؒ کو عطا فرمائی تھیں وہ سب کے سب کمالات اور معارف اس زمانہ میں اللہ تعالی نے حضرت اخندزادہ صاحب کو عطا کی ہیں۔ حضرت پیران پیر محی الدین جیلانیؒ اپنے عصر کے مجدد تھے اور حضرت صاحب مبارک عصر حاضر کے مجدد اعظم ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں۔ حضرت پیران پیرؒ عبدیت کے مقام سے مشرف تھے اور حضرت مبارک صاحب نے چھ مقامات عبدیت کے مقام سے اوپر طے کیے ہیں اور

حضرت مبارک صاحب کا مقام حضرت پیران پیر کے مقام سے فوق ہے۔ **الحمد للہ علی ذلک۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔** (یہ تمام کا تمام مولانا عارف صاحب کا خواب ہے۔ حضرت مبارک صاحب کا دعویٰ نہیں ہے بلکہ حضرت مبارک کا قول ہے کہ قیامت تک ولایت کا فیض حضرت پیران پیر غوث الاعظمؒ سے جاری ہے)

نوٹ:۔ (حضرت غوث الاعظمؒ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے اس قول کہ "میرا قدم تمام اولیاء کرامؒ کی گردنوں پر ہے" سے مشائخ کرامؒ کا اختلاف ہے کہ آپؒ کا قدم قیامت تک تمام اولیاء کرامؒ کی گردنوں پر ہے یا صرف اپنے وقت کے اولیاء کرام کی گردنوں پر یا آپؒ کا قول متشابہات میں سے ہے۔ اس بارے میں حضرت سیدنا وسندنا شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندیؒ المتوفی ۱۱۴۶ ہجری تحقیق فرماتے ہوئے یوں بیان فرمایا ہے۔

اور وہ جو حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ نے فرمایا کہ میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے تو صاحب عوارف جو شیخ ابو النجیب سہروردی قدس سرہ کے مرید اور تربیت یافتہ ہیں اور یہ شیخ ابو النجیب حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ کے دوستوں اور رازداروں میں سے ہوئے ہیں اس کلمے کو ان کلمات میں شامل کیا ہے جو خود بینی کو ظاہر کرتے ہیں اور جو مشائخ کرام سے ابتدائے احوال میں سکر کے باقی ماندہ اثرات کی وجہ سے صادر ہوئے اور نفحات میں شیخ حماد دباس سے منقول ہے

حالانکہ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنے "فتاوی رضویہ" صفحہ نمبر۷۶ تا ۸۰ جلد سوم میں تحریر فرمایا ہے کہ عمامہ سنت لازمہ (موکدہ) دائمہ (مستمرہ) اور متواترہ (قطعیہ) ہے جبکہ پیر محمد کا عقیدہ ہے کہ عمامہ کو سنت موکدہ (لازمہ) قرار دینا رسول اکرم ﷺ پر بہتان اور جھوٹ باندھنا ہے جو کہ کفر ہے (العیاذ باللہ) اس سے ثابت ہوا کہ پیر محمد بریلویت کا مدعی بھی ہے اور اپنے آقا و مرشد مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کو کافر بھی قرار دیتا ہے۔

مولانا شائستہ گل متوی رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے بیٹے مولانا فضل سبحان قادری صاحب مدظلہ عالی نے بھی عمامہ کو سنت موکدہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عمامہ کے بغیر نماز مکروہ تحریمی ہے ان دونوں کا فتوی ہمارے پاس موجود ہے۔ تو پیر محمد نے مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ ساتھ مولانا فضل سبحان قادری اور ان کے والد محترم مولانا شائستہ گل صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو بھی کافر قرار دیتا ہے۔

رسالہ "وحدت اسلامی" شمارہ ۴۱ شعبان المعظم ۱۴۰۸ ہجری میں شیعہ امام خمینی کے ساتھ پیر محمد کی تصویر چھاپی گئی ہے اس گروپ تصویر میں تمام اہل تشیع کی تصویریں ہیں ان میں کوئی بھی سنی عالم شامل نہیں ہے یہ تصویر اہل تشیع کے ساتھ پیر محمد کے عیقیدوی لگاؤ کی بین اور ٹھوس دلیل ہے موقع پر اصل رسالہ اور تصویر ہم پیش کرسکتے ہیں۔

مستقیم اور عقائد اہل سنت وجماعت کیمطابق جائزہ لیں گے پس جو پورا اترا وہ مقبول ہوگا اور جو ناقص نکلا تو وہ اپنے اعمال کے مطابق مجرم سمجھا جائیگا دیوبندی حضرات میں بہت سارے علمائے کرام ایسے ہیں جو نہ وہابی ہیں اور نہ وہابیت کے موید ہیں بلکہ سچے حنفی ہیں تو ان کو محض دیوبند میں تحصیل علم کی وجہ سے وہابی یا کافر کہنا عقل دانش اور شریعت غرا سے بہت دور ہے۔ یہ بات سنتے ہی پیر محمد چترالی بھڑک اٹھا اور اس عالم اور معمر شخص کو بہت ڈانٹا اور ایسی گالیاں دیں کہ زبان پر نہیں آسکتیں اور پھر ایسا شروع ہوا کہ ایک ایک دیوبندی کا نام لے لے کر اس کی تکفیر اور ذلت کی اور ایسی احمقانہ اور بدتہذیبانہ انداز میں بلا دلیل وہ زبان درازی کی کہ الامان و الحفیظ۔ اس صورت حال کو دیکھ کر میں (مولوی محمد عارف) اٹھا اور پیر محمد کو بہت سمجھایا اور ساتھ ہی اس بھرے مجمع میں اس عالم و بزرگ کو بھی اطمینان دلایا میری گفتگو کے بعد جب پروگرام اختتام پذیر ہوا تو ظہر کی نماز باجماعت تیار تھی پیر محمد کے سر پر اونی ٹوپی تھی۔ عمامہ کا تو وہ ویسے ہی دشمن ہے آگے بڑھ کر جماعت کروادی حالانکہ اس اجلاس میں بہت بڑے بڑے بزرگ علماء جو کہ سنن کے پابند تھے موجود تھے لیکن اس فاسق نے خود جرات کر کے نماز پڑھادی۔ کھانے کے دوران پیر محمد نے مجھے کہا کہ مولانا تم نے مجھے لوگوں کے سامنے شرمندہ کردیا تو میں نے کہا کہ تمھاری شوخی اور گستاخی علماء اور شعائر اللہ کی بے ادبی اور عبادات سب ایک جیسی ہیں تم نے ابھی بغیر عمامہ کے نماز پڑھی اور سنت کو چھوڑ کر بدعت اختیار کی نیز بہت سے دیگر باشرع علماء کرام کی موجودگی میں تم نے جماعت کرا کر ہم سب کی نماز مکروہ کردی اور ہمیں ستر گنا ثواب سے محروم کردیا۔ تو اس پر پیر محمد نے کہا کہ ہمارے منشور میں عمامہ نہیں ہے۔ میں نے پھر پوچھا کیا آپ کے منشور میں زنا کو حرام کہنا بھی نہیں ہے؟ تو پیر محمد نے کہا کہ ہاں ہمارے منشور میں زنا کو حرام کہنا بھی نہیں ہے میں نے پھر پوچھا کہ کیا قتل ناحق کو بھی آپ کے منشور میں حرام کہنا نہیں ہے؟ تو پیر محمد نے کہا کہ ہاں ہمارے منشور میں قتل ناحق کو حرام کہنا بھی نہیں ہے پھر میں نے پوچھا کہ کیا آپ کے منشور میں نماز' روزہ اور زکوۃ کو فرض کہنا بھی نہیں ہے؟

کہ شموس بعضی آئندگان نیز غروب نہ پذیرد الخ .... (مجموعۃ الاسرار مکتوب نمبر۲۶)

معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت حماد دباس رحمتہ اللہ علیہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمعصر تھے حضرت غوث اس وقت ابھی چھوٹی عمر کے تھے انہوں نے فرمایا کہ یہ بچہ اپنے وقت کے تمام اولیاء پر فضیلت پائے گا نیز حضرت غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے ایک مدت بعد حضرت شیخ فرید رحمتہ اللہ علیہ سے اس قول کے متعلق سوال کیا گیا آپ رحمتہ اللتہ علیہ نے فرمایا کہ اگر میں بھی اس وقت موجود ہوتا تو ان کے قدموں کو اپنی آنکھوں پر رکھتا بزرگوں کے ان دو اقوال سے معلوم ہوا کہ ان کے قدم اس وقت کے اولیاء اللہ کی گردنوں پر تھے بعد کے اولیاء کی گردنوں پر نہیں اور وہ جو غوثیت کے مرتبہ سے عروج کر کے امامت کے مرتبہ پر پہنچ جائے تو وہ بھی اس زیر قدمی سے خارج ہے اور یہ جائز ہے کہ جو غوثیت کے مرتبہ سے آگے نکلے وہ ان کے برابر ہو جائے بلکہ ان سے بلند ہو سبحان اللہ کتنی کوتاہ نظری ہے کہ عروج کے مراتب غوثیت تک محدود کرتے ہیں امامت کا مرتبہ غوثیت کے رتبہ سے اوپر ہے اور خلافت کا مرتبہ امامت کے مرتبہ سے اوپر ہے ان دونوں مراتب کی فوقیت سے وہ جاہل ہیں۔

میرے عزیز! حضرت غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلیہ قول کہ اگلوں کے سورج ڈوب گئے اور ہمارا سورج ہمیشہ بلند افق پر رہے گا اور کبھی نہ ڈوبے گا ان (بعض) لوگوں کے بارے میں ہے جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اور جو بزرگ ان کے بعد آئیں گے اور آئے ہیں ان کی خبر نہیں دیتے اور یہ جائز بلکہ واقع ہے کہ بعد میں آنے والوں کے سورج بھی غروب نہیں ہوں گے۔

تنبیہہ :

اولین سے تمام اولین بھی مراد نہیں بلکہ بعض مراد ہیں کیونکہ ان میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دوسرے عظیم رتبہ کے لوگ بھی شامل ہیں جیسا کہ حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوب سے واضح ہوا جبکہ دلائل کے ساتھ واضح ہوا کہ حضرت غوث کی افضلیت دوسرے اولیاء پر اس وقت کے ساتھ

ہے اور ماتقدم و ماتاخر میں غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑے بڑے اولیاء گزرے ہیں اور آنے والے ہیں تو کسی کا یہ قول کہ فلاں ولی اللہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رتبہ میں بلند ہے ناجائز نہیں۔ جائز بلکہ واقع ہے تو پھر ہمارے حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں یہ کہنا (جبکہ حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ وہ کمال بھی ہے) کوئی جرم نہیں بلکہ اظہار حق ہے نیز چند اکابر کے سوا باقی تمام اولیاء اللہ **شخصاً**" منصوص و حرج نہیں ہیں بلکہ ولایت کی صفات سے اور اولیاء اللہ کے علوم و کمالات سے پہچانے جاتے ہیں اور کسی خصوصی مقام سے سرفراز ہونا اور ایس ہی مقام کی بشارت دینا الھامی بات ہے پس جبکہ **راسخین** اولیاء اور اپنے مشائخ کسی کے بارے میں فراستہ و مشاہدہ گواہی دیں اور دوسرے اہل خیر بھی ان کے حق میں نیک خوابوں کا بیان کریں تو پھر انکار کرنے والے کی مکابرہ کے سوا اور کوئی دلیل نہیں۔ (محمد انور سیفی عفی عنہ)

قیامت برپا کریں گے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور یہ فقیر، تینوں دیواروں سے کاغذات ہٹانے شروع کرتے ہیں لیکن میں اپنے دل میں خوفزدہ ہوں کہ میرے کمرے میں بھی اسماء مقدسہ کے بعض کاغذات دیواروں پر چسپاں ہیں (اگرچہ ان کے ساتھ کوئی بے ادبی نہیں ہوتی) لیکن پھر بھی اگر یہ مبارک ہستیاں دیکھ لیں تو ممکن ہے ان کو یہ پسند نہ آئیں۔ اس ہیبت میں یہ واقعات عجیبہ دیکھنے کے بعد میری آنکھ کھل گئی تو میں نے فوراً تمام دیواروں سے کاغذات اور اشتہارات ہٹادیئے۔ اس خواب کی تائید میں ایک اور خواب بھی ہے جو کہ خواجہ محمد حضرت صاحب کے مرید محمد یعقوب نے دیکھا ہے۔ اس خواب کا لکھنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔

۵۔ **خواجہ محمد حضرت کا مرید محمد یعقوب:** اپنا خواب بیان کرتا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک مسجد میں خواجہ محمد حضرت صاحب اور شیخ المشائخ حضرت اخندزادہ سیف الرحمن صاحب تشریف فرما ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہیں۔ اسی اثناء میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اخندزادہ سیف الرحمن اگرچہ ولی اللہ ہیں نبی نہیں ہیں لیکن میں اس کی علوشان کی وجہ سے اس کو قیامت کے دن انبیاء کی صف میں کھڑا کردوں گا۔ (یہ خواب واضح طور پر فقیر کے خواب کی تعبیر ہے)

۶۔ **مولوی محمد عابد حسین سیفی لاہوری** خواب بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں خواب دیکھتا ہوں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا تو سید عثمان بخاری کو جانتا ہے؟ وہ میرا شہزادہ ہے تم اپنے شیخ سے عرض کرو کہ وہ اپنے مریدوں کو حکم کریں کہ وہ مزار کو آباد کریں۔ میں نے غور نہ کیا تو دوبارہ خواب آیا جو پہلے خواب کی طرح تھا جس میں وہی امر تھا۔ دوسری دفعہ خواب دیکھنے کے بعد

میں نے چند دوستوں کو حاضر کر کے کہا کہ بادشاہی قلعہ کے اندر حضرت عثمان بخاری" کا مزار ہے۔ وہاں چلیں چنانچہ میرے کہنے پر بعض ساتھیوں نے مزار پر حاضری بھی دی تاکہ اس کو آباد کریں چونکہ دوسرے خواب کے بعد میں نے بعض ساتھیوں کو حاضری کا کہا تھا لہذا تیسری مرتبہ خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم کسی کو حکم دو بلکہ میں نے تمہارے شیخ کے لیے کہا تھا کیونکہ تیرا شیخ اس وقت میرا نائب ہے اور مقام قیومیت، صدیقیت اور عبدیت سے سرفراز ہے اور مجھے موجودہ عصر میں سب سے محبوب ہے۔

(میرے شیخ سے مراد حضرت قیوم زمان غوث دوران سرفراز مقام عبدیت صدیقیت حضرت اخندزادہ سیف الرحمن صاحب ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کے بارے میں ارشاد فرمایا۔)

۷۔ **جناب خلیفہ امان گل سیفی (کراچی):** اپنا ایک واقعہ (کشف) بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے ۱۳۶۹ھ ش جمعہ کی رات کو ایک عجیب واقعہ (کشف) دیکھا۔ واقعہ یہ ہے کہ میں نے حضرت اخندزادہ سیف الرحمن صاحب کے اسم مبارک کے جز اول (یعنی سیف) اور جز ثانی (یعنی الرحمن) کے بارے میں عجیب و غریب معارف دیکھے۔ جز اول (سیف) کے بارے میں یہ مشہور ہوا کہ یہ دنیا میں ہر باطل کو توڑتا ہے اور ختم کر دیتا ہے اور جز ثانی (الرحمن) میں یہ نظر آیا کہ لوگوں کی ارواح کو فوق العرش مراتب تک عروج دیتا ہے۔ یہ حضرت صاحب کے اسمی خوارق ہیں۔ یہ (سیف) وہی تلوار ہے کہ جس کے ذریعے جہاد بدر میں مشرکین کی گردنیں کاٹ دی گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعہ میں مجھے ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ (سیف) میری تلوار کی روح ہے کیونکہ (اس وقت) دنیا میں اس (سیف) کے سامنے باطل قیام نہیں کر سکتا۔ دیگر اس (سیف) کے خوارق یہ ہیں کہ بہت سارے سالکین حضرت صاحب کی

محبت کے جذبہ میں سرشار ہوکر سر کے بغیر لاشیں نظر آتے ہیں کیونکہ انہوں نے حضرت صاحب کے سامنے اپنے سروں کو قربان کردیا اور رحمن میں یہ خوارق نظر آتے ہیں کہ اس کی اللہ تعالی کے اسم مبارک الرحمن کے ساتھ مشارکت ہے (جوکہ اشتراک اسمی ہے) اور عرش پر مسطور اور قائم ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہ کریں۔

۸۔ **صوفی دستم خان** : نے خواب دیکھا وہ کہتا ہے کہ صحبت کی حالت میں خواب دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے اور اہل اللہ کے بڑے اجتماع کے سامنے ہمیں ارشاد فرمایا کہ عصر حاضر میں میرا اصلی وارث اور نائب حضرت اخندزادہ سیف الرحمن ” ہے اور اس مبارک محفل میں تمام انبیاء علیہم السلام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سابقہ اولیائے عظام ” اور حضرت صاحب ” کے تمام مریدین موجود ہیں۔ اسی اثناء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اخندزادہ مبارک (قدس سرہ) کو امامت کے لیے آگے کردیا اور رسول اکرم ﷺ نے تمام حاضرین سمیت حضرت اخندزادہ مبارک (قدس سرہ) کی اقتدا میں نماز ادا فرمائی (اس سے یہ لازم نہیں ہے ولی ” نبی کریم ﷺ سے افضل ہے العیاذ باللہ بلکہ یہ چیز وراثت اور نیابت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کی اقتدا میں نماز ادا فرمائی تھی اور اس طرح امام مہدی علیہ السلام اور عیسٰی علیہ السلام کے درمیان امامت کا واقعہ بھی روایات میں مذکور ہے) لیکن فرقہ جبریہ، وہابیہ، پنج پیریہ، مودودیہ اور اہل تشیع وغیرہ نے حضرت صاحب قدس سرہ کی اقتدا نہیں کہ بلکہ رجوع قہقری کرکے معرض ہوگئے۔

۹۔ **مولوی محمد عابد حسین صاحب (لاہوری کا مرید محمد یسین** (ساکن باغبانپورہ لاہور حال سعودی

عرب جدہ): لکھتا ہے کہ میں مدینہ منورہ میں رہتا تھا تو جب میرے ویزے کی تاریخ ختم ہو گئی تو حکومت مجھے مدینہ منورہ سے نکالتی تھی تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہوا اور زور زور سے رونے لگا کہ اب تک تو ہیں روزانہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ کے لیے آتا تھا لیکن اب اس نعمت عظمی سے میں محروم ہو جاؤں گا کیونکہ حکومت مجھے مدینہ منورہ سے نکال رہی ہے تو رات کے وقت جب میں سو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ پریشان نہ ہو تمہارے وطن پاکستان میں اخندزادہ سیف الرحمن پیر ارچی خراسانی میرا نائب ہے اس کی صحبت میں جاؤ اس کی صحبت میری صحبت ہے (کیونکہ وارث بھی مورث کی طرح ہوتا ہے)۔ الا فیما امتنع شرعا۔

خلیفہ امان گل صاحب: اپنا خواب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ میں خواب دیکھتا ہوں کہ میرے ساتھ بہت سارے لوگ ہیں جن میں بعض سالکین ہیں اور بعض غیر سالکین۔ ہم سب اکٹھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لیے جا رہے ہیں اور ایک کچے راستے پر رواں ہیں اتنے میں صدا آتی ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ اور حضرت اخندزادہ سیف الرحمن پیر ارچی بھی موجود ہیں ہم کچے راستے سے گزر کر ایک پکے راستے پر پہنچتے ہیں اور اس پکے راست پر ملائکہ کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس پکے راستے پر غیر سالکین نہیں جاسکتے تو غیر سالک وہاں رک جاتے ہیں اور ہم سالکین آگے چلتے ہیں کچھ آگے دیگر ملائکہ کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو کوئی سالک اپنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے قطع کرنے کی قربانی دے سکتا ہے صرف وہی آگے جاسکتا ہے یہ قربانی دینے والے سالکین آگے جاتے ہیں۔ وہاں سے کچھ آگے اور ملائکہ کھڑے ہیں وہ کہتے ہیں جو کوئی ایک ہاتھ کی قربانی دے سکتا ہے وہ آگے جاسکتا ہے ورنہ نہیں۔

خواب میں حضرت اخندزادہ سیف الرحمن صاحب سے اجازت کی طلب کرتا ہوں تو حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ کیا تنگ آگئے ہو جو اجازت مانگتے ہو پھر فرماتے ہیں کہ کچھ دیر ٹھہر جاؤ۔ اسی اثنا میں قیامت برپا ہو جاتی ہے تو مجھ پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے۔ بے شمار مخلوقات موجود ہے بعض لوگوں کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جاتا ہے اور بعض لوگوں کو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جاتا ہے اور بعض کے پیٹ میں ہاتھ داخل کیا جاتا ہے اور پیچھے کی طرف سے اعمال نامہ دیا جاتا ہے۔ اس حالت کو دیکھ کر مجھ پر اور زیادہ خوف طاری ہو جاتا ہے کہ میرا اعمال نامہ میرے کس ہاتھ میں دیا جائیگا اچانک مجھے آواز سنائی دیتی ہے کہ لو اپنا اعمال نامہ پکڑو تو میں بسم اللہ پڑھتا ہوں اور دونوں ہاتھوں سے اعمال نامہ تھام لیتا ہوں۔ اتنے میں جب میں اعمال نامہ دیکھتا ہوں تو اس کے اوپر تسمیہ لکھا ہوتا ہے تو میری زبان پر پشتو کے یہ اشعار جاری ہو جاتے ہیں۔

مابیکاویو خوب اولیدہ — راکڑویو فرمان جلیل
نسبہ مے ترتیب اولیدہ — امر شو پہ ما غریب
اومے کڑہ ژمادرتہ — رحم تہ پہ ما او کڑہ

اسی اثنا میں حضرت مبارک صاحب مجھے فرماتے ہیں کہ میرے ساتھ آجاؤ تو کچھ فاصلہ چلنے کے بعد دیکھتا ہوں کہ پانچ خیمے ہیں ایک خیمے میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس خیمے کی وسعت اتنی زیادہ ہے کہ کوئی حد معلوم نہیں ہوتی اور اس پر تسمیہ اور کلمہ طیبہ لکھا تھا۔ دوسرا خیمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تیسرا خیمہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا چوتھا خیمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور پانچواں خیمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہے۔ چاروں خلفائے راشدین کے ساتھ حضرت مبارک صاحب بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ میں پریشان ہوں۔ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور حضرت مبارک صاحب آپس میں کچھ باتیں کرتے ہیں پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مبارک صاحب سے فرماتے ہیں کہ تم اب چلے جاؤ تو مبارک صاحب کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

کرنے کے بعد جاؤں گا۔ اتنے میں ایک آدمی آتا ہے اور کہتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبارک صاحب کو طلب فرماتے ہیں تو مبارک صاحب اور میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھا آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر ایک انتہائی نورانی تاج ہے اور ان کے ایک طرف نور کا ایک مینار تھا اور وہ مینار اتنا بلند تھا کہ اس کی چوٹی نظر نہیں آتی۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم روتے ہیں اور امتی امتی کہتے ہیں اور حضرت مبارک صاحب سے ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت بہت گنہگار ہے کوشش کرو۔ اسی اثناء میں ایک شخص ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مبارک صاحب سے فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق ؓ کے خیمے میں چلے جاؤ۔ تو ہم دونوں واپس آکر حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے خیمے کے نیچے آکر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ فرماتے ہیں کہ تم آگئے۔ اسی اثنا میں ایک دریا پیدا ہو جاتا ہے کہ اس کی ابتداء اور انتہا کا پتہ نہیں چلتا اور لوگ اس دریا کو عبور کرتے ہیں تمام لوگ کھڑے ہیں اتنے میں حکم ہوتا ہے کہ دریا کو پار کر جاؤ۔ تو مجھ پر ہیبت طاری ہوتی ہے اور میری زبان پر پشتو کے یہ اشعار ہوتے ہیں۔

چہ درخ شی دقیامت نفسی نفسی بہ وائی هرنبی پہ خپل زبان
پہ هرچابہ شی میست عاقلہ اوکڑہ پام

جب ہم دریا کے کنارے پہنچتے ہیں تو مبارک صاحب فرماتے ہیں کہ جس کسی نے سچے دل سے میرے ساتھ بیعت کی ہو وہ آجائے۔ ایک شخص آکر ایک چھوٹی کشتی لاتا ہے مبارک صاحب اس کا ایک بٹن دباتے ہیں تو کشتی بڑی ہو جاتی ہے اور تمام سالکین سیفیہ اس میں سوار ہو جاتے ہیں۔ کشتی کے درمیان میں ایک رسی ہوتی ہے۔ اسی کا ایک سرا مبارک صاحب پکڑتے ہیں اور دوسرا سرا میں پکڑتا ہوں۔ مبارک صاحب رسی پر پاؤں سے زور لگاتے ہیں تو کشتی پار ہو جاتی ہے۔ اتنے میں ایک باغ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس باغ میں ایک حوض ہوتا ہے۔ مجھے بہت پیاس لگتی ہے تو میں مبارک صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ یہ پانی ہے تو مبارک صاحب نے ایک پیالہ بھر کر مجھے دے دیا۔ اتنے میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور مبارک صاحب سے ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ پانی تم تقسیم کرو۔

قرآن مجید مجھے دے دیا۔ اور فرمایا کہ یہ پکڑ لو۔ تو میں نے پکڑ لیا۔ جب میں قرآن مجید پکڑتا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم نے قبول کیا۔ تو میں کہتا ہوں کہ میں نے تو پہلے ہی قبول کیا تھا۔ تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ مبارک میرے لطیفہ اخفی پر اور بایاں ہاتھ مبارک میرے لطیفہ قالبی پر رکھ دیا اور اللہ کا اسم میرے سر پر رکھ دیا کہ آگ (نور) کی طرح میرے دل میں داخل ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ دائیں طرف اور بائیں طرف اور دل پر زور سے اسم ذات کی ضرب لگاؤ۔ پھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مبارک صاحب سے فرمایا کہ کیا تم اپنے نام کی برکت اور اس کے معنی سے آگاہ ہو تو مبارک صاحب نے خاموشی اختیار کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا نام سیف الرحمن ہے سیف کا معنی ہے تلوار اور رحمن اللہ تعالیٰ کا اسم ہے۔ پس تم اللہ کی تلوار ہو تو تم ملحدین کو مار ڈالو۔ اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے ساتھ ہے اور یہ میرا تمہارے لیے حکم ہے۔ پھر مجھے خیال آتا ہے کہ سید اکا خیل صاحب کدھر ہوں گے۔ ادھر ادھر دیکھتا ہوں تو وہ حضرت مبارک صاحب کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ مجھے افغانستان سے سید اکا خیل صاحب (بیعت کے لیے) لے آئے تھے تو میں سید اکا خیل صاحب کا دامن پکڑ لیتا ہوں اتنے میں بہت زیادہ اولیاء کرام اور علماء کرام جمع ہو جاتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے ہیں کہ یہ لوگ کس لیے جمع ہوئے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جواباً فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اخندزادہ سیف الرحمن سے بیعت کرتے ہیں۔ اتنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رخصت دے دی تو میں نے آکر مبارک صاحب کا ہاتھ مبارک چوم لیا اور اپنی پیشانی کو مبارک صاحب کی پیشانی مبارک سے لگا دیا اور یہ اشعار پڑھنے لگا۔

ما اولیدہ دی شان د محمد ﷺ آخر زمان
محبوب د پاک سبحان

یو قدم پہ ذکمہ بل سے پاس پہ لامکان
محبوب د پاک سبحان

پیراچی یا جادوگر افغانی

تصنیف

شیخ الحدیث حضرت علامہ پیر چشتی صاحب

پیر ارچی یا جادو گر افغانی

☆ سب سے پہلے شیطانی ٹولہ (سیفی حضرات) نے اس پمفلٹ (توبہ کا جواب) میں علماء کرام و مفتیان عظام کو شیطان صفت، مفاد پرست، دنیا دار اور علماء سو نام نہاد مفتی خناس صفت جیسے غلیظ ترین الفاظ خبیثہ سے منسوب کر کے اپنے پیر ارچی کے مجدد الضلالہ نائب الشیطان و خلیفہ ابلیس ہونے کی دلیل فراہم کی ہے۔ اس کے جواب میں ہم صرف اتنا کہتے ہیں کہ شریعت و طریقت کی زبان میں خناس صفت شیطان صفت وغیرہ کا صحیح مصداق وہ جعلی پیر ہے۔

☆ کسی انسان صفت، درویش فقیر اور اہل علم سے یا کسی کامل کے ہاتھ میں تربیت یافتہ مرید و خلیفہ سے ایسی غلیظ زبان ناممکن ہے۔

☆ پیر صاحب نے انبیاء و مرسلین کے امام و مقتدی و متبوع ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

ہدایۃ السالکین ص 329

☆ پیر صاحب نے ہدایۃ السالکین کے صفحہ 329 میں لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کی بخشش کے لیے دعا کرنے کو کہا ہے اور صفحہ 332 میں انبیاء و مرسلین کی صف میں ہونے کا حرام دعویٰ کیا ہے اور صفحہ 327، 325 پر پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی سے زیادہ اعلیٰ مقام پر ہونے کا دعویٰ کر کے اس پر فخر کیا ہے۔

ص 325,324

☆ پیر صاحب اپنے سوا تمام قادریوں، چشتیوں، سہروردیوں اور نقشبندیوں کو چور وغیرہ کہتے ہیں۔

☆ اس باطل کی تائید کرنے والے جن دو تین علماء کے نام لکھے گئے ہیں ان سے ہم گزارش کریں گے کہ آنکھیں بند کر کے اس باطل کی تائید کرنے کی بجائے اس کے غلط اعتقادیات پر غور کریں اور ہونے اور کرنے کے مادہ کے ایک چیز یعنی کسب ہونے کا عقیدہ کر کے اللہ کی طرف لفظ ہونا یا کرنا نسبت کر کے قطعی کافر سمجھنے والا اور اللہ کے کرنے اور اللہ سے اس کی شان کے لائق ہونے پر عقیدہ و یقین رکھنے والے تمام اہل اسلام کو اجماعی کافر قطعی کافر کہنے والا یہ شخص کیا اہلسنت ہو سکتا ہے یا اسلام سے بھی نکلا ہوا ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ عنہ)

☆ پیر صاحب شرعی فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے اور شریعت محمدی سے فرار کر کے یہ شخص و من لم یحکم بما انزل اللہ (الآیۃ) کا مصداق نہیں ہو چکا؟ کیا شریعت کی طرف بلانے والے کو کافر کہہ کر خود کافر نہیں ہو چکا؟

☆ موجودہ دور کے قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ کی تحقیر و تذلیل کو درست ثابت کرنے کے لیے پمفلٹ میں پیر سیف الرحمن کے چیلوں نے جو توجیہہ کی ہے وہ غلط ہے۔ اس لیے ہدایۃ السالکین کے ص 163,162 میں دین کی خدمت کرنے یا نہ کرنے والوں کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ علی الطلاق موجودہ دور کے سب اہل سلاسل کی توہین کی ہے ورنہ ہم اس کو چیلنج کرتے ہیں کہ اس توجیہہ کو غیر جانبدار اور علماء کرام کے سامنے درست ثابت کریں۔

☆ پیر صاحب کے دعویٰ برتری کو ثابت کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت جزوی ثابت کرنا شیطانی فریب ہے۔

وجہ نمبر 1: ”پیر سیف الرحمن نے شیطانی خواب کو دلیل بنا کر پہلے پیران پیر

شیخ عبدالقادر جیلانی کو چاند بنایا اور اپنے آپ کو اس کے مقابلہ میں سورج کہا۔ اس کے بعد چاند کو یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی کو سورج کی روشنی میں یعنی سیف الرحمن میں جذب ہو جانے اور گم ہونے کا ذکر کیا ہے۔ ‘‘

وجہ نمبر2: ’’ساتھ ہی سیف الرحمن کو سفید کرسی پر کرسی نشین بنا کر پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کو مسجد کے کونے میں ان کے سامنے کھڑے ہو کر اس کے چہرے کو دیکھنے والا بتایا ہے۔ ‘‘

وجہ نمبر3: ’’شیخ عبدالقادر جیلانی کو چاند کی صورت میں زمین پر بیان کے سیف الرحمن کو آسمان کے درمیان جلوہ افروز ظاہر کیا ہے۔ ‘‘

وجہ نمبر4: ’’پیر سیف الرحمن میں جذب ہونے سے مراد و تعبیر یہ بتائی ہے کہ پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کے تمام و سب کمالات و معارف موجودہ زمانے کے سورج یعنی پیر سیف الرحمن کو ملے ہیں۔ ‘‘

وجہ نمبر5: ’’اور پھر شیخ عبدالقادر جیلانی کو اپنے وقت کا صرف مجدد کہہ کر پیر سیف الرحمن کو عصر حاضر کا مجدد اعظم اور رسول اللہ کا نائب بتایا ہے۔ ‘‘

وجہ نمبر6: ’’اس کے بعد پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کو صرف مقام عبدیت سے مشرف کہہ کر پیر سیف الرحمن کو 6 مقامات عبدیت سے بھی فوق بتایا ہے۔ ‘‘

وجہ نمبر7: ’’ان تمام خرافات کے بعد آخر میں نتیجہ کے طور پر لکھا ہے کہ پیر سیف الرحمن کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق ہے۔ ‘‘

وجہ نمبر 8: ’’ان خرافات اور شیطانی وساوس پر ص 324 میں سیف الرحمن کے خوش ہو کر تبسم کرنے کا ذکر بھی ہے۔‘‘

وجہ نمبر 9: ’’ان تمام شیطانی وساوس اور خرافات پر سیف الرحمن نے عالم بیداری بحالت سلامتی عقل وحواس فخریہ طورپر

الحمد للہ علی ذلك، ذلك فضل اللہ یو تیہ من یشاء

لکھ کر علماء کی گرفت سے فرار اور قادری فقیروں کے غیظ و غضب سے نجات کے تمام راستے اپنے اوپر بند کر دیے ہیں۔‘‘

مذکورہ بالا عبارات (یعنی وجوہات) اور اس کے سیاق وسباق اور انداز بیان کو دیکھنے کے بعد کوئی متقی اور سنجیدہ انسان فضیلت جزئی وکلی کی توجیہہ یا خواب کا واقعہ کہہ کر جان چھڑانے کی جسارت نہیں کر سکتا۔

مسئلہ عمامہ کو اجتہادی کہہ کر شیطانی ٹولہ نے اسی پمفلٹ میں سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے حالانکہ عمامہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی سنت لباس اور سنت زوائد میں سے ہونا اہل اسلام کے نزدیک متفقہ اور غیر متنازعہ بلکہ اجماعی مسئلہ ہے۔ جن کا منکر ہو کر سیف الرحمن زندیق وکافر ابدی ہو چکا ہے۔

لیکن عمامہ کا وجوب ثابت کرنے کے لیے اس کو دیگر مسائل اجتہادیہ کی طرح مجتہدین کے مابین متنازعہ بنا کر مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ اگر ایمان ہے تو اہل اسلام میں کسی ایک مجتہد کا اختلاف یا قول عمامہ کے واجب ہونے کے متعلق پیش کرے اس کا اجتہادی مسئلہ ہونے کا ثبوت دیں۔

فرقہ سیفیہ کے چیلے نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی اقتداء میں حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ پڑھنے کا حوالہ دے کر اپنے پیر کی طرح سفید جھوٹ بولا ہے۔ اعلیٰ حضرت سے قطعاً اس طرح کی بے ادبی کہیں بھی ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے کسی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امام و مقتدی بننے کا دعویٰ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مقتدی ظاہر کیا ہو۔

پیر سیف الرحمن کے چیلے حضرت ابو بکر صدیق اور عبدالرحمن بن عوف کی اقتداء میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا حوالہ دے کر دھوکہ دیتے ہیں کیونکہ عذر یا شروع نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر حاضری کی بناء پر حضرت ابو بکر صدیق یا عبدالرحمن بن عوف یا کسی دوسرے جلیل القدر صحابی کی اقتداء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا تو ممکن ہو سکتا ہے لیکن بحالت صحت و حاضری کی صورت میں بطور مقتدی بن کر ابو بکر صدیق یا عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے حضور اقدس کا نماز پڑھنا قطعاً کہیں بھی ثابت نہیں ہے جبکہ پیر صاحب کی کتاب میں تمام انبیاء و مرسلین و صحابہ کرام کے عظیم مجمع میں آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم بحالت صحت و موجودگی میں امام الانبیاء سمیت تمام انبیاء و مرسلین کے امام و مقتدی ہونا اور نائب رسول ہوئے اور ایسا کر کے پیر صاحب کا فروزندیق ہو گیا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت و موجودگی کی صورت میں کسی صحابی و امتی کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے پیش امام و مقتدیٰ ہونے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے مقتدی فی الصلاۃ و تابع ہونے کے عدم جواز پر صحابہ کرام کا سکوتی اجماع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے جب عارضی امام (صدیق اکبر) کو مصلیٰ نہ چھوڑنے کا اشارہ فرمایا تو صدیق اکبر نے جواباً و اداباً کہہ دیا:

ما کان لابن ابی قحافه ان یصلی بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم

بخاری ج1، ص94

پیغمبر کی صحت و آغاز صلاۃ میں موجودگی کی صورت میں امتی کے پیچھے اقتداء کی عدم صحت پر وہ حدیث بھی دلیل ہے جس میں مرض اور زیادہ بیماری کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے اگر جائز ہوتا تو کسی صحابی کی اقتداء میں ضرور پڑھتے۔

اور فرقہ سیفیہ کے بانی پیر سیف الرحمن کا اپنے وجود کو حضرت صدیق اکبر یا عبدالرحمن بن عوف پر قیاس کرنا محض شقاوت و جہالت ہے۔

عہد صحابہ سے لے کر اب تک تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہونے کا نتیجہ ہے کہ آج تک کسی بھی مسلمان کو امام الانبیاء کے پیش امام و مقتدیٰ (اس پیر سیف الرحمن کے سوا) ہونے کے خبیث و باطل دعویٰ کرنے کی جسارت نہ ہو سکی۔ مسلمان تو مسلمان مرزا قادیانی نے بھی کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا تھا۔

تمام مسلمانوں کے سکوتی اجماع ہی کا نتیجہ ہے کہ

واستفت قلبك الحدیث

کے مصداق کسی بھی سچے مسلمان کا دل امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مقتدی بنانے اور اس پر فخر کرنے یا ایسی بات لکھنے پر راضی نہیں ہوتا۔

تمام مسلمانوں کے سکوتی اجماع کا نتیجہ ہے کہ دع ما یریبک الحدیث کے مطابق کسی مسلمان کا دل پیر صاحب کی حرکت پر مطمئن نہیں ہے بلکہ تمام مسلمان غم و غصہ کے مجسمہ بنے ہوئے ہیں۔

ماخوذ از سیف الفرید علی عنق المرید

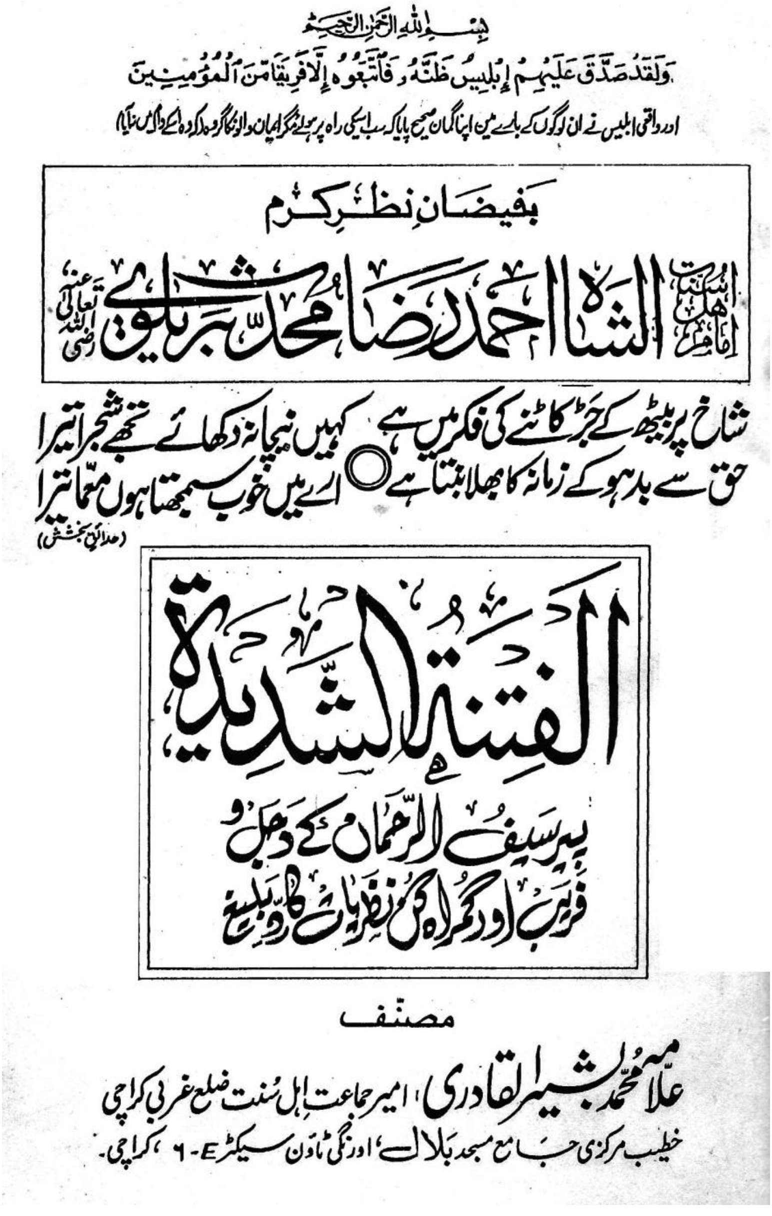

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ

اور واقعی ابلیس نے ان لوگوں کے بارے میں اپنا گمان صحیح پایا کہ سب اسکی راہ پر ہولئے مگر ایمان والوں کا گروہ کہ وہ اسکے دام میں نہ آیا

بفیضانِ نظرِ کرم

امام اہلسنت الشاہ احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے
کہیں نیچا نہ دکھائے تجھے شجرا تیرا
حق سے بد ہو کے زمانہ کا بھلا بنتا ہے ○
ارے میں خوب سمجھتا ہوں معمّا تیرا

(حدائقِ بخشش)

الفتنۃ الشدیدۃ

پیر سیف الرحمٰن کے دجل و فریب اور گمراہ کن نظریات کا ردِ بلیغ

مصنّف

علامہ محمد بشیر القادری ، امیر جماعت اہل سنت ضلع غربی کراچی
خطیب مرکزی جامع مسجد بلال ، اورنگی ٹاؤن سیکٹر E-6 ، کراچی۔

فتنہ سیفیہ کے مکائدِ شیطانی

اس گردش زمانہ میں بے شمار فتنے جنم لے رہے ہیں اور لیتے رہیں گے مگر اہلسنت والجماعت کی اجتماعیت کو انفرادیت میں، اکثریت کو اقلیت میں، تبدیل کر سکے نہ کر سکتے ہیں ہر اٹھنے والا فتنہ اپنے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ رکھنے کے باوجود اپنے آپ کو سچا مسلمان سمجھتا ہے اور غلط نظریات کو اسلام ثابت کرنے کے لیے دلائل باطلہ تاویلات فاسدہ اور علماء سُوء کی تائید حاصل کرنے میں کسی قسم کی بھی کسر نہیں چھوڑتا۔ آج کل جس فتنہ کا تذکرہ کثرت سے ہر ایک مسلمان کی زبان پر عام ہے وہ فتنہ ناریہ سیفیہ ہے جس کے بانی نام نہاد پیر سیف الرحمن افغانی ہیں، جو مسٹر طاہر القادری کی طرح نہایت مکار، اور گوہر شاہی کی طرح، فریبکار ہیں۔ فتنہ سیفیہ ناریہ کے عقائد و نظریات پر مشتمل کتاب ’’ہدایۃ السالکین‘‘ جو کہ خود پیر مکار سیف الرحمن کی اپنی لکھی ہوئی ہے جو کہ اب انڈر گراؤنڈ ہو چکی ہے۔ اُدھر پاسبانِ ملت اسلامیہ اہلسنت والجماعت کے نگہبان علماء و مشائخ اس فتنہ کی تردید میں مصروف عمل ہیں۔ ادھر رسمی اور جعلی پیر اور اس کے نام نہاد خلفاء و مریدین جید علماء و مشائخ کو زندیق و مطلق کافر، بے حد کافر، اشد کافر کے فتوے لگا رہے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بانسریاں بھی بجا رہے ہیں کہ پیر سیف الرحمن افغانی نے کسی قسم کا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔

ایک سیفی لکھتا ہے کہ ’’عجیب افتراء باز آدمی ہے کہ پیر صاحب کی کتاب میں خواب کے واقعات حالانکہ خواب نہ دلیل الزامی ہے اور نہ دین میں حجۃ دافعہ ہے اور نہ خواب پیر صاحب کا ہے بلکہ ایک دوسرے شخص کا رویاء ہے۔ تو اس بدبخت نے ایک

طرف پیر صاحب کے دعاوی ٹھہرا کر اپنے آپ کو اہل طریقت کا غم خوار ثابت کیا ہے۔" فتنہ سیفیہ کی کتاب "الشوائد علی المکائد" (صفحہ 25) اور ایک دوسرے خلیفہ نے اپنی کتاب "سل الحسام" کے صفحہ 12 پر لکھا کہ حضرت صاحب کی کتاب "ہدایۃ السالکین" یا کسی اور تحریر سے ثابت کر دے تو پچاس ہزار روپے انعام لے سکتا ہے۔ اسی کتاب کے اسی صفحہ پر لکھا کہ اگر پیر محمد "ہدایۃ السالکین" سے حضرت کا قول بطور دعویٰ دکھائے کہ "میں حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے افضل ہوں" تو پھر بھی پچاس ہزار روپے انعام کا حقدار ہے۔ حالانکہ یہ سیفی خلفاء بھی پیر کی طرح بالکل ہی اجہل ہیں۔ انہوں نے "ہدایۃ السالکین" کا مطالعہ نہیں کیا۔ اگر مطالعہ کر لیتے تو ان کو یہ نوبت ہر گز نہ آتی۔ دیکھیں یہ مولوی محمد حمید جان سیفی بھی تو سیف الرحمان افغانی ہی کے خلیفہ ہیں وہ اپنے "ابطال باطل" کے صفحہ 11 پر لکھتا ہے کہ "دوسرا خواب مولوی محمد عارف صاحب نے دیکھا ہے خواب کا مضمون یہ ہے کہ کھجوری کے حضرت پیر سیف الرحمن صاحب کو اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے اونچا مقام عطا فرمایا ہے۔ پیر محمد اور اس کے ہمنواؤں نے اس خواب کو محل اعتراض بنایا اور اسی کتاب کے صفحہ 10 پر لکھتے ہیں کہ " اس خواب میں شرع ظاہری کے ساتھ کوئی ٹکراؤ اور مخالفت نہیں ہے۔ سیدنا رسول اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے اقتدا کی ہے۔" حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھیں گے تو نبی کا ولی کے پیچھے نماز کی اقتداء شریعت مطہرہ میں ممنوع نہیں اور اسی کتاب کے صفحہ 13 پر لکھتا ہے کہ "یہ حکم اس وقت کے اولیاء کرام کے علاوہ کسی اور

طرف تجاوز نہیں کرتا۔" اور اسی کتاب کے صفحہ 18 پر لکھتا ہے کہ "حضرت سیدنا اخند زادہ سیف الرحمن کے کمالات اور ولایت سے انکار، حق سے انکار اور حسد و مکابرہ اور عناد ہے۔"

اقول: ہم اس سے قبل عرض کر چکے ہیں کہ "ہدایۃ السالکین" جس کی وجہ سے یہ فتنہ اور فساد ہوا اس کے مصنف پیر سیف الرحمن ہیں اور اسی کتاب کے اندر وہ تمام عبارات موجود ہیں۔ جو قابل اعتراض ہیں اور آج فتنہ سیفیہ کے چیلے عوام الناس میں ایک قسم کی الجھن پیدا کرنا چاہتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ "یہ خواب کے واقعات ہیں حالانکہ خواب کو دلیل نہیں بنایا جاتا، اور خواب بھی پیر صاحب کے نہیں ایک دوسرے شخص کے ہیں جن کو لوگوں نے پیر صاحب کے دعاوے قرار دے دیا ہے۔ تو اس سے متعلق پہلا جواب تو تمہارے سیفی نے اپنے "ابطال باطل" میں دے دیا ہے۔ جس کو ہم اوپر عرض کر چکے۔ غوث اعظم سے اونچا مقام پیر صاحب کا ہو سکتا ہے اور یہ بھی اس کتاب میں اعتراف کیا کہ ولی نبی کا امام ہو سکتا ہے۔ اس سے شرعاً کوئی فرق نہیں آتا۔

اور دوسرا جواب بھی خود سیفی مولوی اپنے "الشوائد علی مکائد" میں تحریر کر چکا کہ "یہ خواب کے واقعات ہیں اور خواب کو دلیل شرعی بنایا جا سکتا۔" "اور نہ ہی دین میں خواب حجۃ واقعہ ہے اور نہ ہی خواب پیر صاحب کا ہے" تو سیفیو!! اگر خواب کو تمہارے پیر نے دلیل شرعی نہیں بنایا تھا تو اپنے سالکین کے لیے اپنی کتاب میں یہ تمام خواب کیوں درج کیے؟ ان کے تحریر کرنے کا آخر مقصد کیا تھا؟ اور پھر خود پیر صاحب اپنی اسی کتاب "ہدایۃ السالکین" کے صفحہ 299 پر تحریر کرتے ہیں کہ ہزارہا رویائے صالحہ اور کشف حقہ صادقہ اور الہامات رحمانیہ ایسے موجود ہیں جو کہ اس فقیر کی

مجددیت اور حقانیت پر گواہ عدل ہیں۔ اسی بنیاد پر خود ہی دعویٰ کرتا ہے کہ "فقیر بحمد للہ و منّہ ظاہری ٹھوس دلائل سے مجدد عصر حاضر ہے۔ اور اسی کتاب میں خود پیر صاحب نے لکھا ہے کہ "اسی طرح فقیر کی ولایت، حقانیت اور وراثت حقہ پر ظاہری حجج بینہ دافعہ کے ساتھ ساتھ رویائے صالحہ بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں جو کہ نبوت کا چالیسواں جز اور حصہ ہے۔ یہاں چند رویائے صالحہ لکھنا مناسب سمجھتا ہوں۔ تاکہ طالبان حق کے لیے مشعل راہ بنیں صفحہ 221۔ عجیب بات ہے جن خوابوں کو پیر خود اپنی دلیلیں بناتا ہے اور خلفاء کہتے ہیں کہ خواب کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔ ؟اور پھر تمام خوابوں کو سن کر خود اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ خواب جو ہیں یہ طالبان حق کے لیے مشعل راہ بنیں۔ اب میں تمام سیفیوں سے صرف اتنا سوال کرتا ہوں کہ تمہارے پیر نے خود ہی خوابوں کو دلیل بنایا جو ابھی ابھی آپ نے پڑھ لیا۔ جب انہوں نے خوابوں کو بطور دلیل تحریر کیا ہے۔ تو بتاؤ کہ دلیل دعوے کی ہوتی ہے یا نہیں؟ پہلے دعویٰ ہوتا ہے پھر دلیل ہوتی ہے اور دعویٰ بغیر دلیل کے بھی غلط ہوتی ہے۔

کیا بغیر دلیل کے دعوی پائی جاتی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ پیر سیف الرحمن نے اپنی کتاب میں تمام کے تمام خواب اس لیے تحریر کیے ہیں تاکہ میرے دعوؤں کی دلیلیں بنیں جیسا کہ وہ خود لکھ رہے ہیں۔ اب ہم اسی کتاب "ہدایۃ السالکین" سے عبارات تحریر کرتے ہیں اور تمام سیفیوں مع پیر مغاں صاحب کو بھی کھلا چیلنج دیتے ہیں کہ کوئی ایک حوالہ غلط ثابت کریں؟ جو " ہدایۃ السالکین" میں موجود نہ ہو تو ایک حوالہ غلط ثابت کرنے والے سیفی کو فی حوالہ دس ہزار روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

نوٹ: قارئین کرام! جب یہ واضح ہو گیا کہ یہ کتاب صرف اپنے دعوؤں کے

دلائل پر تحریر کی گئی ہے۔ ""خواب تو اس وقت خواب تھے جب خواب کی حد تک تھے جب سن کر خاموشی اختیار کی گئی اور ""السکوت یدل علی الرضا"" کے علاوہ بھی خود پیر نے اپنی دلیلیں بنائی تو پھر اب یہ دعوے عالم بیداری کے دعوئے ہوئے ""نہ عالمِ خواب کے"" خواب خلفاء کے ہیں مگر لکھ رہا پیر! مطلب کیا ہے؟

عالم بیداری کے دعوے

کتاب ہدایۃ السالکین فی رد المنکرین کے اقتباسات

دعویٰ نمبر 1

میرے سارے مریدین و خلفاء ولی ہیں اور ان سے انکار کفر ہے۔

اصل عبارت نمبر 1

""اس زمانہ میں فقیر سیف الرحمن پیر ارچی کے مریدین اور خلفاء کرام جو کہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور ولایت سے مشرف ہیں۔""

کتاب ہدایۃ السالکین صفحہ 259

اصل عبارت نمبر 2

میرے تقریباً آٹھ ہزار خلفاء کرام ہیں اور سب کے سب فنا نفسی اور فنا قلبی سے مشرف ہیں اور کامل و مکمل اولیاء ہیں۔ تو اگر تم صرف مجھے مانتے ہو اور ان کی ولایت سے منکر ہو تو یہ بھی کفر ہو گا۔ کیونکہ تمام اولیاء کو ماننا لیکن صرف ایک ولی سے انکار کفر ہے۔ جس طرح تمام انبیاء پر ایمان لانا اور صرف ایک نبی سے انکار کفر ہے۔

صفحہ 260

دعویٰ نمبر2

کامل ومکمل پیراور اخص الخواص ولی ہوں۔

اصل عبارت

پھر فرمایا یہ اخندزادہ اخص الخواص اولیاء کرام میں سے ہے۔

صفحہ 172

دعویٰ نمبر3

مریدین وخوابیں کہتی ہیں کہ میں ولی ومجدد ہوں۔

اصل عبارت نمبر1

ہزارہارؤیاء صالحہ (خوابیں) کشوف حقہ، اور الہامات رحمانیہ ایسے موجود ہیں جو کہ اس فقیر کی مجددیت اور حقانیت پر گواہ ہیں۔

صفحہ 299۔

اصل عبارت نمبر2

ہزاروں کی تعداد میں مسترشدین اقرار کرتے ہیں کہ حقیقی کمالات اور شریعت کی ظاہراًاور باطناًاتباع اس فقیر کے اندر موجود ہے۔

صفحہ 290

اصل عبارت نمبر3

فقیر کی ولایت، حقانیت اور وراثت حقہ پر ظاہری حجج بینہ ودافعہ کے ساتھ رویائے صالحہ (خوابیں) بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں۔

صفحہ 22-321

دعویٰ نمبر 4

میرے مریدین علوم غریبہ کے مالک ہیں۔ انوار الہیہ لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔

اصل عبارت نمبر 1

اس فقیر کے واسطہ سے ہزاروں سالکین طریقت الہامات صحیحہ، کشوف حقہ اور علوم غریبہ کے مالک بن چکے ہیں۔

صفحہ 178۔

اصل عبارت نمبر 2

لاکھوں کی تعداد میں عوام مسلمان اس فقیر کے ظاہری و باطنی علوم سے فیض یاب ہیں۔ بداہت وجدانی کے طور پر انوار الٰہیہ اس فقیر کے سینہ سے حاصل کر کے دوسروں کو بھی پہنچاتے ہیں۔

صفحہ 178

دعویٰ نمبر 5

میں ایک ہی صحبت میں چمکا دیتا ہوں۔

اصل عبارت نمبر 1

فقیر کی ایک صحبت اور ایک ہی توجہ میں لطائف خمسہ، عالم امر منور اور متجوہر ہو کر ذکر خداوندی سے زندہ ہو جاتے ہیں۔

صفحہ 316

اصل عبارت نمبر 2

اگر کوئی وجدان صحیح کا مالک، اعتقاد صحیح، انقیاد اور خلوص نیت کیساتھ اس فقیر

کی صحبت میں بیٹھ جائے تو جمعیت قلبی، حیات قلبی، عشق خداوندی، عشق رسول، اتباع سنت، اجتناب بدعت اور اخلاق حمیدہ سے متصف ہو جاتا ہے۔

صفحہ 180

دعوی نمبر 6

پیری میں مقابلہ کر لیں۔ کھرا کھوٹا معلوم ہو جائے گا۔

اصل عبارت

"تعریف السوابق عندالرھان" کے مضمون پر میدان میں معلوم ہو سکتا ہے کہ ناقص پیر کون ہے۔ صفحہ 152

دعویٰ نمبر 7

میرا خلیفہ ایک سانس میں قرآن مجید کا ختم اور دس ہزار مرتبہ لاالہ الااللہ پڑھ سکتا ہے۔

اصل عبارت

حضرت روحانی صاحب جو میرا خلیفہ اعظم اور ردیف الکمالات ہے ایک سانس میں تمام رات نفی اثبات کر سکتا ہے اور ایک سانس میں کلام اللہ کے ختم کے ساتھ ساتھ دس ہزار سے زائد نفی اثبات کر چکا ہے۔

دعویٰ نمبر 8

میری ولایت و مجددیت کی نشانی میرے مرید ہیں۔

اصل عبارت نمبر 1

میرے پچاس ہزار سے زائد مریدین کو غور سے دیکھنے پر یہ بات بدیہی طور پر

ثابت ہوتی ہے کہ فقیر محی السنۃ ہے۔ میرے تمام مریدین عمامہ کی پابندی کرنے والے ہیں۔

صفحہ 300

اصل عبارت نمبر2

اس فقیر کے مریدین و خلفاء کرام ہی اس فقیر کے کمالات اور علوم کا واضح نمونہ ہیں۔ الخ

اصل عبارت نمبر3

اس فقیر کے مریدین و خلفاء کرام ظاہری اور باطنی شریعت کے التزام سے امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور تقویٰ فی العقیدہ، فی العمل اور فی الاخلاق کا مظہر ہیں۔ اس زمانہ میں بدیہی طور پر سالکین سیفیہ ہی نظر آتے ہیں۔ ان اولیاءہ الا المتقون کا مصداق صحیح اس زمانہ میں فقیر کے ہاں مل سکتا ہے۔

صفحہ 178

دعویٰ نمبر9

سر پر ٹوپی رکھنا یا ننگے سر رہنا کفار میں داخل ہونا ہے۔

اصل عبارت نمبر1

عمامہ سنت دائمہ (مستمرہ) لازمہ اور متواترہ (قطعیہ) ہے۔

صفحہ 144

اصل عبارت نمبر2

عمامہ باندھنا شعار (علامت) مومنین کی حیثیت سے واجب اور صرف ٹوپی

رکھنا یا ننگے سر پھرنا شعار کافرین ہے۔

صفحہ 146

اصل عبارت نمبر 3

شعار کفری اختیار کرنا حرام بلکہ کفار کی صف میں داخل ہونے کے مترادف بن جاتی ہے۔

صفحہ 145۔

دعویٰ نمبر 10

پوری دنیا میں شریعت اور سنت کی صحیح تابعداری خانقاہ سیفیہ میں ہے۔

اصل عبارت نمبر 1

تمام دنیا میں شریعت محمدی کی متابعت اور سنت سنیہ کے التزام کا واحد مرکز اس فقیر کی خانقاہ سیفیہ یاد کی جاتی ہے۔

صفحہ 178

اصل عبارت نمبر 2

یہ کوئی مفروضہ نہیں بلکہ کوئی ادھر خانقاہ سیفیہ میں آکر دیکھ سکتا ہے کہ فقیر بحمد للہ شیخ احمد ثانی (مجدد الف ثانی) ہے اور مجدد عصر ہے۔

صفحہ 278

اصل عبارت نمبر 3

یہ کوئی مفروضہ نہیں بلکہ کوئی ادھر خانقاہ سیفیہ میں آکر احیاء سنت کا نظارہ دیکھ سکتا ہے۔ اور اماتت بدعت کا عملی نمونہ بھی دیکھ سکتا ہے۔

صفحہ 301

دعویٰ نمبر 11

ولایت کو نبوت کی طرح ظاہر کرنا چاہیئے تاکہ لوگ فائدہ اٹھائیں۔

اصل عبارت

اگر انبیاء اپنی نبوت لوگوں پر ظاہر نہ کرتے تو وہ لوگ کس طرح مستفید ہوتے۔ اسی طرح اگر اولیاء کرام جو کہ وارثین ہیں۔ اگر اپنی ولایت ظاہر نہ کریں تو مسترشدین ان کے فیوض عالیہ سے محروم رہیں گے۔ واما بنعمتہ ربك فحدث اس معاملہ پر گواہ ہے۔

صفحہ 171

دعویٰ نمبر 12

غوث پاک رضی اللہ عنہ کے کمالات، علوم اور باطنی طاقتیں پیر (سیف الرحمن) صاحب کے پاس ہیں۔

دعویٰ نمبر 13

پیر سیف الرحمن صاحب غوث پاک رضی اللہ عنہ سے چھے مقام اوپر ہیں۔

اصل عبارت

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا وجود مبارک حضرت سیدنا اخندزادہ سیف الرحمن کے وجود مبارک میں جذب ہونے کی تعبیر یہ ہے کہ وہ علوم اسرار اور باطنی قوتیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت غوث الاعظم کو عطا فرمائے تھے۔ وہ سب کے سب کمالات اور معارف اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اخندزادہ صاحب مبارک کو عطا

کیے ہیں۔ حضرات پیران پیر محی الدین جیلانی اپنے عصر میں مجدد تھے اور حضرت صاحب مبارک عصر حاضر کے مجدد افخم ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں اور حضرت پیران پیر صاحب عبدیت کے مقام سے فوق (اوپر) طے کیے ہیں اور حضرت صاحب مبارک صاحب کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق ہے۔

الحمد للہ علی ذلك، ذلك فضل اللہ یو تیہ من یشآء و اللہ ذو الفضل العظیم

صفحہ نمبر 324 تا 325

دعویٰ نمبر 14

علم باطن فرض عین ہے اور اس منکر کافر ہے۔

اصل عبارت نمبر 1

علم باطن فرض عین ہے اور اس کی طلب بھی ہر مسلمان پر فرض عین ہے اور اس کا عدم طلب حرام ہے اور موجب فسق اور اس کا انکار کفر بواح ہے۔

صفحہ 277

اصل عبارت نمبر 2

ظاہر ہے کہ معاند منکر اولیاء اور فروض اعیان سے منکر کافر ہے۔

صفحہ 278

دعویٰ نمبر 15

پیر صاحب مبارک دنیا میں ولی اور آخرت میں نبی ہوں گے۔

اصل عبارت

اسی اثناء میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت اخندزادہ

سیف الرحمن صاحب اگرچہ ولی ہیں۔ نبی نہیں ہیں لیکن میں اس کے علو شان کی وجہ سے اس ہستی کو قیامت کے دن انبیاء کے صف میں کھڑا کروں گا۔(یہ خواب واضح طور پر فقیر کے خواب کی تعبیر ہے۔)

ہدایۃ السالکین صفحہ 327

دعویٰ نمبر 16

پیر محمد چشتی صاحب کے اعتراضات کی تصدیق کرنیوالا کافر ہے۔

دعویٰ نمبر 17

سالکین سیفیہ کے وجد کو برا بھلا کہنے والا کافر ہے۔

دعویٰ نمبر 18

سیفی مجذوبین سے ٹھٹھا کرنے والا کافر ہے۔

دعویٰ نمبر 19

پیر سیف الرحمن پر جھوٹ باندھنے والا کافر ہے۔

اصل عبارت

قاری اظہر محمود اظہری خطیب مسجد انوار حبیب، ضلع اٹک نے پیر محمد زندیق کو خط لکھا ہے کہ جس میں اس نے پیر محمد زندیق کے کافرانہ اعتراضات کو قابل ستائش کام قرار دیا ہے۔ اور سالکین سیفیہ کے وجد و حالات پر تشنیع کیا ہے اور ناقابل برداشت کلمات کفریہ سے مجذوبین کے ساتھ استہزاء کیا ہے اور اس فقیر پر بھی ناشائستہ افتراء کیا ہے۔ تو قاری اظہر محمود اظہری بھی پیر محمد کی طرح اشد کافر ہے اور معاند حق ہے۔

صفحہ 247 تا 248

دعویٰ نمبر 20

میری شخصیت کو ماننا عین دین، عین ایمان، عین اسلام اور عین شریعت ہے۔ اس کا خلاف کفر اور نیا دین ایجاد کرنا ہے۔

اصل عبارت نمبر 1

قارئین کرام پر مخفی نہیں کہ وارث سے انکار در حقیقت مورث سے انکار کرنا ہے اور وارث کی توہین اور گستاخی کرنا فی الحقیقت مورث کی توہین اور گستاخی ہے۔

العیاذ باللہ

اور وارث کامل جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور شریعت مطہرہ کی کمال متابعت کی وجہ سے اخص الخواص اولیاء کرام کی صف میں داخل ہو تو اس کامل متبع شریعت شخصیت کو غیر اسلامی عقائد کا مبلغ قرار دینا اور اپنے پیٹ سے گڑھی ہوئی شریعت کی تبلیغ کرنے والا قرار دینا بالفاظ دیگر دین اسلام اور شریعت مطہرہ محمدیہؐ کے علاوہ ایک اور دین بنانا ہے اور دین اسلام سے قطعی طور پر انکار کرنا ہے۔ جس طرح پیر محمد بدترین کافر نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل تابع اور وارث کا توہین کیا۔

صفحہ 290

اصل عبارت نمبر 2

تو اس کامل تابع شخصیت کو غیر اسلامی عقائد کا مبلغ ٹھہرانا فی الحقیقت شریعت محمدی کو غیر اسلامی شریعت ہے اور اپنے پیٹ سے نیا دین بنانا ہے۔

و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه ۔ الایة

صفحہ نمبر 290 تا 291

اصل عبارت نمبر 3

پس ایسی شخصیت کو غیر اسلامی عقائد کا مبلغ ٹھہرانا اور اپنے پیٹ سے گڑھے ہوئے احکام کی شریعت کرنے والا قرار دینا بالفاظ دیگر قرآن وسنت، احکام شریعہ اور عقائد اسلامیہ کو غیر اسلامی قرار دینا ہے اور ایمان محض کو کفر محض قرار دینا ہے۔

صفحہ 287

دعویٰ نمبر 21

وجد سے انکار قرآن وحدیث سے انکار ہے۔

اصل عبارت

وجد کا ثبوت امت مسلمہ کے نزدیک اجماعی بلکہ قطعی ہے الخ وجد سے انکار بالفاظ دیگر قرآن وحدیث سے انکار ہے۔

صفحہ 247

دعویٰ نمبر 22

دل کا کودنا کرامت ہے۔

اصل عبارت

لطائف کی حرکت (وجد کی ایک قسم اور کرامت اولیاء ہے۔)

صفحہ 248

دعویٰ نمبر 23

زبانی اور تحریری طور پر میری غیبت کرنے والا اور مجھ پر ناجائز تہمت لگانے والا کافر ہے۔

اصل عبارت

پیر محمد چشتی نے اس فقیر کی جو تحریری غیبت کی ہے اور تہمت پردازی کی ہے زبانی اور تقریری طور پر اس فقیر کی غیبت اور تہمت پردازیوں مبتلا ہے تو غیبت تہمت پردازیوں سے اس فقیر کو کوئی اذیت اخروی لاحق نہیں بلکہ اس امر حرام کو حلال اور کار ثواب جاننے سے پیر محمد چشتی خود کافر ہے۔

صفحہ 321

سیفیوں کا دعویٰ

یقیناوہ لوگ کافر ہو چکے ہیں جنہوں نے اس قیوم زمان کی شان میں گستاخی کی ہے خوہ وہ کوئی مفتی ہو یانام نہاد پیر۔

کتابچہ دعوت توبہ کا جواب صفحہ 7

پیر سیف الرحمن کی وصیت نمبر 1

فقراء حقیقی کے حق میں بدگمانی نہ کریں کیونکہ ہر زمانہ میں فقراء حقیقی کے دشمن اور منکرین فقراء پر افتراء بازی کرتے ہیں لیکن تبیین ضروری ہے۔

مکتوب کا اقتباس

وصیت نمبر 2

تمام مسلمان فقیر کی تصانیف اور فقیر کے خلفاء کی اسناد خلافت کا مطالعہ کریں جس میں فقیر نے اپنے آپ کو ''فقیر'' اور ''الفقیر'' سے مسمی کیا ہے اور کوئی دعویٰ فقیر نے نہیں کیا۔

مکتوب کا اقتباس

سیفیوں کی تصدیق

ہمارے شیخ حضرت نے دعویٰ نبوت نہیں کیا بلکہ اپنے آپ کو فقیر سے موسوم کرتے ہیں۔

مکتوب سیفی کا اقتباس

دعویٰ نمبر 24

میرا وجود پاکستان کے لیے رحمت ہے۔

صفحہ 366

عبارات پر تبصرہ

دعویٰ نمبر 1 پر تبصرہ:

پیر صاحب نے کہا کہ میرے سارے مرید ولی ہیں اور خود اخص الخواص ولی ہوں۔ مریدوں کی ولایت پر پیر صاحب نے شہادت و گواہی دی اور ولایت و قومیت پر اپنے شیخ کی گواہی بیان کی۔

لیکن واقعہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ مولانا ہاشم صاحب جو کہ پیر سیف الرحمن کے مرشد و شیخ ہیں۔ سیف الرحمن کو اس لیے اخص الخواص ولی اور قیوم زمان کہتے رہے ہیں کہ یہ جذباتی تھے۔ بات بات پر ناراض ہو جاتے تھے۔ تو ان کی تالیف قلبی کی خاطر انہیں خوش رکھنے کے لیے ایسا کرتے۔ کیونکہ مرشد حق بین کو اپنے ہر مرید و خلیفہ کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہ یہ کس فطرت کا مالک ہے۔ وہ دیکھ چکے تھے کہ اسے جتنے صفتا یا جائے خوش رہتا ہے۔ تو وہ اسے راضی رکھنے کے لیے اخص الخواص ولی قیوم زمان یوسفی

الصفۃ وغیرہ وغیرہ کہہ دیتے جیسے باپ بگڑے ہوئے بچے کو شیر پتر کہہ کر راضی کیا کرتا ہے۔ پیر صاحب نے خود ہدایۃ السالکین میں لکھا کہ مولانا ہاشم صاحب نے حدیث ”حب الوطن من الایمان“ کی تشریح میں فرمایا کہ وطن سے مراد اصل روح ہے جو عرش سے اوپر عالم امر میں ہے۔ صفحہ 292 میں انہوں نے کہا کہ اس فقیر کو ابھی ابھی الہام ہوا ہے کہ اس وطن سے مراد ”جنت“ ہے۔ صفحہ 292 مولانا صاحب نے فرمایا یہ تو عوام کی بات بیان کی ہے میں نے کہا کہ اگر جنت عوام کا مقام ہوتا تو حضورؐ نے جنت کی طلب کیوں کی ہے۔ المختصر مولانا صاحب نے فرمایا کہ آپ میرے ساتھ مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ میں نے الہام عرض کیا ہے۔ صفحہ 293 اس پر سیف الرحمن صاحب ناراض ہو کر محفل سے اٹھ گئے مرشد صاحب سمجھ گئے کہ وہ ناراض ہو گیا ہے تو اب مرشد اسے خوش کرنے کے لیے کہنے لگے کہ یہ اخندزادہ اخص الخواص سے ہے۔ آپ بدگمانی اس پر نہ کرنا یہ علم طریقت کا مجتہد ہے۔ میں نے صرف اسے غصہ میں کرنے کے لیے اس کی بات کو رد کیا ہے تاکہ اس میں نفس کی قوت پیدا ہو۔ صفحہ 294

قارئین کرام! اس بات کو ہدایۃ السالکین میں خود بھی مطالعہ کر لیں۔ مرشد صاحب ان کی جلالی طبیعت اور تلون مزاجی کے علاج کی خاطر انہیں اخص الخواص، قیوم زمان، علم طریقت کا مجتہد جیسے القابات سے نوازتے تھے۔ حقیقت کچھ بھی نہیں۔ اگر حقیقت اسی طرح ہوتی تو پیر سیف الرحمن کو ولایت و مجددیت کے دعوے کرنے کی ضرورت نہ تھی بلکہ منجانب اللہ خود مشہور و معروف ہو جاتے۔ خالی گھڑا ہاتھ مارنے سے بجتا ہے۔ بھرا ہوا گھڑا بجانے سے نہیں بجتا۔ بلکہ بھرا ہونے کی آواز دیتا ہے۔

جیہڑے محرم راز حقیقت دے
اوہ راز حقیقت کھول دے نہیں
جیہڑے بول پئے انہاں ویکھیا نہیں
جنھاں ویکھ لیا اوہ بول دے نہیں

پیر صاحب نے اپنے ہر مرید کو ولی لکھا اور آٹھ ہزار خلفاء کو کامل و مکمل اولیاء ہونے کا سرٹیفکیٹ جاری کیا۔ ان کی ولایت کو اس درجہ قطعی یقینی قرار دیا کہ انکار کرنے والے کو کافر کہا ہے۔؟ العیاذ باللہ ثم نعوذ باللہ من ذلك۔

ان باتوں سے نفسانیت کی واضح بو آتی ہے ورنہ شخصی غیر منصوصی ولایت سے انکار پر کفر کس دلیل شرعی سے لازم آیا۔ اب مجھے پیر صاحب سے شرعاً پوچھنے کا حق ہے بلکہ ہر مسلمان کو جواب طلبی کا شرعی حق ہے کہ پیر صاحب تم نے اپنے ہر مرید و خلیفہ کو کس دلیل قطعی شرعی سے ولی قرار دیا ہے؟ کیا قرآن و حدیث اور اجماع سے ان کی ولایت ثابت ہے؟ پھر ان کی ولایت سے انکار کرنے والے کو کسی دلیل شرعی سے کافر کہا ہے۔؟ حالانکہ تم نے اپنی کتاب ہدایۃ السالکین کے صفحہ 86 پر لکھا ہے کہ ”فقیر بلا دلیل شرعی فتویٰ صادر نہیں کرتا کیونکہ یہ فقیر حنفی مذہب کا تابع ہے۔؟ اپنے اس قول کو سچ ثابت کرنے کے لیے مذہب حنفی کی کسی کتاب سے ثابت کر دو کہ آٹھ ہزار سیفی خلفاء کی ولایت سے انکار کفر ہے۔

فاتوا بکتابکم ان کنتم صادقین

آئی جان شکنجے اندر جیویں ویلنے وچ گنا
دسو سیفیو رل مل مینوں جند کیویں ہن کڈاں

قارئین کرام حقیقت یہ ہے کہ شخصی غیر منصوصی ولایت کے ثبوت پر کوئی نص قطعی شرعی موجود نہیں جس کے انکار پر کفر لازم آئے پس پیر صاحب کا یہ فتویٰ نفسانی غیر شرعی اور غیر اسلامی ہے۔ نیز ولایت شخصیہ معینہ غیر منصوصہ پر ولایت مطلقہ کو دلیل بنا کر کفر کا فتویٰ صادر کرنا ظلم ہے اور پرلے درجے کی حماقت و جہالت ہے۔ ہاں البتہ ولایت معینہ منصوصہ نصوص مطلقہ سے ثبوت لانا جائز ہوگا جیسے اصحاب کہف کی ولایت، مریم علیہ السلام کی ولایت، موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی ولایت، حضرت آسیہ خاتون کی ولایت، حضرت آصف بن برخیا کی ولایت اور حضرت خضر علیہ السلام کی ولایت۔ ان مذکورہ کی ولایت قطعی منصوصی ہے جس کے انکار پر کفر لازم آئے گا اور وہ اولیاء بھی منصوص ہوں گے۔ جن کی ولایت پر مسلمانوں کی اکثریت نے اتفاق کیا ہو جیسے حضرت اویس قرنی، حضرت جنید بغدادی، حضرت پیران پیر غوث الاعظم، حضرت خواجہ حسن بصری، حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمہم اللہ علیہم اجمعین و غیرہم۔ باقی کسی غیر منصوصی معین شخص کی ولایت امر باطنی خفی ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ ہی خوب واقف ہے۔ باقی کسی کو قطعی علم نہیں۔ یہاں سے کتاب حدیقۃ الندیۃ کی عبارت کا صحیح محمل معلوم ہو گیا کہ کسی فرد معین کی ولایت منصوصی کا انتفاء من غیر دلیل کفر ہو گا نہ فرد غیر منصوصی سے انتفاء پر کیونکہ قاعدہ اصولیہ مسلم ہے کہ المطلق یجری علی اطلاقہ و المقید علی تقیدہ۔ سیفیوں کی ولایت سے انکار کو مطلق اولیاء کے انکار سے دلیل لانا مکابرہ اور تجاہل عارفانہ پھر اس پر نبوت و رسالت کے انکار سے دلیل لانا اور بھی جاہل بننا ہے۔ اب اگر ولایت شخصیہ غیر منصوصہ کے انکار پر کفر کا التزام کیا جائے تو پھر ہر سلسلے والا کافر کہلائے گا۔ کیونکہ ہر سلسلے والے کے نزدیک اپنے

سلسلے کے پیر کی ولایت مستند ہوتی ہے۔ اس طرح تو پیر صاحب اور سارے سیفی کافر ہو جائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے باقی سلسلوں میں ولی ماننے سے انکار کیا ہے۔ حالانکہ ولی موجود ہیں۔ پیر صاحب کے فتوے سے کئی استحالے لازم آتے ہیں۔

ولی کون ہوتا ہے

ولی اللہ کہلانے کا حق دار کب ہوتا ہے؟ ان سوالوں کا جواب فخر السادات، جامع المعقولات والمنقولات، منبع البرکات والکرامات آیۃ من آیات حضرت پیر سید مہر علی شاہ مرشدی وسندی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں: ”سالک الی اللہ بعد مشاہدہ و تجلیات ہوالظاہر اور نیز تجلیات ہوالباطن اولا بحسب خصوصیات و تمیزات اپنے کے اور ثانیا بافناء، بعض تمیزات ان کے مرتبہ جمع میں اور بالکلیہ فنا کے مرتبہ جمع الجمع میں ولی اللہ کہلانے کا حقدار ہے۔

فتاوی مہریہ صفحہ 52

حقیقی علماء نے کئی کئی سال رگڑے کھائے۔ بھوک اور پیاس برداشت کی تب مولوی و عالم بنے۔ اسی طرح حقیقی اولیاء نے بھی مرشد کے در پر کتنے کتنے سال پانی بھرا، جھاڑو دیا۔ پھر خدا خدا کر کے انہیں خرقہ ولایت ملا۔ پھر بھی انہوں نے اپنے کو ولی اللہ ظاہر نہیں کیا۔ لوگ انہیں ولی اللہ جانتے اور کہتے مگر وہ خود اپنے منہ سے یہ کلمہ نہ کہتے کہ مبادا میں اپنے کو ولی کہوں اور غیب سے آواز اس کے برعکس آجائے کیونکہ اس میں ایک گونا تکبر کی علامت ہے۔ جو کہ حصہ نفس اور غضب الٰہی کا سبب ہے۔ اسی بات کو قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمۃاللہ علیہ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ

فیہ اشعار بانہ بجوز تزکیۃ نفسہ او لغیرہ باعلام من اللہ تعالی بتوسط الوحی و

الالهام بشرط ان لا یکون ذلك علی وجه البطر و التکبیر فانها من رذائل النفس۔

ترجمہ: اس میں خبرداری اس بات کی ہے کہ تزکیہ نفس (ولایت و قرب خاص کا دعویٰ اپنا یا غیر کا اللہ تعالیٰ کے بتانے سے جائز ہوگا۔ وحی اور الہام کے واسطہ سے بشرطیکہ یہ دعویٰ ادنی دکھلاوے اور تکبر سے نہ ہو کیونکہ یہ دو وصف نفس کی رذالتوں سے ہیں۔

تفسیر مظہری الم تر الی الذین یزکون الآیۃ کے تحت پارہ 5

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی نے اپنی کتاب بوادر النوادر کے صفحہ 588 ج 2 پر لکھا کہ اسی واسطے میں کہتا ہوں کہ نظر الی الظاہر کسی کو شیخ، زاہد، عارف، عاشق اور سالک کہنا جائز ہے لیکن ولی اللہ کہنا ناجائز ہے کیونکہ ولایت یعنی قرب خاص اور مقبولیت امر خفی ہے۔ اس کا دعویٰ شہادت من غیر علم میں داخل ہے۔ اسی واسطے حدیث میں لا یزکی علی اللہ احدا او یقول واللہ حسبہ، او کما قال یعنی بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فلاں شخص ولی ہے باقی حقیقت حال سے علام الغیوب ہی واقف ہے۔

اگر پیر صاحب سیفیوں کی ولایت کو کشف و الہام سے ثابت کریں تو میں کہوں گا کہ پیر صاحب کا کشف و الہام بھی عجیب اختیاری ہے کہ صرف سیفیوں کی ولایت ہی مکشوف ہوتی ہے۔ باقی قادری، چشتی سہروردی، سلسلہ میں اولیاء خرط القتاد مکشوف و ملہوم ہوتے ہیں یعنی سلسلہ سیفیہ کے علاوہ باقی کسی سلسلہ میں کوئی ولی نظر ہی نہیں آتا۔ اسی لیے سیفیوں کی ولایت سے انکار کو کفر قرار دیا ہے۔ پیر صاحب کا یہ فتویٰ نفسانی ہے پیٹ کی آگ خوب بجھاتا ہے۔ حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں:

” تدریس و افتاء وقتی نافع آید کہ خالصا لوجہ اللہ، سبحانہ باشد و از شائبہ حب

جاہ ریاست و حصول مال و رفعت خالی باشد و علامت این خلوزہد در دنیا است و بے رغبت بودن است از دنیا مافیہا علمایکہ پیر و مولوی' بایں بلا مبتلا اند و بہ محبت این دنیہ گرفتار از علماء دنیا اند، ایشانند علماء و سوء و شرادرسے مردم و لصوص دین و حال آنکہ ایشاں خود را مقتدائے دین میدانند و بہترین خلائق انگارند و و یحسبون انھم علی شیء الا انھم ھم الکذبون۔

ترجمہ: حضرت مجدد صاحب نے واضح کیا کہ تدریس و فتویٰ اس وقت مفید ہے جب خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو۔ اگر ذرہ برابر خواہش نفسانی کی ملاوٹ ہوئی وہ مولوی و پیر دنیا کا ٹٹو، بازاری اور دین کا چور ٹھہرے گا علامت یہ کہ دنیا سے بے حد رغبت منصب و عہدہ کی لالچ سے خالی ہو۔ دین کی عزت پہ اپنی عزت قربان کرے۔ مگر پیر صاحب میں یہ اوصاف نہیں پائے جاتے۔ ھدایت السالکین کے ہر صفحہ پر معمولی تامل کرنے سے خوب واضح ہو جاتا ہے کہ اس شخص کو دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اپنی عزت پیاری ہے۔ اپنی اور اپنے خلفاء و مریدین کی عزت پر دھبہ نہ لگے۔ خواہ سارے مسلمانوں کو کافر و مرتد قرار دینا پڑے۔ دنیاوی لذت میں فرق نہ آئے خواہ باقی سارے دنیا تباہ ہو جائے۔ مجدد صاحب فرماتے ہیں ایسے مقتدی جھوٹے اور فراڈی ہیں۔

دعویٰ نمبر 4-3-2 اور 5 پر تبصرہ

ان چار دعادی میں پیر صاحب نے تعلی و تکبر کی تصدیق کرتے ہوئے اپنے آپ کو شیخ کی گواہی سے اخص الخواص ولی، قیوم زماں اور کامل و مکمل پیر قرار دیا ہے۔ مزید اس پر خلفاء و مریدین کی خوابیں اور کشف و الہام دلیل لائے ہیں۔ خلفاء و مریدین

کو علوم غریبہ اور کشف و الہام کے مالک ہونا قرار دیا۔ نیز اپنے متعلق فرمایا کہ ایک ہی صحبت میں جوہر خالص اور ذاکر بنا دیتا ہوں۔

یہ اشتہار اس لیے دیے تاکہ لوگ خانقاہ سیفیہ کی طرف رخ کریں اور پیری مریدی کو چار چاند لگ جائیں آمدن میں اضافہ ہو۔ حالانکہ شیخ کی گواہی، مریدین و خلفاء کی خوابیں اور خود پیر صاحب کے الہام و کشوف یقینی علم کا فائدہ نہیں دیتے بلکہ محض وہمی ظنی باتیں ہیں۔ جن پر جم کر رسالت و نبوت کی طرح ببانگ دہل دعوے کیے جانے کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا۔

انبیاء کرام اور رسل عظام کے الہام و کشوف اور خوابیں یقینی علم کا فائدہ دیتی ہیں۔ جیسے قرآن و حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ باقی کوئی ان ذوات قدسیہ سے مشابہت نہیں رکھتا۔ جیسے حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں۔ ”الہام و کشف بر غیر حجت نیست“ مکتوبات شریف صفحہ 89 مزید فرمایا پس کشف خود را بر قول علماء مقدم داشتن فی الحقیقت مقدم داشتن بر احکام قطعیہ منزل و ہو عین الضلالۃ و محض الخسارۃ صفحہ 546 الہام و کشف غیر پر حجت نہیں (اور فرمایا) کہ اپنے کشف کو علماء کرام کے اقوال پر ترجیح دینا ایسا ہے جیسے قطعی احکام قرآنیہ پر ترجیح دی جائے۔ ایسا کرنا گمراہی کی جڑ اور خالص خسارہ ہے۔

پیر صاحب کو کشوف و الہام پر نصوص قطعیہ کی طرح یقین ہے۔ اس لیے شریعت کی طرف دعوت دینے والے مظلوم پیر محمد چشتی شیخ الحدیث صاحب کو کافر، اشد کافر اور معاند حق قرار دیا ہے۔ مجدد صاحب فرماتے ہیں کہ کشف و الہام کو چھوڑ کر علماء کی باتوں پر عمل کرنا چاہیے اور پیر صاحب علماء کرام کو کافر و مرتد، بے کمال و ناقص قرار

دے کر اپنے کو عقل کل قرار دے رہے ہیں۔ العجب کل العجب، بلکہ فرماتے ہیں کہ "ہمیں اس زمانہ کے کسی عالم کے فتویٰ کی ضرورت نہیں"

ہدایۃ السالکین صفحہ 149

قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمۃاللہ علیہ تفسیر مظہری میں آیت الم تر الی الذین یزکون انفسھم کے تحت لکھتے ہیں۔

الاستفھام المتعجب من حال من یزکی نفسه اعتلائه بین الناس و لا یحصل ذلك بتزکیة نفسه بل یوجب ذلك دناء فی اعین الناس و انما یحاصل الاعتلاء و الزکاء بتزکیة اللہ تعالیٰ و جعله عالیا نامیة فیما بین عبادہ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر تعجب فرمایا ہے جو اپنی عزت کی خاطر لوگوں میں ولایت و پاکیزگی ظاہر کرتا ہے حالانکہ وہ اس طرح عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ بلکہ لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔ حقیقت میں عزت و پاکیزگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ (اگر یقین کرے) تو وہ اسے اپنے بندوں میں عالی مرتبہ کر دیتا ہے۔ معلوم ہو گیا کہ اپنے آپ کو پاک صاف اور ولی اللہ ظاہر کرنا عزت بڑھانے کی غرض سے نہایت برا ہے۔ ارشاد باری ہے۔

فلا تزکوا انفسم ھو اعلم لمن اتقیٰ

ترجمہ: ولایت و پاکیزگی کے دعوے نہ کرو وہ خوب جانتا ہے کہ کون متقی و پرہیزگار ہے۔ انتہی

معلوم ہوا کہ ولایت و مجددیت کے اشتہار دینے کی ضرورت نہیں۔ یہ نجومیوں، کاہنوں اور شعبدہ بازوں کا کام ہے۔ حقیقی ولی اللہ اپنے ہر قول و عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ پھر وہ خود اشتہار دیتا ہے۔

جیسے فرمایا:

ان الذین امنوا و عملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن ودا

ترجمہ: یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے اللہ تعالیٰ ان کے لیے محبت پیدا کر دے گا۔ قاضی ثناءاللہ پانی پتی فرماتے ہیں۔ یعنی

محبۃ فی قلوب المومنین اور محبا یحبھم

یعنی ان کی محبت ایمان والوں کے دلوں میں پیدا کر دے یا ان سے خود محبت کرنے الگ جائے گا۔

ثابت ہو گیا جو حقیقت میں مقبول بندے بن جاتے ہیں۔ انہیں شیخ و مرشد کی گواہی کی ضرورت نہیں رہتی۔ اپنی ولایت پر اپنے ہی خواب، کشوف والہام پیش کرنے کی حاجت محسوس نہیں ہوتی۔ مریدین و خلفاء کو ولایت و مقبولیت پر دلیل و گواہ نہیں بناتے بلکہ تمام گواہوں سے بڑھ کر عظیم ہستی اللہ تعالیٰ ان کی مقبولیت کی گواہی اپنی مخلوق سے کرواتا ہے۔ جیسے حدیث پاک میں ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احب اللہ العبد قال لجبریل قد احببت فلا نا فاحبہ فیحبہ جبریل ثم ینادی فی اھل السلامء ان اللہ قد احب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم وضع لہ القبول فی الارض۔

رواہ البخاری و مسلم

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

جبریل علیہ السلام بھی محبت کرنے لگتا ہے۔ پھر آسمان میں منادی کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی محبت کرو۔ پس سارے آسمانوں والے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام اسی محبت کو اس زمین والوں سے قبول کرواتا ہے۔

اب پیر صاحب کی سنیے۔ اگر اولیاء کرام جو کہ وارثین ہیں اپنی ولایت ظاہر نہ کریں تو مسترشدین ان کے فیوض عالیہ سے محروم رہیں۔

ہدایۃ السالکین صفحہ 171

اب یہی بات مرزا قادیانی نے کہی جس کا حوالہ آگے آئے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں محبت مخلوق کے دلوں میں ڈال دوں گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اپنے خاص بندوں کی محبت ڈال دیتا ہے۔ لیکن پیر صاحب کو یقین نہیں آرہا۔ فمن یھدیہ من بعد اللہ اب کون پیر صاحب کو سمجھائے کہ آپ کے بتانے کی ضرورت نہیں آپ اپنی ولایت و مجددیت کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کریں وہ خود ہی اشتہار دے دے گا۔ مگر پیر صاحب کا مان لینا ناممکن ہے۔ دعویٰ نمبر 5 میں ایک صحبت سے چمکا دینے کے قول سے بھی مخلوق کو اپنی طرف متوجہ اور راغب کرنے کی خواہش ہے۔ حالانکہ میں نے ایک صحبت کی ہے مجھے چمکانے کی بجائے بھگا دینے کی بات ہوئی ہے۔ میں نے تو اس صحبت میں سوائے وحشت و دہشت کے کچھ فیض نہیں پایا۔ اب جواب یہ ہوگا کہ تو بدعقیدہ بن کر بدنیت ہو کر بیٹھا تھا۔ اس لیے تجھے فیض نہیں مل سکا تو میں جواب میں کہوں گا کہ کافر وعیسائی سے بھی زیادہ بدعقیدہ و بدنیت تھا؟ جب پیر صاحب ایک مسلمان بدعقیدہ بدنیت کو

نہیں چمکا سکتے تو پھر یہ اشتہار کس لیے دیا کہ ایک صحبت میں ذاکر بنا دیتا ہوں۔ یہ سب پیر صاحب کے تعلیات و تکبرات ہیں۔ جنہیں حقیقی اولیاء اللہ پسند نہیں کرتے۔ بلکہ وہ تو:

راتی ساری کر کر زاری نیل اکھاندے دھندے
فجری اوہ گناہگار صداندے سب تھیں نیویں ہوندے

خوابوں کے متعلق حضرت مجدد صاحب نے لکھا کہ:

بالجملہ اعتبار بر وقائع نباید، نہاد اشیاء در خارج موجود ن، سعی باید نمود کہ اشیاء را در یقطہ یلنیند کہ شایان اعتماد است و گنجائش تعبیر نہ آنچہ در خواب و خیال دیدہ شود خواب و خیال است۔

مکتوب نمبر273

خلاصہ کلام یہ ہے کہ خوابیدہ باتوں پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے کہ اشیاء خارج میں موجود ہیں ان کو دیکھنے کی سعی کرنا چاہئے کہ اعتماد کے قابل یہی ہیں اور تعبیر کی ضرورت بھی نہیں پڑتی وہ چیز کہ خواب و خیال میں دیکھی جاتی ہے۔ خواب و خیال ہی ہوتا ہے۔ مزید فرمایا:

”ما ورائے این چہار اصل سرعی ہر چہ باشد اگر موافق است بایں اصول مقبول والا فا اگرچہ از علوم و معارف صوفیہ بارشد واز الہام و کشوف ایشاں بود

مکتوب نمبر 217

اصول اربعہ شرعیہ کے سوا جو چیز ان کے موفق ہو مقبول ہو گی ورنہ نامقبول مردود ہو گی۔ اگرچہ علوم و معارف صوفیاء اور الہام و کشوف ان صوفیاء کے ہوں۔

پیر صاحب اپنی ولایت و مجددیت مریدین کے خوابوں، الہاموں اور کشوف

سے ثابت کرتے ہیں اور مریدین و خلفاء کی ولایت اپنے کشوف و الہام سے (من ترا ملا بگویم تو مرا حاجی بگو) اب تمام ہی مل جل کر اس بے نور امت کو نور دے رہے ہیں۔ ظلمت چھٹنے کو ہے۔ اندھیر نگری سے جانے کو ہے بس بس جس طرف دیکھو گے سیفی نور ہی نظر آئے گا۔ محمدی نور شاید کسی کسی سینے میں محصور رہے۔ اللہ تعالیٰ وہ وقت نہ دکھائے۔ (آمین)

دعویٰ نمبر 6 پر تبصرہ

کتب عقائد میں ثبت ہو چکا کہ معجزات کا صدور مدعی نبوت سے بطریق تحدی یعنی معارضہ و مقابلہ مقارن بدعوی نبوت ہے۔ اور کرامات کا صدور اولیاء اللہ سے بغیر تحدی یعنی مقابلہ و معارضہ کے ہے تو معلوم ہو گیا کہ تحدی خاصہ نبوت ہے۔ یعنی منکرین کو چیلنج دینا انبیاء علیہم السلام کی خاصیت ہے۔ پس پیر صاحب کا ولایت میں تحدی کرنا مقابلہ و معارضہ چہ معنی دارد یا تو درپردہ نبوت کے مدعی ہیں۔ صرف اظہار ولایت کا کرتے ہیں۔ یہ بھی ضمناً معلوم ہو گیا کہ ولایت میں دعویٰ نہیں۔ تحدی کی نفی دعوی ولایت کی نفی کو مستلزم ہے۔ جیسے تحدی کا ثبوت دعوی نبوت کے ثبوت کو مستلزم ہے۔

پیر صاحب کا کہنا ہے کہ "تعرف السوابق عندالرھان" کے مضمون کے تحت میدان میں معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ناقص پیر کون ہے۔ تحدی و مقابلہ اور معارضہ کا کھلا چیلنج ہے جو کہ خلاف شرع اور خلاف عقیدہ اہل السنۃ ہے۔

دعویٰ نمبر 7 پر تبصرہ

تحدی اور مقابلہ کو مزید اس طرح موکد کیا کہ تم میرے ساتھ مقابلہ کے درپے ہو میرا ایک خلیفہ شان رکھتا ہے کہ ایک سانس میں قرآن مجید کے ختم کے ساتھ

دس ہزار مرتبہ نفی اثبات کا ورد بھی کر سکتا ہے۔ جب میرے خلفاء کی یہ شان ہے تو ان کے شیخ کو خود سمجھ لو کہ وہ میرے کس مقام کے مالک ہوں گے۔ اس پر بطور تعلی و تکبر خود کہا۔ ” کہ جب فقیر کے خلفاء کا یہ حال ہے تو قیاس کن زگلستان من بہار مرا “

صفحہ 298

یہ مذکورہ خلیفہ پیر صاحب کا سسر ہے یعنی

اندھا ونڈے شیرنی، مڑ مڑ اپنے گھر

دعویٰ نمبر 8 پر تبصرہ

پہلے ایک خلیفہ کی رفعت شان بتائی پھر فرمایا کہ میرے پچاس ہزار مریدین میری ولایت و مجددیت کا نشان ہیں۔ انہیں سمجھ لینے کے بعد مجھے سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ مریدین کی پہچان عمامہ شریف سے کرائی اور فرمایا کہ ہر مرید کے سر پر عمامہ شریف ہو گا اور یہی مجدد ہونے کی علامت ہے۔ پیر صاحب مبارک نے عمامہ شریف کا رنگ نہیں بتایا کہ مریدین کیسے رنگ کے عمامے باندھتے ہیں۔ مطلقاً عمامہ شریف کی نشانی سے دعوت اسلامی والوں پر بھی ان کی ولایت و مجددیت کا شبہ ہو گا۔ حالانکہ وہ سبز رنگ کا عمامہ شریف باندھتے ہیں۔ اگر سفید رنگ ہو تو بہت سارے علماء و مشائخ اور عوام مسلمان ہیں جو سفید عمامہ شریف سر پر باندھتے ہیں۔ اکثر پنجاب کے دیہاتوں میں بے ریش اشخاص بھی سفید عمامہ شریف استعمال کرتے ہیں۔ کیا ان کو بھی آپ کے مریدین و خلفاء شمار کریں؟ مریدوں کے اوصاف بیان کرتے کرتے آخر میں فرمایا کہ ان اولیاءہ الا المتقون کا مصداق اس زمانہ میں فقیر کے ہاں مل سکتا ہے۔ سبحان اللہ گویا سیفی اس زمانہ میں اگر نہ ہوتے تو یہ آیت مبارکہ مصداق صحیحہ سے خالی رہتی۔ پیر

صاحب نے باقی تمام سلاسل کے صوفیاء کرام قادریوں، چشتیوں، سہروردیوں، صابریوں اور نظامیوں کو اس آیت کے مصداق صحیح سے خارج قرار دے دیا ہے۔ اب محل اور مصداق کی ضرورت تھی تو اس کمی کو سیفیوں کی ولایت سے پورا کر کے آیت کو ان کی ولایت پر بند کر دیا۔ یہ شان تو شارع کی ہے کہ مطلق حکم میں کسی فرد کو ترجیح دے۔ پیر صاحب نے مطلق ولایت کو اپنے سیفیوں پر بند کر کے شارع بننے کی کوشش کی ہے حالانکہ یہ ترجیح بلا مرجح ہے۔ جو عند الشریعت قبیح کام ہے۔ پیر صاحب کو یہ جرأت کیسے ہوئی ؟ کس دلیل کے زور پر سیفیوں کو مصداق صحیحہ قرار دیا؟ اس کی وضاحت مطلوب ہے۔

هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين

کون ہے جو اپنے مریدوں کے تقویٰ فی العقیدہ، تقویٰ فی العمل اور فی الاخلاق کی گواہی نہیں دیتا۔

اس آیت مبارکہ میں مطلق اولیاء اتقیاء کا بیان ہے۔ مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوتا ہے۔ یعنی جس میں ولایت کے اوصاف پائے جائیں گے۔ وہی اس آیت کا مصداق اور حکم مطلق کا محکوم علیہ بنتا جائے گا۔ خواہ وہ قادری ہو، چشتی ہو، نقشبندی ہو، سہروردی ہو، صابری ہو یا نظامی ہو۔ ان میں سے کسی سلسلہ کی ترجیح بغیر دلیل نص مطلق پر زیادتی لازم آئے گی۔ مگر پیر سیف الرحمن صاحب نے اپنے مریدین کا مصداق صحیح ہونے کا دعویٰ کر دیا جو حکم مطلق قطعی کا ابطال اور تنقید بغیر دلیل ہے۔ اب ولایت کا علم امر خفی ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ واقف ہے۔ ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ محض علامات ولایت سے ولی اللہ ہونا ثابت ہو گا۔ جس پر قطعیت کا حکم نہیں ہو سکتا۔ جب کسی کی

ولایت علم یقینی سے حاصل نہیں ہوتی تو ایسے علم سے نصوص مطلقہ قطعیہ کی تنقید بھی جائز نہ ہوئی۔ قاعدہ اصول میں مسلم ہے کہ نصوص قطعیہ عامہ یا نصوص قطعیہ مطلقہ تنقید و تخصیص اولا نصوص قطعیہ سے ہو گی۔

اب پیر صاحب نے اپنی رائے کو نص قطعی بنا کر مریدین پر ولایت مطلقہ کو مقید کیا اور تفسیر بالرائے کے مرتکب ہوئے اور وعید حدیث کے مستحق ٹھہرے۔

من قال فی القرآن برایہ فلیتبوا مقعدہ من النار او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: جس نے قرآن میں اپنی رائے چلائی اس کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔ تفسیر بالرائے کرنا شرعی یا اسلامی طریقہ و عمل قرار نہیں دیا جا سکتا۔

پیر صاحب کہیں گے کہ میں نے اپنی رائے کو نص قطعی قرار نہیں دیا تو جواب میں کہوں گا پھر سیفی اولیاء کی ولایت سے منکر پر حکم کفر کیوں دیا؟ کفر کا فتویٰ تو قطعی حکم کے انکار اور ضروریات دین سے انکار پر لازم آتا ہے؟

آئی جان شکنجے اندر جیویں ویلنے وچ گنا
دسو سیفیو! رل مل مینوں جند کیویں ہن کڈاں

پیر صاحب نے صرف سیفیوں کو اس آیت کا مصداق صحیح قرار دے کر ایک غلطی اور کی ہے جو ان کے دعوے حنفیت پر کاری ضرب ہے۔ وہ یہ کہ اصول اور قاعدہ موجود ہے کہ ”تنصیص الشی باسمہ نفی ماعدا کو مستلزم نہیں عندالاحناف“ اور شافعیہ حنابلہ کے نزدیک نفی ماعدا کی لازم ہے۔ پیر صاحب نے حنفی مذہب کا خلاف کرتے ہوئے مذہب شافعی اور حنبلی پر عمل کر کے ان اولیاءہ الا المتقون کا مصداق سیفیوں

کو ٹھہرایا اور ماسوا کے باقی سلاسل اربعہ، خمسہ، سادسہ، قادری، چشتی طریقہ کے مشائخ کے لیے جو علامت بیان کی گئی وہ بھی اتباع شریعت سے متلبس اس فقیر خانہ سیفیہ کے علاوہ نظر آنا خرط القتاد ہے" اب کہاں گیا پیر صاحب کا وہ دعویٰ کہ میں پکا حنفی ہوں؟ معلوم ہوا کہنا کچھ کرنا کچھ والی بات ہے؟ "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" کا مقولہ صادق آیا۔ اگر پیر صاحب یہاں مذہب حنفیہ پر عمل کرتے تو سیفیوں کی ولایت منفرد حیثیت حاصل نہیں کرتی اور پیر صاحب کا یہ کہنا غلط ہو جاتا کہ "اس فقیر کے مریدین و خلفاء امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔"

ہدایۃ السالکین صفحہ 178

تو اس لحاظ سے پیر صاحب نے حنفی مذہب کو چھوڑنا گوارا کر لیا لیکن سیفیوں کی ولایت میں دوئی کو برداشت نہ کیا۔ سچ کہا کسی نے "اندھا ونڈے شیرنیاں مڑ مڑ اپنے گھر" یہاں سے پیر صاحب کا غیر حنفی ہونا چمکتے سورج کی طرف روشن ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے اپنی بات کو سیدھا کرنے کی خاطر اپنے مذہب کو چھورنا غیر اسلامی اور غیر شرعی طریقہ و عمل ہے۔ جیسے بعض سنی حنفی زکوٰۃ سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو شیعہ مذہب رجسٹرڈ کراتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) جو غیر شرعی اور غیر اسلامی طرز عمل ہے۔

دعویٰ نمبر 9 پر تبصرہ

پیر صاحب کا یہ فرمانا کہ ننگے سر رہنا اور سر پر ٹوپی رکھنا کافروں کی صف میں داخل ہو جانا ہے نہایت دلدوز اور رنجیدہ خاطر کر دینے والا فتویٰ ہے۔ جس سے عام مسلمان ہی نہیں بلکہ علماء کرام اور مشائخ عظام بھی مجروح ہوئے ہیں۔ کیونکہ اکثر علماء اور مشائخ قراقلی ٹوپی استعمال کرتے ہوئے کفر میں داخل ہو گئے۔ اب دوسرا مسلمان

ہے جو نماز پڑھتا ہے اور عمامہ نہیں باندھتا تو یہ شعار کافرین کو اپنانے کی وجہ سے کافروں کی صف میں داخل ہو گیا۔

اب مسلمان تو وہی ہوں گے جو عمامہ بھی باندھیں اور نماز بھی پڑھیں باقی سب کافر ہوں گے۔ (العیاذ باللہ) اس گتھی کو کیسے سلجھائیں کہ اکثریت کافر ہونے سے بچ جائے؟ اس کا جواب مطلوب ہے؟ اب ایک ہی طریقہ آسان ہے وہ یہ کہ عمامہ شریف کو سنت زوائد میں داخل فرمادیں اور نماز کے ترک کو انکار فرضیت پر حمل کریں۔ بصورت دیگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی اکثریت کو کافر کہنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بچائے کہ مسلمانوں کی اکثریت کے کافر ہونے کا عقیدہ رکھا جائے۔

آئی جان شکنجے اندر جیویں ویلنے وچ گنا
دسو سیفیو! رل مل مینوں جند کیویں ہن کڈاں

اب سب سے زیادہ مشکل پیر صاحب کے خلفاء کے لیے ہے کہ انہیں ہر حال میں عمامہ سر پر رکھنا ہوگا۔ کیونکہ پیر صاحب مبارک کا فتویٰ یہ ہے کہ عمامہ باندھنا واجب اور لازم ہے۔ جس کا ترک حرام اور کفار کی صفت میں داخل ہونا ہے۔ ٹوپی اور ننگے سر رہنا کافروں کی نشانی ہے۔ اب میں کسی دوسرے علاقے کے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ صرف حلقہ چھچھ کے سیفیوں کے متعلق حد تواتر سے زیادہ گواہ پیش کر سکتا ہوں کہ وہ خانقاہ سیفیہ میں جانے کے لیے اسے باندھتے ہیں، اس کے سوا ننگے سر یا ٹوپی میں رہتے ہیں۔

اب یہ بات میں عام سیفیوں کے متعلق نہیں کہہ رہا بلکہ ان کے متعلق بتا رہا ہوں جو کامل و مکمل ولایت کی سند اور سرٹیفکیٹ رکھتے ہیں۔ صوفیاء کے سلاسل میں

بھی بعض ٹوپیاں مشہور ہیں۔ جیسے قلندری ٹوپی، قادری ٹوپی، چشتی ٹوپی وغیرہ وغیرہ۔

پیر صاحب کے دعوی کا مقصد یہ ہے کہ سر پر عمامہ شریف رکھنا ہر مسلمان پر لازم وواجب ہے اور سنت دائمہ مستمرہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی حال میں سر سے عمامے کو نہ اتارے۔ اگر اتارے تو شعار کافرین کی علت پائی جائے گی۔ جس سے کفار کی صف میں داخل ہو جانے کے مترادف ہوگا۔

پیر صاحب پر ایک اور اعتراض بھی وارد ہوتا ہے کہ وہ یہ کہ سکھ قوم کی مذہبی علامات میں سے ایک علامت عمامہ باندھنا ہے۔ تو کیا ان کی موجودگی میں مسلمان اپنے عمامے اتار دیں تاکہ مشابہت لازم نہ آئے۔ تو اس بات کا جواب پیر صاحب نے یہ دیا ہے کہ ”کفار کو عمامہ باندھنے سے منع کیا جائے۔“

صفحہ 146

اب کون منع کرے گا اس کی وضاحت بھی مطلوب ہے۔ تو گویا ننگے سر رہنا اور ٹوپی پہنے رکھنا کافروں کی علامت ہے۔ مسلمانوں کی علامت عمامہ شریف رکھنا ہے اب ایک بات دوسری بھی ساتھ ملا لیں۔ سرکار مدینہ قلب و سینہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

بیننا و بینہم الصلوۃ فمن ترکھا فقد کفر

رواہ الترمذی

کافروں اور مسلمانوں کے درمیان فرق نماز پڑھنے کا ہے۔ جس نے تمام ترک کی پس وہ کافر ہوا۔ معلوم ہوا عمامہ اور نماز مسلمانی کی علامتیں ہیں؟ جو نماز نہیں پڑھے گا اور عمامہ نہیں باندھے گا تو اس کی مسلمانی میں شبہ ہوگا؟ اب پیر صاحب پر ایک سوال ہے وہ یہ کہ ایک مسلمان جو عمامہ باندھتا ہے اور نماز نہیں پڑھتا تو از روئے حدیث

وہ عمامہ جنھیں پیر صاحب اپنی ولایت، مجددیت کا نمونہ قرار دیتے ہیں۔ جو ان اولیاءہ الا المتقون کا صحیح مصداق ہیں۔، کتنی بار انہیں ٹوپی میں ہی نماز پڑھتے دیکھا گیا ہے۔ جب پیر صاحب کے فتوے پر ان کے کامل واکمل اولیاء ہی عمل نہیں کرتے تو باقیوں کے لیے وجوب ولزوم کا فتویٰ کیا معنی رکھے گا۔ کیا خوب کہا کسی نے:

گربہ میر و سگ وزیر و موش را دیواں کند
گر ایں چنین ارکان دولت ملک را ویراں کند

اب پیر صاحب کا ایسے سیفی اولیاء کے متعلق کیا فتویٰ ہو گا؟ کیا آپ کے فتوے پر عمل نہ کر کے بھی کامل و مکمل اولیاء ہی ہیں؟ اب دیکھا جائے گا پیر صاحب کا اپنے خلفاء کے متعلق کیا معیار حق ہے۔

دعویٰ نمبر 10 پر تبصرہ

چونکہ پیر صاحب تکبر و تعلی کی سیڑھیاں چڑھ رہے ہیں اس لیے ہر سیڑھی پر علیحدہ اور انوکھا دعویٰ کر کے گزرتے ہیں۔ اس دعویٰ میں ایک اور اونچی اڑائی کہ پوری دنیا میں شریعت کا صحیح تابعدار اور سنت کا صحیح التزام کرنے والا کوئی موجود نہیں اس کا نظارہ صرف خانقاہ سیفیہ میں کیا جا سکتا ہے۔

اب اس دعویٰ میں ایک دفعہ پھر دنیا کے تمام علماء وصوفیاء کو نیچا و حقیر دکھایا۔ قادری، چشتی، سہروردی وغیرہم پر کھلا طنز کیا اور دُنیا کی تمام بڑی بڑی خانقاہوں کو ناکارہ بے کمال اور ناقص قرار دے دیا۔ حالانکہ پیر صاحب کا کہنا ہے کہ میں نے صرف متبدعین ناقصین کی بات کی ہے۔ کاملین کی بات نہیں کی۔ میں ان کی عزت کرتا ہوں۔ انصاف سے بتاؤ مذکورہ دعوے کی تاویل کیا ہو سکتی ہے۔ جس میں پوری دنیا کا ذکر

کر کے شریعت اور سنت کو صرف خانقاہ سیفیہ میں بند کر لیا۔ پیر صاحب اور سیفیوں کو اتنی صراحت کی موجودگی میں تاویلات فاسدہ مفید نہیں۔ پھر کہا کہ یہ کوئی وہمی مفروضہ نہیں بلکہ ہر کوئی یہاں آکر دیکھ سکتا ہے۔ کہ فقیر شیخ احمد ثانی ہے۔ یعنی مجدد الف ثانی یہ اور احیاء سنت اور اماتت بدعت کا کام بڑے زور و شور سے ہو رہا ہے۔

مجھے بھی سیفیوں نے یہی جھانسہ دے کر خانقاہ سیفیہ میں بھیجا تھا کہ وہاں جا کر دیدار بھی کرو، اور احیائے سنت کا کام بھی دیکھو۔ مگر میں نے وہاں بداخلاقی، بدسلوکی، بدکرداری، تکبر و رعونت، نفرت و شحونت اور تصوف کا رسمی طریقہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ مہمان نوازی اور مساپروری نام کی شے نہیں۔ بلکہ ہمیں بے ایمانی، منافقت، بے غیرتی اور کفر و ارتداد کے قیمتی تحفے دے کر شام کے وقت خانقاہ سے نکال دیا۔ اب کتاب کے ذریعہ پھر خانقاہ سیفیہ کی دعوت کا اشتہار دیا گیا۔ جو سراسر دھوکہ، فراڈ اور جھوٹ ہے۔ وہاں احیاء سنت اور اماتت بدعت کا کام بالکل نہیں ہو رہا۔ ہاں البتہ احیاء دین سیفیت اور اماتت امت کا کام خوب ہو رہا ہے۔ اسلحہ کی نمائش میری بات کی سچی تصدیق ہے۔ خانقاہ سیفیہ میں سوائے دل ہلانے کے کوئی تصوف والی بات نہیں اور دل ہلانا تھوڑی سی مشق سے حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ علامات ولایت سے نہیں بلکہ کسب و کرتب ہے۔ اس کی مزید وضاحت آگے آئے گی۔

اند کے پیش تو گفتم غم دل تر سیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

دعویٰ نمبر 11 پر تبصرہ

ولایت و مجددیت کو نبوت کی طرح ظاہر کرنا چاہئے تاکہ لوگ فائدہ اٹھا

سکیں۔ یہ دعویٰ بلادلیل ہے۔ یہ اس جذباتی اور گرم مزاج کا دعویٰ ہو سکتا ہے جو وقت سے پہلے عزت اور شہرت پانے کی خواہش رکھتا ہو۔ ریاکار نام و نمود کا طلب گار ایسی جلدی دکھائے گا۔ حقیقی اولیاء کرام اور مجددین اپنی ولایت و مجددیت کو بہر طور پوشیدہ رکھ کر دین متین کی خدمت اور خلق خدا کی خدمت کو اپنا شیوہ بناتے ہیں۔ سنت کے احیاء اور بدعات سے گریزاں رہتے ہیں۔ خود بخود مخلوق انہیں ولی اللہ اور مجدد تسلیم کر لیتی ہے۔ دعویٰ ولایت خدا تعالیٰ پر عدم اعتماد کی دلیل ہے۔

پیر صاحب کہ طرح مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ جب تک ولایت و مجددیت کو لوگوں پر ظاہر نہ کریں تو کون از خود جان سکتا ہے کہ یہ مجدد وقت ہے ملاحظہ فرمایئے:

مجھے ہمیشہ اس خیال پر حیرت و استعجاب ہوا ہے کہ مجدد کے لیے دعویٰ کرنا ضروری نہیں۔ اگر مجدد کے لیے دعویٰ کرنا ضروری نہیں تو لوگوں کیسے معلوم ہو گا۔ کہ اس صدی کا مجدد فلاں شخص ہے اور اگر وہ خود دعویٰ نہ کرے تو دنیا کو اپنے خیال سے مجدد تجویز کرنا پڑے گا جس سے فساد لازم آتا ہے کیونکہ ہر وقت اپنے کو بزرگ و مجدد سمجھنے لگ جائے گا۔

مزید لکھا:

کہ مجدد کے لیے دعویٰ کرنا ضروری ہے جو شخص خدا کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ وہ ضرور اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ وہ اس منصب پر قائم کیا گیا ہے۔ مثلاً فبعث اللہ النبین کے مطابق جو نبی مبعوث ہوئے ان کا علم دنیا کو ان کے دعوے سے ہی ہوا۔ ورنہ لوگ کوئی عالم الغیب نہ تھے کہ خود بخود ہی سمجھ جاتے کہ فلاں شخص مبعوث

ہو گیا ہے۔

کتاب بعثت مجددین از قلم سید اختر حسین احمدی صفحہ 36

پیر صاحب اور مرزا صاحب پر دعویٰ نبوت اور دعویٰ ولایت میں فرق واضح نہ ہوا۔ اس لیے خلط مبحث کا وقوع ہوا۔ اظہار نبوت کا حکم تو نصوص قطعیہ میں وارد ہے۔ بتاؤ اظہار ولایت کس نص قطعی سے ثابت ہے؟ جو اس کو بھی مدعی نبوت کی طرح بعثت قرار دے کر اظہار کرنا لازم و ضروری قرار دے رہے ہو؟

حضرت خضر علیہ السلام زمانہ موسوی میں موجود مگر ان سے نہ دعویٰ نبوت ثابت ہے اور دعوی ولایت اسی لیے علماء و صوفیاء میں ان کی نبوت و ولایت میں اختلاف واقع ہو۔ جمہور علماء و صوفیاء نے ان کی ولایت پر اتفاق کیا ہے۔ جیسے کتابوں سے مشحون ہے۔ پیر سیف الرحمن کے دعویٰ اظہار ولایت اور مرزا قادیانی کے اظہار دعویٰ مجددیت پر اعتراض وارد ہوتا ہے۔ کہ اگر ولایت و مجددیت کا ظاہر کرنا نبوت کی طرح لازم ہے تو حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے ولایت کا اظہار کیوں نہ فرمایا جب کہ بقول آپ کے تحدیث نعمت کے طور پر اس کا ظاہر کرنا لازم ہے؟ اس کا جواب عنایت کر کے اپنے دعویٰ کو سچا ثابت کریں۔

حضرت خضر علیہ السلام علوم باطنیہ کو کیوں چھپا رہے تھے؟ جب کہ بقول آپ کے علم باطن کا سیکھنا سکھانا فرض عین ہے؟ کیا حضرت خضر علیہ السلام پر اخفائے حق کا الزام وارد نہیں ہوتا؟ خواجہ خضر علیہ السلام نے شاہراہ عام پر خانقاہ کے نام سے بورڈ نصب کیوں نہیں کیا، بیابانوں اور جنگلوں میں مجمع البحرین میں ڈیرہ کیوں جا لگایا؟ قرآنی آیات و احادیث سے یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ علوم باطنیہ و علوم اسرار کے مالک کو اپنا

آپ چھپانا چاہئے۔ جب اللہ تعالیٰ چاہے گا تو خود بخود مخلوق کو ان کی طرف متوجہ کر کے اس کی ولایت کو ظاہر کر دے گا۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کے پاس بھیج کر ان کی ولایت کو قیامت تک قرآنی آیات سے ثابت فرما دیا۔ اگر خضر علیہ السلام خود جلدی کر کے ولایت کو ظاہر کرتے شاید آج قرآن مجید میں ان کی کرامات، علوم و کمالات کا بیان موجود نہ ہوتا۔ معلوم ہو گیا کہ ولایت ولی اللہ کو پوشیدہ رکھنی چاہئے۔ اس کا اظہار اللہ تعالیٰ فرما دے گا اور مخلوق کے دل اس طرف لگا دے گا۔ جیسے ما سبق آیت و احادیث کے حوالہ سے مذکور ہو چکا۔ لہٰذا پیر صاحب کا یہ کہنا کہ ولایت کو ظاہر کرنا چاہئے خلاف نصوص قطعیہ وظنیہ ہے۔

دعویٰ دو باتوں کا احتمال رکھتا ہے۔

1۔ دعویٰ باظہار نعمت اور 2۔ دعویٰ تعلی و تفاخر

دعویٰ باظہار نعمت کو اما بنعمة ربك فحدث سے لیا گیا ہے۔ اور دعویٰ تعلی و تفاخر کو فلا تزکوا انفسکم سے اخذ کیا گیا ہے۔ اب ان دونوں میں فرق کیسے معلوم ہو تو اس کا آسان طریقہ ہے دعویٰ کرنے والے پر اعتراض کریں۔ اگر غصہ کرے اور معترض پر چڑھ دوڑے تو سمجھ جائیں یہ دعویٰ اظہار نعمت اور تحدیث نعمت کا نہیں بلکہ نفسانی اور تفاخر و تعلی کا دعویٰ ہے اور اگر اعتراض کرنے والے کو کچھ نہ کہا بلکہ اس معاملہ کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا تو سمجھ لو یہ دعویٰ نفسانی و شیطانی نہیں۔ بلکہ رحمانی و نورانی ہے اسی، دعویٰ کو تحدیث نعمت اور اظہار نعمت کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اب میں اس تقریر پر خود پیر صاحب کی کتاب سے حوالہ پیش کرتا ہوں۔ پیر صاحب نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ارشاد الطالبین کے حوالے سے لکھا ہے:

"اگر کمالات را بہ نفس خود نسبت کند و نسبت آں بخالق فراموش نماید آں تزکیہ نفس است و تکبر است مذموم او اگر آن را نسبت بہ خدا تعالیٰ کند و خود را فی نفسہ منشاء شر داند و انصاف خود بوجہ عاریت بحول و قوت الٰہی بآں کمالات دانستہ شکر الٰہی بجا آورد آں را اظہار نعمت گویند۔

ہدایۃ السالکین صفحہ 174

اعتراض کرنے والوں پر پیر صاحب کے بے دھڑک فتوے اس بات کی دلیل ہیں کہ پیر صاحب اپنے آپ کو انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم پاک جانتے ہیں۔ ان کو منشاء شر اور گناہگار کہنا تو یہاں بہن کی گالی سے بدتر اور کفر کے مترادف ہے۔ وہ اپنے ہر عمل کو شریعت جانتے ہیں زبان سے نکلے ہوئے ہر لفظ کو قرآنی آیات اور وحی جبریلی تصور کرتے ہیں۔ اپنی ذات کو عین اسلام سمجھتے ہیں۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اظہار نعمت کی علامت یہ بتائی کہ وہ شخص اپنے آپ کو منشاء شر اور گناہوں سے پُر سمجھے پس اس طرح نعمتوں کی نسبت خداوند تعالیٰ کی طرف منسوب کرے مگر پیر صاحب تو ان نعمتوں کو مریدین و خلفاء کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ "ہزاروں مسترشدین اقرار کرتے ہیں کہ حقیقی کمالات اور شریعت کی ظاہری اور باطنی اتباع اس فقیر کی اندر موجود ہے۔"

صفحہ 290

معلوم ہو گیا کہ پیر صاحب کا دعویٰ تزکیہ نفس، تکبر و تعلی اور تعاظم و تفاخر پر مبنی ہے نہ اظہار نعمت اور تحدیث نعمت سچ فرمایا میرے خدا نے:

و انھم لیصدونھم عن السبیل و یحسبون انھم مھتدون۔ حتی اذا جاءنا قال یلیت بینی وبینك بعد المشرقین فبئس القرین۔ (القرآن)

قاضی ثناءاللہ پانی پتی تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں:

فلا تزکوا انفسکم ای الا تثنوا علیھا بزکاء العمل و زیادۃ الخیر او بالطھارۃ عن المعاصی و الرذائل اذ لا علم لکم بعواقب امورکم

جلد نمبر 9 صفحہ 123

ترجمہ: اپنے نیک و ولی ہونے اور نیکیوں کے زیادہ ہونے کی تعریف نہ کرو۔ گناہوں اور نفس کی رذالتوں سے پاک وصاف اپنے کو مت جانو اس واسطے کہ تمہیں علم نہیں کہ آخر انجام کیا ہونے والا ہے۔

نعمت ولایت کا شکریہ عاجزی وانکساری ہے نعمت علم و عرفان کا شکریہ تعلیم و ارشاد ہے۔ ولی اللہ ہونے کا اعلان کرنا بڑا عالم و صوفی ہونے کا اعلان کرنا بہر صورت تکبر و تفاخر ہے۔ مگر پیر صاحب کا قصیدہ اس قبیل سے نہیں جیسے قاضی ثناءاللہ پانی پتی نے واما بنعمۃ ربک فحدث کے تحت لکھا۔

دعویٰ نمبر 13-12 پر تبصرہ

اس خواب میں کئی وجوہ سے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی توہین و بے ادبی پائی جاتی ہے۔

نمبر 1۔ پیر سیف الرحمن خوبصورت کرسی پر بٹھایا اور غوث پاک کے مسجد کو کونے میں کھڑا قرار دیا۔

نمبر 2۔ پیر سیف الرحمن کو سورج کہا اور غوث پاک کو چاند۔

نمبر 3۔ غوث پاک کو چاند بنا کر پیر صاحب سورج میں جذب کر دیا۔

نمبر 4۔ غوث پاک کو چاند بنا کر زمین پر رکھا اور پیر صاحب کو سورج بنا کر آسمان پر

ظاہر کیا۔

نمبر5۔ غوث پاک رضی اللہ عنہ کو صرف مجدد بتایا اور پیر صاحب کو مجدد افخم یعنی زیادہ عظیم المرتبہ مجدد بتایا۔

نمبر6۔ غوث پاک رضی اللہ عنہ کو صرف مقام عبدیت پر فائز کیا اور پیر صاحب کو چھ مقامات اوپر بتایا۔

نمبر7۔ پھر تصریح کر دی کہ غوث پاک رضی اللہ عنہ سے پیر صاحب مبارک کا مقام اوپر ہے۔ یہ اس طویل خواب کا نچوڑ و خلاصہ ہے۔

سیفیوں نے ”دعوت توبہ کا جواب“ پمفلٹ میں اور امین اللہ سیفی نے سیف الصارم میں لکھا ہے کہ یہ عالم خواب کا مسئلہ ہے تعبیر بھی خواب میں بیان ہوئی لہٰذا اس پر شور مچانا جائز نہیں۔

جواباً عرض ہے کہ آپ کا کہنا درست تسلیم ہوتا اگر پیر صاحب خوابوں کو اپنی حقانیت ولایت اور مجددیت پر دلیل نہ بناتے جیسے انہوں نے خود لکھا کہ ”اسی طرح فقیر کی ولایت، حقانیت اور وراثت حقہ پر ظاہری حجج بینہ دافعہ کے ساتھ ساتھ رویائے صالحہ (یعنی خوابیں) کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ جو نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔“
صفحہ 321

معلوم ہو گیا کہ پیر صاحب نے ان خوابوں کو بطور دلیل کتاب میں درج کیا۔

یہ تمام سیفیوں کے نزدیک قابل تسلیم ہے کہ اس خواب کے ظاہراً الفاظ ٹھیک نہیں۔ تو پھر عرض یہ ہے کہ جب مولوی عارف نے ان ہی الفاظ سے پیر صاحب کو یہ خواب عالم بیداری میں سنایا تھا اور پیر صاحب نے گوش ہوش سے سنا تھا تو سننے کے

بعد اس خواب کو کتاب میں درج نہ کرتے اگر درج کر دیا تو اوپر الحمد للہ علی ذلک، ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء نہ کہتے بلکہ لا حول و لا قوة الا بالله پڑھتے ایسا نہ کرنا اس بات کا قرینہ ہے کہ اب یہ خواب کا معاملہ نہ رہا بلکہ عالم بیداری میں کتاب لکھ کر اس خواب کو درج کر کے پیر صاحب نے اس خواب کے صحیح ہونے پر مہر ثبت کر دی۔ جس پر شور مچانا اور اسے غوث پاک رضی اللہ عنہ کی توہین و بے ادبی قرار دینا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلاموں پر لازم اور واجب ہے۔

پھر اس پر طرہ یہ کہ سیفی مذکورہ کتابچوں میں عالم خواب کا طعنہ دے کر معاملہ چھوڑ دینے پر زور دیتے ہیں اور ساتھ ہی جزوی فضیلت بھی ثابت کرتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فوق مقام طے کرنے کو ممکن شرعی قرار دیتا ہے اور و فوق کل ذی علم علیم الایۃ اور مثل اُمتی کمثل المطر حدیث سے استدلال لایا ہے گویا فوق مقام طے کرنے کو نص قطعی سے ممکن قرار دے کر پیر صاحب کے فوق او پر ہونے کو منصوصی بنا رہا ہے۔

”نالے چور نالے چترا“

افسوس پیر صاحب نے ان کتابچوں پر بھی سکوت کر کے اپنی فوقیت و بلندی کو بحال رکھا۔ اب اتنے قرائن موجود ہونے کی صورت میں یہ معاملہ خواب کا نہ رہا بلکہ عالم بیداری کا قطعی دعویٰ قرار پایا۔ اب سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے کفش برداروں پر لازم و واجب ہے۔ کہ ایسے بے ہودہ خواب کا جواب باصواب دیا جائے اور ایسے مجدد و مجددین کے دانت کھٹے کر دیے جائیں۔ اب سنیے:

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

مقام عبدیت سے اوپر کوئی مقام نہیں

پیر صاحب نے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کے نام اور ان کے مجموعہ مکتوبات شریف کو درود و وظیفہ بنایا ہوا ہے۔ کتاب ہدایۃ السالکین میں اکثر حوالے مکتوبات شریف سے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پیر صاحب کو مکتوب امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ از بر ہے۔ بلکہ باقاعدہ درس دینے کا دعویٰ بھی موجود ہے۔ مگر حیرت ہے کہ پیر صاحب نے دانستہ یا نادانستہ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان سے کیوں آنکھیں بند کر لیں کہ مقام عبدیت سے اوپر کوئی مقام نہیں۔ پھر سیفی اولیاء نے بھی پیر کی تقلید میں مکتوبات شریف کو دیکھنا گوارہ نہ کیا۔ لو میں بتا دیتا ہوں جسے تم شرمندگی سے چھپا رہے ہو۔

ہم تو سمجھے تھے بڑے صوفی ہیں وہ
لب جو کھولے تو محفل کو ہنسی آ گئی

میں نے اس بات کو مکتوبات شریف میں کئی مقام پر پڑھا ہے۔ یہاں تین مقام نقل کرتا ہوں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نمبر 30 میں رقم کرتے ہیں:

”لہٰذا نہایت مراتب ولایت مقام عبدیت است۔ در درجات ولایت فوق عبدیت مقامی نیست“

مکتوبات نمبر 30 جلد اول

اس واسطے ولایت کے مرتبوں کی انتہاء مقام عبدیت ہے اور ولایت کے درجوں میں عبدیت سے اوپر کوئی مقام نہیں ہے۔

ایک دوسرے مقام میں لکھا: **”پس لاجرم مقام عبدیت فوق جمیع مقامات**

باشد“

مکتوب نمبر 9

پس یقینا مقام عبدیت تمام مقامات سے فوق ہے۔

تیسری جگہ لکھا: ”و آرام وانس بعبادات گرفتہ بمقام عبدیت کہ فوق آن مقام مقامے نیست در مقام ولایت۔“

مکتوب نمبر285

(کامل و مکمل شخص) آرام وانس عبادات سے مقام عبدیت کے ساتھ پکڑتا ہے۔ کیونکہ مقامات ولایت میں عبدیت کے مقام سے اوپر کوئی مقام نہیں ہے۔

مکتوبات شریف کے ان مختلف تین اقتباسات سے معلوم ہو گیا کہ عبدیت کے مقام سے اوپر کوئی مقام نہیں۔ حضرت مجدد صاحب نے یہ بات اپنی رائے سے نہیں کہی بلکہ قرآن و حدیث سے اخذ شدہ ہے۔ دیکھئے لیلۃ المعراج میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو رفعتوں کی معراج کرائی تو اس مقام رفیع سے اپنے محبوبؐ کی شان رفعت بیان فرمائی۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلا من السمجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

القرآن

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے عبد خاص کو رات کے تھوڑے سے حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔

کوئی سیفی کہے کہ یہ مقام صرف عالم دنیا کا بیان ہوا ہے۔ کیا قرب خاص میں بھی مقام عبدیت ہی کا حال تھا؟ یا کوئی دوسرا حال غالب تھا تو اس کا جواب بھی قرآن مجید دیتا ہے فرمایا۔

ثم دنا فتدلیٰ۔ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ فاوحی الی عبدہ ما اوحی

(سورہ النجم)

پھر یہ قریب ہوا، پس وہ قریب ہوا (اپنی شان سے) پس دو قوسین جتنا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔ پس کلام کی اپنے عبد خاص سے جو کلام کی۔

ان آیات مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ مقام عبدیت سے اوپر کوئی مقام نہیں ہے۔

تشہد اور کلمہ شہادت میں بھی اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ فرمایا گیا۔ جس سے مقام عبدیت کا ہی فوق ہونا اور آخری مقام ہونا سمجھا جاتا ہے۔ پھر یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ مقام عبدیت سے اوپر نبوت و رسالت ہی کا مقام ہے۔ عبدیت و رسالت کے درمیان میں کسی اور مقام کی خبر نہیں دی گئی۔ اگر درمیان میں کوئی مقام ہوتے تو کہیں ان کا بیان بھی ہوتا۔

چیلنج

اب سیفیوں اور ان کے پیر صاحب کو چیلنج ہے کہ مقام عبدیت سے اوپر اور نبوت و رسالت سے نیچے ولایت کے مقام قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔؟

ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس و الحجارۃ اعدت للکفرین۔

اب سیفیوں کو عقل آجانی چاہیے اور سمجھ لینا چاہیے کہ خواب و تعبیر قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ اجماع و قیاس سے بھی اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ تو اب حضرت مجدد صاحب کا مکتوب نمبر 217 پڑھ لیں۔ جس میں انہوں نے وضاحت فرمائی کہ جو

خواب و تعبیر اصول شرعیہ قطعیہ کے خلاف ہو وہ مردود و نامقبول ہے۔ ایسی کھلی تصریحات کے ہوتے ہوئے گندی وملعونہ خواب اور تاویلات فاسدہ کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ امین اللہ سیفی کی وہ تقریر پڑھیں۔ جو اس نے مقام عبدیت سے فوق مقام طے کرنے کو ممکن شرعی قرار دیتے ہوئے نصوص کا سہارا لیا ہے۔ لکھتا ہے۔ ""نیز عبدالقادر جیلانی سے فوق ہونے کا دعویٰ کبھی حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں کیا۔ بلکہ مبارک صاحب اپنے آپ کو ""فقیر"" لکھتے ہیں۔ نیز دعویٰ کرنا عالم بیداری کا وصف ہے نہ کہ عالم خواب کا اور تم نے خواب کو اعتراض کا نشانہ بنا کر اپنے جہل کی بناء پر دعویٰ سے مسمی کیا ہے نیز کوئی نص قطعی ایسی موجود نہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی سے فوق مقام طے کرنے سے امتناع ثابت کرے۔ (نالے چور نالے چترا) بلکہ نص قطعی تو اس چیز کے امکان پر دلالت کرتی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے کہ:

وفوق کل ذی علم علیم۔ و کما قال علیہ السلام مثل امتی کمثل المطر لا یدری اولھم خیر ام اخرھم الحدیث۔

یہاں اوسط کا ذکر نہیں جو کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کا زمانہ ہے نیز امام ربانی فرماتے ہیں کہ سن ہزار کے بعد اولیاء اگرچہ اقل ہوں لیکن اکمل ہوں گے۔ پس جو کوئی منصوصی ولی اللہ نہ ہو تو اس پر دوسرے غیر منصوصی ولی اللہ کا فوق ہونا قرآن وحدیث نے جائز اور ممکن قرار دیا ہے۔ تو اس امکان شرعی کو امتناعی شرعی کا نام دینا اور کسی ولی اللہ پر تنقید کا سبب بنانا کفر بواح ہے اور ضروریات دین سے انکار ہے۔

السیف الصارم صفحہ 3۔

جب سے سیفیوں نے کفر وارتداد کی مشین چلائی ہے اللہ تعالیٰ نے عقل اور

علم ان سے چھین لیا ہے۔

اب قارئین کرام غور فرمائیں کہ بالا اقتباس سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

1۔ سیفی نے حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے مکتوبات کے کئی مقامات میں لکھا ہے کہ مقام عبدیت سے اوپر ولایت میں کوئی مقام نہیں اور سیف کہتا ہے کہ مقام عبدیت کے اوپر مقامات طے کرنا نص قطعی سے ثابت ہے۔

2۔ حضرت مجدد صاحب کو کم علم بتایا۔

3۔ مجدد صاحب سے ان نصوص کو مخفی قرار دیا۔

4۔ مجدد صاحب کے علم لدنی سے کھلا انکار کیا۔ اس لیے ان پر مقام عبدیت سے اوپر مقام پوشیدہ ہے اور سیفیوں پر نصوص سے واضح ہو گئے۔

5۔ مقام عبدیت سے اوپر ولایت کے مقامات کو ممکن شرعی قرار دیا۔

6۔ ان مقامات کو شرعاً ناممکن کہنے کو کفر بواح اور ضروریات دین سے انکار قرار دیا۔

7۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی توہین کی گئی ہے۔ دیکھو کفر بواح اور انکار ضروریات دین کا فتویٰ حضرت مجدد صاحب پر بھی لگا دیا کیونکہ انہوں نے ہی فرما دیا ہے کہ مقام عبدیت سے اوپر کوئی مقام نہیں۔ پیر سیف الرحمن نے بھی ان کتابچوں کو پسند کر کے خاموشی اختیار کی ہے گویا ان کی مرضی سے یہ فتوے حضرت مجدد صاحب پر چسپاں کیے گئے۔

مسلمانو! بتاؤ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو مانتے ہو یا سیفیوں کو؟ سیفی اولیاء کے نزدیک مقام عبدیت سے اوپر مقام موجود ہیں اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو تسلیم کروں گا اس لیے کہ قرآن وحدیث بھی مقام عبدیت سے اوپر سوائے نبوت ورسالت کے کسی مقام کو بیان نہیں کرتے۔ دین سیفی اور شریعت سیفی سے ہزار بار توبہ کرتا ہوں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو عارف باللہ ولی کامل مانتا ہوں۔ یہ بھی دیکھ لو کہ پیر صاحب کا یہ دعویٰ کہ میں حضرت مجدد صاحب کا بالواسطہ مرید ہوں اور انہیں اپنا مقتدی جانتا ہوں، کتنا فریب اور جھوٹ معلوم ہوتا ہے یہی وہ باتیں ہیں جنہیں شیخ الحدیث حضرت پیر محمد چشتی صاحب نے غیر اسلامی اور غیر شرعی عقیدہ و عمل قرار دیا ہے۔

سوال: تو پھر ان نصوص کا کیا مطلب ہے؟ جو سیفی نے بطور استشہاد کے پیش کیں؟

جواب: وفوق کل ذی علم علیم کا لفظی ترجمہ اس طرح ہے کہ اور ہر علم والے کے اوپر علم والا ہوتا ہے۔

اب ترجمہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہاں مقام عبدیت سے اوپر مقامات کی بات نہیں بلکہ علم سے اوپر علم کی بات ہے۔ معلوم ہوا سیفی کو علم اور مقام کا فرق بھی معلوم نہیں۔ اگر پہلے مکتوبات شریف کا بالاستیعاب مطالعہ نہیں کیا تو اب کر لیں تاکہ تم پر فرق واضح ہو۔ کشف المحجوب پڑھ لیں۔ باقی صوفیاء کی کتابیں پڑھیں۔ فقط لکھنا عالم ہونے کی علامت نہیں ہوتی بلکہ مسئلہ کو سمجھ کر لکھنا عالم ہونے کی نشانی ہوتی ہے۔ صرف پیر مبارک صاحب کو پیران پیر سے بلند و اعلیٰ ثابت کرنے کے لیے تمہیں کتنے تضادات کا شکار ہونا پڑا۔

سوالات

1۔ اب ذرا ہمت کر کے یہ بتائیں کہ کس صحابیؓ نے اس آیت سے مقام عبدیت سے اوپر نبوت ورسالت کے علاوہ مقامات کو ثابت کیا۔؟

2۔ کس تابعی نے ثابت کیا؟

3۔ کسی تبع تابعی نے ثابت کیا؟

4۔ کس امام نے ثابت کیا؟

5۔ کس مفسر نے ثابت کیا؟

6۔ کس محدث نے ثابت کیا؟

7۔ کس صوفی نے ثابت کیا؟

8۔ ان مقامات کے نام کیا ہیں۔ فرداً فرداً نام بھی بتادو۔؟ اگر نہ ثابت کر سکو تو پھر اس آیت کی تفسیر بالرائے کا ثبوت ہو گا۔ جو کفر بواح اور ضروریات دین سے انکار ہے۔ اب تفسیر بالرائے کرنے والے کے متعلق نبی علیہ السلام کا فتویٰ سنیے۔

من قال فی القرآن برایہ فلیتبوا مقعدہ من النار او کما قال

رواہ الترمذی

جو قرآن میں اپنی رائے چلاتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اب حدیث کے متعلق سنیے کہ اس میں بھی سیفی نے اپنے زعم باطلہ سے پیر صاحب کی فوقیت کو ثابت کرنا چاہا۔ جو منشاء حدیث اور محدثین کرام کی تشریحات کے سراسر خلاف اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ذات مقدسہ کو مجروح کرنے کی ناکام کوشش ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام اخرہ

رواہ الترمذی، مشکوۃشریف

سیفی ولی نے مثل امتی کمثل المطر کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ جو ترمذی شریف اور مشکٰوۃ شریف کے متن حدیث میں کاف زائدہ کے ساتھ نہیں ہے۔ جو تصرف حدیث کے مترادف ہے۔

اس حدیث سے سیفی ولی نے اپنے پیر صاحب کی پیران پیر صاحب رحمۃاللہ علیہ سے فوقیت و فضیلت کی طرف اشارہ دیا ہے۔ اس طرح کہ حدیث پاک میں زمانہ اول اور زمانہ آخر کے بہتر ہونے پر نص وارد ہوئی ہے۔ اوسط یعنی درمیانے زمانے کا ذکر نہیں جو شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہے۔ گویا اول صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا زمانہ بہتر ہے۔ اور آخر امام مہدی علیہ السلام کا زمانہ بہتر ہو گا۔ یہ دو زمانے منصوصی ہوئے درمیان کا زمانہ غیر منصوصی ہوا۔ تو غوث پاک رضی اللہ عنہ کا زمانہ غیر منصوصی ہے۔ اس لیے وہ غیر منصوصی ولی اللہ ہوئے۔ پیر سیف الرحمن کا زمانہ بھی غیر منصوصی ہے۔ لہٰذا یہ بھی غیر منصوصی ولی ہوئے اس طرح سیفی ولی نتیجہ نکالتا ہے کہ

"پس جو کوئی منصوصی ولی نہ ہو تو اس پر دوسرے غیر منصوصی ولی اللہ کا فوق ہوان قرآن و حدیث نے جائز اور ممکن قرار دیا ہے" انتہی۔

سیف الصارم صفحہ 3

سیفی دل کی بات کھولتے ہوئے ڈرتا ہے میں کھول کر بتادوں۔ وہ کہنا یہ چاہتا ہے کہ غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ولایت نص قطعی یعنی قرآن و حدیث سے ثابت نہیں اور نہ ہی پیر سیف الرحمن کی ثابت ہے۔ لہٰذا دونوں غیر منصوصی ولی اللہ ہیں۔ یعنی ولایت کے غیر منصوصی ہونے میں دونوں برابر ہیں۔ پس اگر کوئی شخص ایک غیر

منصوصی ولی یعنی پیر سیف الرحمن کو دوسرے غیر منصوصی ولی یعنی غوث پاک رضی اللہ عنہ سے فوق و بلند کرنا چاہے یا فضیلت دینا چاہے تو اس کو قرآن و حدیث نے جائز و ممکن قرار دیا ہے۔ گویا پیر سیف الرحمن کا غوث پاک رضی اللہ عنہ سے بلند ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

العیاذ باللہ ثم نعوذ باللہ من تلك الخرافات۔

(کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ) خواب سے انکار کیا قرآن وحدیث سے فوق ثابت کردیا۔

قارئین کرام غور فرمائیں۔ امین اللہ سیفی کا درج شدہ اقتباس دوبارہ پڑھیں۔ ابتداء میں لکھا کہ پیر مبارک صاحب نے غوث پاک رضی اللہ عنہ سے فوق ہونے کا دعویٰ کبھی نہیں کیا۔ وہ تو اپنے کو فقیر لکھتے ہیں۔

میرے خیال میں یہ جاہل و ناکارہ ہی سیفی پیر صاحب کو خراب کر رہے ہیں اور ان کو بچوں کا کھلونا بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ پیر صاحب کو ان جاہلوں پر کڑی نظر رکھنا چاہئے۔ یہ من گھڑت دلائل سے ان کی خدمت نہیں کر رہے بلکہ مزید انہیں بدنام کر رہے ہیں۔ پیر صاحب کو ان کا نوٹس لینا چاہئے پیر صاحب کہتے ہیں میں فوق و بلند ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا بلکہ فقیر بنتا ہوں۔ سیفی اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے پیر صاحب کی فوقیت کو قرآن وحدیث سے جائز کہہ رہے ہیں۔ پیر صاحب بھی خوش ہو رہے ہیں کہ سیفی میری ولایت کا دفاع قرآن و حدیث سے کر رہے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ یہ پیر صاحب کو مزید دنیائے اسلام کے سامنے ذلیل و رسوا کر رہے ہیں۔ اگر آپ ان سے خوش ہیں تو پھر میں یہی کہوں گا کہ:

گربہ میر و سگ وزیر و موش را دیواں کند
گرایں چنیں ارکان حضرت دین را ویراں کند

پیر صاحب کی خاموشی قاعدہ اصولیہ شریعہ ”السکوت فی موضع البیان بیان“ کے مطابق مندرجہ بالا سیفی کی تقریر پر مہر تصدیق ہے۔ جس سے دعویٰ کا ثبوت ہو رہا ہے۔

چیلنج

پیر صاحب اور تمام سیفی اولیاء ذرا ہمت کریں آگے بڑھیں اور غیر منصوصی ولی کی فوقیت دوسرے غیر منصوصی ولی پر قرآن و حدیث سے دکھادیں؟ ایک آیت یا ایک صحیح حدیث اپنے دعوے کی سچائی پر پیش کریں اور منہ مانگا انعام وصول کر لیں؟ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ یہ بھی یاد رکھیں بحث مقام عبدیت سے فوق مقامات ولایت کے ثبوت میں ہے۔ لہٰذا دلائل بھی اس بحث کے مطابق دینے ہوں گے۔ آیت کریمہ و فوق کل ذی علم علیم علمی برتری کو ثابت کر رہی ہے نہ عبدیت سے فوق مقامات کو۔ لہٰذا یہ نص تمہیں اپنے دعویٰ میں ہر گز مفید نہیں بلکہ تجاہل عارفانہ اور مغالطہ صریح ہے۔ اس لیے کہ پیر صاحب مولوی عارف کے خواب اور تعبیر کے حوالہ سے لکھ چکے ہیں کہ ”غوث پاک والے سارے علوم و معارف اور سارے کمالات اور باطنی قوتیں اس زمانہ میں اخندزادہ مبارک صاحب کو عطا کر دی گئی ہیں“ جس سے علم میں برابری و ہمسری ثابت ہو گئی۔ اب علمی برابری کے بعد علمی برتری پر وارد نص کو بطور دلیل پیش کرنا جہالت صریحہ اور غباوت شنیعہ جو سراسر دھوکہ علمی اور ڈرامہ فلمی کے مترادف ہے۔

پھر غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ولایت خاصہ کو غیر منصوصی کہنا بیماری اور بغض و عناد کی علامت ہے۔ غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ولایت اجماعی ہے۔ صوفیاء عظام اور علماء کرام کا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے زمانہ حیات سے لے کر آج تک ہر مکتبہ فکر کا اتفاق ہے، الا ماشاءاللہ کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ولی اللہ ہیں۔ صوفیاء و علماء اور مسلمانوں کی اکثریت کا کسی نیک کام پر اتفاق کر لینا اجماع کہلاتا ہے۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”لا تجتمع امتی علی الضلالۃ“ (الحدیث) میری اُمت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔

فرمایا:

ما راہ المسلمون (وفی روایۃ المومنون) حسنا فھو عنداللہ حسن (الحدیث)

جس کو اکثریت مسلمانوں کی اچھا کہہ دے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہوتا ہے۔

معلوم ہو گیا حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا ولی اللہ ہونا اجماعی ہے۔ اس کے برعکس پیر سیف الرحمن کو سوائے سیفیوں کے مسلمانوں کی اکثریت ولی نہیں مانتی، بلکہ پہچانتے ہی نہیں۔ تو اس طرح پیر سیف الرحمن کی مجددیت ولایت اختلافی و نزاعی قرار پائی اور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ولایت اجماعی و اتفاقی اب وقت تعارض ولایت اختلاقی کو رد کیا جائے گا اور اتفاقی اجماعی کو قبول کیا جائے گا۔ جب یہ بات مسلم ہو گئی تو رفعت و عظمت، فضیلت و فوقیت، اولیت والویت حتیٰ کہ ہر قسم کی برتری حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے لیے خود بخود ثابت ہو گئی اور پیر سیف الرحمن سرکار غوث

پاک رضی اللہ عنہ کی خاک پا کے برابر بھی نہیں رہا اور پیر صاحب کو برتر کہنے والوں کے منہ خاک آلود ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ (آمین)

امین اللہ سیفی کہتا ہے کہ حدیث مثل امتی مثل المطر میں غوث پاک کے زمانے کا ذکر نہیں۔ تیری مانیں یا محدثین کرام کی۔

قال التوربشتی لا یحمل ھذا الحدیث علی التردد فی فضل الاول علی الاخر فان القرن الاول ھم المفضلون علی سائر القرون من غیر شك و شبھة ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم (الخ)

امام تورپشتی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو تردد و شک پر حمل نہ کریں گے کہ اول زمانہ بہتر ہے یا آخر زمانہ کیونکہ زمانہ اول کے لوگ بے شک و شبہ تمام زمانوں سے فضیلت والے ہیں۔ پھر ان کے ساتھ جو ملتے ہیں۔

انور شاہ صاحب کشمیری نے العرف الشذی شرح ترمذی میں لکھا ہے کہ:

کل ماض خیر من مستقبل الا ماشاء اللہ۔

ہر گزرا ہوا زمانہ آنے والے زمانے سے بہتر ہے۔ الاماشاءاللہ۔

سیفی صاحب! محدثین نے واضح کر دیا ہے کہ تیرے پیر صاحب کے زمانے سے غوث پاک رضی اللہ عنہ کا زمانہ بہتر ہے۔ اس لیے کہ وہ مقرون ہے۔ قرون مشہود لہا بالخیر سے یعنی خیر والے زمانے کے زیادہ قریب ہے اور ہر وہ زمانہ جو زمانہ خیر کے قریب ہے وہ بہتر ہے زمانہ مابعد سے۔ اللہ ہدایت دے۔ سیفیوں کو کس طرف جا رہے ہیں۔ غیر اسلامی تشریحات و تاویلات، من گھڑت دلائل پیش کر کے پیر صاحب کو خوش کر رہے ہیں۔ مگر اللہ و رسول ﷺ اور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو ناراض کر رہے ہیں۔

امین اللہ سیفی کی یہ ساری تقریر کئی وجوہ سے غوث پاک رضی اللہ عنہ پر تنقید کا سبب ہے۔ جو کفر بواح اور ضروریات دین سے انکار ہے۔

تیرے من گھڑت افسانے حقیقت کیسے بدلیں گے
فسانہ پھر فسانہ ہے حقیقت پھر حقیقت ہے

غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گفت مبارک

قدمی هذا علی رقبة کل ولی اللہ

یہ قول مبارک تمام اولیاء کو شامل ہے۔ پہلے ترکیبی اعتبار سے دیکھ لیں۔ قدمی هذا صفت باموصوف مبتدا ہے۔ علی رقبة کل ولی اللہ ظرف مستقر ہو کر جملہ خبریہ ہوا۔ اس طرح یہ جملہ اسمیہ خبریہ بنا۔ اب اصول فقہ اور علم نحو کی تمام کتابیں دیکھ لیں ان میں لکھا ہے کہ جملہ اسمیہ دوام واستمرار پر دلالت کرتا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ آپ کا قدم مبارک تمام اولیاء کرام کی گردنوں پر ہے۔ خواہ اولیاء اولین ہوں یا آخرین کیونکہ یہ قول شیخ حقیقت میں قول خدا ہے۔ کما قال السید مہر علی شاہ قدس سرہ العزیز۔

اب یہ سوال کہ متقدمین اولیاء کرام اور متاخرین اولیاء کرام میں، صحابہ کرامؓ اور امام مہدی علیہ السلام بھی آتے ہیں۔ جو بالاجماع غوث پاک سے افضل ہیں۔ لہٰذا پیران پیر کا قول کل اولیاء کو شامل نہ ہوا؟

یہ سوال بھی مغالطہ کے طور پر اٹھایا گیا ہے۔ اس لیے بحث نفس ولایت میں ہے صحابیت وخلافت میں نہیں۔ ولایت وصف عام ہے اور صحابی وخلافت وصف خاص۔ ان دو کے درمیان نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے۔ صحابی میں ولایت سے زائد صحابیت کا وصف ہے جو زہد وتقویٰ، عبادت وریاضت، ولایت ومعرفت اور علوم اسرار

و معارف کی کثرت سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ ایمان کی حالت میں ظاہراً دیدار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور مجلس ظاہری پالینے سے حاصل ہوتا ہے۔

امام مہدی میں ولایت سے زائد وصف خلافت کا ہے۔

و اخرج البزار عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی خلیفۃ یحثو المال حثیا لا یعدہ عدا (الحدیث)

و اخرج احمد و مسلم عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اخر اُمتی، خلیفۃ الی اخر الحدیث۔

و اخرج احمد و مسلم عن ابی سعید و جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی اخر الزمان خلیفۃ تقسیم الا مال و لا یعدہ۔

و اخرج احمد و نعیم بن حماد و الحاکم ابو نعیم عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الرایات السود قد اقبلت من خراسان فاتوھا و لو حبوا علی الثلج فان فیھا خلیفۃ اللہ المھدی۔ الحاوی للسیوطی

اسی طرح کئی روایات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کو خلیفہ فرمایا۔ معلوم ہو گا کہ امام مہدی علیہ السلام میں زائد وصف منصوصی خلافت کا ہے۔ جس سے وہ تمام اولیاء کرام میں ممتاز کر دیے گئے ہیں۔ اگر مہدی صرف ولی ہیں تو دنیا میں کسی شخص کے مہدی ہونے کے دعوے پر کوئی اعتراض نہیں چاہئے اور اسے جھوٹا نہ کہنا چاہئے کیونکہ اولیاء کرام بے شمار ہو سکتے ہیں۔ کسی ایک سے کیا فرق پڑے گا پھر اکثر جھوٹے لوگوں نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ دنیا میں دو طرح کے جھوٹے مدعی ہوئے ہیں۔ ایک وہ جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور دوسرے جنہوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ حال ہی میں کراچی سے سید عتیق الرحمن گیلانی نے ظلی مہدی

ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے۔ ان خصوصی دعوؤں سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی ہونا کوئی ایسا وصف ہے جس میں عزت و کرامت، رفعت و عظمت بہت زیادہ ہے۔ تو منصب کے حصول کی خاطر مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ جیسے نبوت ایک خاص وصف ہے تو مہدی وصف خلافت کی وجہ سے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گفت میں شامل نہیں اور صحابہ صحابیت کی وجہ سے داخل نہیں اور یہ بات باریک نظر سے معلوم ہوتی ہے۔ بایں وجہ آپ کا قول ''کل ولی اللہ'' صرف اولیاء کو شامل ہو گا صحابہؓ و خلیفۃ اللہ مہدی کو شامل نہیں ہو گا۔ آپ کا یہ مبارک قول مقام رفیع پر دال ہے اور وہ مقام قطب الارشاد ہے جیسے قاضی ثناءاللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مظہری کی جلد دوم صفحہ 103 پر لکھتے ہیں۔

قلت اشار النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی اھل البیت لانھم اقطاب الارشاد فی الولایات اولھم علی علیہ السلام ثم ابناءہ الی الحسن العسکری و اخرھم غوث الثقلین محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنھم اجمعین لا یصل احد من الاولین و الاخرین الی درجۃ الولایۃ الا بتوسطھم کذا قال المجدد رضی اللہ عنہ۔

قاضی ثناءاللہ کہتا ہوں کہ نبی علیہ السلام نے اپنی اہل بیت کی طرف اشارہ دیا ہے کہ تمام اولیاء کے قطب الارشاد ان ہی میں ہوں گے۔ پہلے حضرت علی علیہ السلام تھے پھر ان کے بیٹے حسن و حسین علیہما السلام حضرت حسن عسکری تک اور آخری ان کے شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ تھے۔ اولیاء متقدمین اور اولیاء متاخرین نے ولایت میں جو درجہ پایا گیا ہے وہ ان ہی کے واسطہ و وسیلہ سے پایا جاتا ہے۔ اسی طرح حضرت

مجدد صاحب نے فرمایا۔

اب سیفی اندازہ لگالیں۔ قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمۃاللہ علیہ نے صاف تصریح کردی ہے کہ ولایت و مقبولیت اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ناممکن ہے۔ ”لایصل احد من الاولین و الاخرین“ عبارت میں نکرہ خیز نفی میں واقع ہے۔ جو عندالاصولین عموم کا فائدہ دے رہا ہے۔ معلوم ہو گیا ولایت قیامت تک جس کو ملے گی اس پر مہر تصدیق اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فرد کی ہو گی۔ ان کے واسطہ کے بغیر ولایت کا دعویٰ محض ڈھونگ اور رسمی قرار پائے گا۔ پھر کتنا ظلم ہو گا کہ کوئی رسم پیر اپنی ولایت کا رعب و دبدبہ بڑھانے کے لیے اہل بیت کرام سے افضل بنے اور اپنا غوث پاک رضی اللہ عنہ سے چھے درجہ اوپر ہونے کا ملعون قول کرے۔ بالفاظ دیگر اپنا قدم غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گردن پر بتائے۔ جو کہ سچے سید اور آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور قطب الارشاد ہیں۔

پیر سیف الرحمن! پہلے اگر ولی اللہ بھی تھا تو اس خواب کی تصدیق کے بعد ولایت سے بھاگ چکی ہے اور اب محض رسمی پیر رہ گیا ہے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے

دعویٰ نمبر 14 پر تبصرہ

پیر صاحب نے کہا کہ علم باطن یعنی علم تصوف سیکھنا فرض عین ہے اور اس کا نہ سیکھنا حرام اور انکار کفر ہے۔ اس پر دلیل تقویٰ باطنی سے لیتے ہوئے اس آیت کا سہارا لیا ہے کہ

یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقٰتہ

حالانکہ کسی مفسر، کسی محدث اور کسی صحابیؓ سے بھی اس آیت کے تحت علم تصوف کی فرضیت کا قول منقول نہیں۔ اگر فرض شرعی کے قول کو تسلیم کر لیا جائے تو اس کے ثبوت کے لیے قطعی دلیل صریح چاہئے کیونکہ احکام قطعیہ کے ثبوت کے لیے دلائل قطعیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ پیر صاحب ہمت کر کے ایک دلیل صریح قطعی ثبوت میں پیش کر دیں؟ اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ کسی صوفی و امام کے قول سے فرض شرعی قطعی کا ثبوت نہیں ہوتا۔

اگر پیر صاحب علم تصوف کے فرض عین ہونے پر اصرار کریں تو پھر ہر مسلمان، عاقل، بالغ مرد و عورت اس علم کے مکلف ہوں گے۔ جیسے حضرت حماد بن ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما اس بات میں حدیث لائے ہیں۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ (الحدیث)

تو بفحوائے حدیث علم و تصوف مرد و عورت دونوں پر فرض عین ہوا۔ جیسے نماز، روزہ۔

تو اب پیر صاحب پر سوال وارد ہوتا ہے کہ مردوں کو اس فرض کی ادائیگی پر لگا رکھا ہے عورتوں کو کیوں محروم رکھا ہوا ہے؟ کیا انہیں تصفیہ قلب اور تقویٰ باطنی کی ضرورت نہیں؟ نماز، روزہ باقی فرائض تو ان کے ادا کرنے سے ادا ہوتے ہیں۔ ان کی جگہ ان کا خاوند تو ادا نہیں کرتے؟ عورتوں کے دل جاری کرنے کا حکم خلفاء کرام کو کیوں نہیں دیا؟ یہ شعبہ کیوں محروم چھوڑ دیا گیا؟ حضرت حماد بن امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما نور ظلم شرح فقہ اکبر کے صفحہ نمبر 5 پر لکھتے ہیں:

لا یحوزله تاخیر الطلب العلم الذی فرض علیه وهو علم الایمان و علم ما یزول به الایمان۔ الخ۔ و علم التوحید فرض فی ابتداء طلب العلم بعد البلوغ و من تاخر فقد ارتکب بذنب کبیر

حضرت حماد بن امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم ایمان کے متعلق اور ایمان کے زوال کے متعلق علم سیکھنے کو فرض فرماتے ہیں۔ اور اس علم کے نہ سیکھنے کو گناہ کبیرہ کہتے ہیں اور پیر صاحب علم تصوف اور علم باطن کے سیکھنے کو فرض عین قرار دیتے ہیں اور نہ سیکھنے کو حرام اور انکار کو کفر کہتے ہیں جو دین سیفی ہو سکتا ہے، دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہو سکتا۔ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فردائے قیامت از شریعت خواہند پرسید از تصوف نخواہند پرسید

مکتوب نمبر 48

قیامت میں شریعت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ تصوف کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔

قارئین کرام پیر صاحب نے علم تصوف کو فرض عین قرار دے کر تمام مسلمانوں کو مکلف بنایا جو ان کے پیٹ کی گڑھی ہوئی شریعت ہے۔ اور فرض عین کا عقیدہ غیر اسلامی عقیدہ ہے۔ جس کی فرضیت کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں۔ فرائض قطعیہ کے ترک پر قیامت کو پوچھ ہوگی اور علم تصوف کے بارے میں کوئی پوچھ نہ ہوگی۔ معلوم ہوا مجدد صاحب کے نزدیک علم تصوف فرض عین شرعی نہیں ہے۔ یہاں پیر صاحب کا عقیدہ حضرت مجدد صاحب کے خلاف ٹھہرا اور ان کی شریعت مجدد صاحب کی شرعیت کے خلاف ٹھہری۔ غیر فرض کو عین فرض قرار دے کر منکر کو کافر قرار دے دینا بھی سیفی دین ہے دین الٰہی نہیں۔ ساری کتاب میں پیر صاحب کا یہی

طریقہ و وطیرہ رہا کہ مباح و مستحب عمل کو واجب و فرض شرعی قرار دے کر تارک کو فاسق اور منکر کو کافر، اجماعی کافر کہتے رہے جو آداب علماء اور عقل و نقل کے خلاف ہے۔

(العیاذ باللہ ولا حول لا قوۃ باللہ)

دعویٰ نمبر 15 پر تبصرہ

اس عبارت میں پیر صاحب نے نبیوں کی صف میں ہونے کی خبر دی ہے۔ کہ قیامت میں نبیوں کی صف میں ہوں گا۔ اگرچہ یہ واقعہ خواب کا ہے۔ مگر پیر صاحب نے اس کو اپنے خواب کی کی تعبیر قرار دے کر اس واقعہ کی تصدیق فرمادی۔ پھر کتاب میں پسندیدہ قرار دے کر درج کر دیا۔ اب عرض ہے کہ ہم بھی آپ کا نبیوں میں ہونا مان لیتے مگر ساتھ میں مرزا قادیانی کی نبوت تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ مرزائی بھی امین اللہ سیفی کی طرح

من یطع اللہ و الرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبین و الصدیقین و الشھداء و الصالحین

سے دلیل لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو قیامت میں نبیوں کی صف میں ہو گا۔ اسے دنیا میں نبوت ظاہر کر دینی چاہئے۔ خود ہی سوال کرتے ہیں کہ کوئی کہے کہ آیت میں لفظ ''مع'' آیا ہے۔ جس سے معیت سمجھی جاتی ہے نہ نبی ہونا۔ کیونکہ ضروری نہیں جو ساتھ ہوا وہ نبی بھی؟ تو اس سوال کا جواب دیتے ہیں کہ لازماً یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا ان چاروں درجوں میں سے کوئی درجہ بھی نہیں ملے گا۔ صرف ان کے ساتھ ہونے کا شرف حاصل ہو گا جن کو یہ مدارج ملیں گے۔ اگر انسان صالح یا نیک بھی نہ بن سکا تو کیا فائدہ ہوا الخ مزید جواب دیتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ ''مع'' کے یہی معنی ہیں

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے نبوت کے مقام پر فائز ہوں گے۔

کتاب دینی معلومات کا بنیادی نصاب صفحہ 77-76 مجلس انصار اللہ، ربوہ

سوال نمبر1۔ میرا سیفیوں سے سوال ہے کہ کل قیامت میں جو نبیوں کی صف میں ہوا اسے کون پہچان سکے گا کہ یہ نبی نہیں ولی ہے ؟

سوال نمبر2۔ کیا کوئی ایسی نص موجود ہے کہ نبیوں میں ولی کی پہچان کرائی جائے گی کہ لوگو! اس شخص کو نبی نہ سمجھنا یہ ولی ہے صرف علو شان کی وجہ سے نبیوں میں داخل کیا گیا ہے؟ سیفیوں کو ایسے بے ہودہ خواب کو یکسر مسترد کر دینا چاہئے تاکہ غیروں کا ہتھیار نہ بنے۔

دعویٰ نمبر16-17- 18اور19پر تبصرہ

ان چار قسم کے فتوؤں پر مقدمہ، علماء کرام و مفتیان اہل پاکستان کے حضور پیش کرنا چاہتا ہوں۔ خدا خوفی، خدا ترسی، حق پرستی اور رضا اللہ انصاف سے فیصلہ کر دو کہ ان چار وجوہ سے کسی مسلمان پر کفر کا فتویٰ عندالشرع جاری ہو سکتا ہے۔؟

1۔ کیا کسی پیر پر اعتراض کرنے والا کافر ہو سکتا ہے؟

2۔ کیا سیفیوں سے کے وجد پر اعتراض کرنے والا کافر ہو سکتا ہے؟

3۔ کیا سیفیوں سے ٹھٹھا کرنے والا کافر ہو سکتا ہے؟

4۔ کیا پیر صاحب پر جھوٹ باندھنے والا کافر ہو سکتا ہے؟ قرآن و حدیث سے جواب دے کر ممنون فرمادیں۔

حدیث لا یرمی رجل رجلا بالفسوق او بالکفر الا ارتدت ان لھم یکن صاحبہ کذلك کے تحت کفر و فسق کا حکم پیر موصوف پر لگ چکا ہے کیونکہ مجھ کو بے

وجہ کافر اشد کہا۔ میرے خیال میں پیر صاحب خود کو اندر ہی اندر نبی خیال کرتے ہیں۔ صرف ڈر کے مارے اظہار نہیں کرتے۔

دعویٰ نمبر 20 پر تبصرہ

دعویٰ نمبر 20 بھی نبوت کی طرف اشارہ ہے۔ پیر صاحب کا اپنے آپ کو بالفاظ دیگر اسلام، شریعت، قرآن وحدیث کی مخالفت قرار دینا، نیا دین بنانا جیسے جملے صاف بتاتے ہیں کہ پیر صاحب بزعم خویش نبوت کے مدعی ہیں۔ نبیوں کی صف میں کھڑے ہونے کی تصدیق اور اسے خواب کی تعبیر کہنا بھی اس پر گواہی معلوم ہوتی ہے۔ (العیاذ باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ)

دعویٰ نمبر 21 پر تبصرہ

وجد ایک باطنی کیفیت کا نام ہے جو تلاوت قرآن مجید، نعت شریف، ذکر اسم ذات اور قوالی سننے سے عموماً از خود طاری ہو جاتا ہے۔ جس میں کسب واختیار کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ جیسے تقشعر منه جلود الذين يخشون ربهم الاية اور اذا ذكر الله وجلت قلوبهم نصوص اسی کیفیت کو بیان کرتی ہیں۔ اگر یہی کام کسب واختیار سے ہوں اور اس کو اپنی کرامت ہونا ظاہر کیا جائے تو اس کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں۔ تمام سیفیوں کا وجد کسبی واختیاری ہے اور خاص قسم کے اشاروں، آوازوں اور حرکتوں کا مرہون منت ہے۔ جو کسی طرح بھی مندرجہ بالا آیات کا مدلول نہیں ہو سکتا۔ باقاعدہ ان محرکات کے لیے محفل سجائی جاتی ہے۔ پھر پھڑکانا شروع کرتے ہیں تو اسے توجہ لینا کہتے ہیں۔ گویا اپنی اپنی بیٹریاں چارج کرتے ہیں۔ سیفیوں نے وجد کو مداری کا کھیل بنا رکھا ہے۔ جس سے بات کرو تو کہیں گے بیٹھ تیرا دل جاری کروں۔ بیٹے تجھے توجہ

کروں۔ ہر کس و نا کس کو بٹھا کر توجہ دینا شروع کر دیں گے۔ پھر آخر میں کہیں گے یہ ہمارے پیر کے ولی ہونے کی نشانی ہے۔ نعوذ باللہ من تلک الخرافات پناہ ایسے وجد اور بزرگی سے۔ ولایت اتنی سستی کر دی گئی ہر نتھو خیرا، نورا گھسیٹا ولی بنا پھر رہا ہے۔ کاندھے اور سینے کو ہلا کر لوگوں میں ولایت کا چرچا کر رہا ہے۔ لوگو! یہ سب کرتب، شعبدہ بازی اور کسی خاص طلسم کا شاخسانہ ہے۔ تین چار مہینے میں ولایت کی سند مل جاتی ہے۔ کہاں گئے وہ حقیقی ولی اللہ جو عمریں گزار دیتے ہیں۔ پھر بھی خود کو لوگوں میں گنہ گار ظاہر کرتے تھے اور ولایت کا دعویٰ ہرگز ہرگز نہیں کرتے تھے۔ حاشا وکلا سیفی کوئی بھی ولی نہیں۔ یہ سب ڈھنگ بازیاں ہیں۔

دعویٰ نمبر 22 پر تبصرہ

پیر صاحب کا کہنا کہ لطائف کی حرکت وجد کی قسم ہے اور یہ کرامت اولیاء ہے۔ یہ صرف سیفیوں کی ولایت اور اپنے اخص الخواص ولی اور مجددیت کا ثبوت دینا ہے۔ لطائف کی حرکت کو کسی نے ولایت و مقبولیت پر دلیل نہیں بنایا۔ بلکہ یہ عند الصوفیاء وسواس و خطرات قلبی کے دفعیہ کا طریقہ و مشق ہے۔ جس سے سکون واطمینان حاصل ہو جاتا ہے اور ذکر میں یکسوئی پیدا ہوتی ہے۔ حرکات لطائف کی مشق صرف وسیلہ یکسوئی ہے مقصود بالذات نہیں۔ حرکت لطیفہ قلب کی قرآن و سنت سے ثابت ہے باقی لطائف لطیفہ قلب سے ہی متولد ہو کر متحرک ہوتے ہیں اور ان کی حرکت مخفی و باطنی ہے۔ پھر ایک ہے قلب صنوبری کی حرکت اور دوسری عین قلب کی۔ عین قلب سے مراد باطن قلب ہے۔ اور حقیقت میں اسی قلب باطنی کی حرکت مراد ہے اور حرکت سے مراد توجہ اور حضور دائمی ہے۔ جو کبھی مضمحل نہ ہو۔ قلب صنوبری کی

حرکت شعبدہ بازی بھی ہو سکتی ہے۔ پھر حرکت قلب کبھی غم سے طاری ہوتا ہے اور کبھی خوشی سے اور کبھی خوف الٰہی سے ۔ حرکت دل کی وہ مقبول و محمود ہے جو خوف خدااور انوار الٰہی کے ورود سے عارض ہے۔ ان کے سوا میں کوئی بحث نہیں۔ جب حرکات لطائف کئی معانی محتملہ کو شامل ہے تو پھر مطلق حرکت کو کرامت اولیاءاور وجد کی قسم قرار دینا۔ جہالت ، غباوت اور تھکاوٹ ذہنی کی آئینہ دار ہے۔ تعلی و تکبر اور تعاظم و تفاخر کا واضح ثبوت ہے۔ پھراس کے انکار پر حکم کفر جاری کرناجنابت جسمی نجاست قلبی اور غلاظت ذہنی کی پیداوار ہے۔اگر لطائف سے انکار کفر ہے۔ تو پھر مکمل صوفی وولی کامل حضرت سلطان اولیاء سلطان باہو رحمۃاللہ علیہ کے بارے میں کیافتویٰ ہو گا۔ جو لکھتے ہیں کہ ”جاننا چاہئے جب قلب اللہ تعالیٰ کے نام سے جنبش کرے اور کلمہ طیبہ پڑھے تو پھراس سے دنیااور آخرت کی کوئی چیز مخفی نہیں رہتی۔مجھے ان بیوقوفوں پر بڑی حیرانی ہے جودم بند کرکے اس گوشت کے ٹکڑے کو حرکت دیتے ہیں اور خام تفکر کے ساتھ معرفت الٰہی سے بے خبری کو وصال کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سینے اور شکم اور دماغ میں فلاں مقام سر ہے۔ فلاں مقام خفی اور فلاں مقام مخفی اور یہ مقام قلب، یہ مقام روح، یہ مقام نفس، یہ مقام قربانی اور یہ مقام سلطانی ہے ایسے لوگ خام خیالی اور بے تفکر اور بے احوال ہیں وہ رحمانی باطنی مقامات اور دنیاوی شیطانی خطرات میں تمیز نہیں کرتے۔ ایسے لوگ ہر گزہر گزاہل قلب کہلانے کے مستحق نہیں بلکہ باحسد اوراہل کلب ہیں اور بسبب تقلید طالب دنیامیں۔

توفیق الہدایت ترجمہ نصاف الشفاعت صفحہ 166 مکتبہ پروگریسو بکس لاہور

باہوخویش راازخلق پوشد ہر کہ مرد

ذاکراں بسیار بہر از سیم و ذر

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ طریقت کے ایسے مسلک سے شدید اختلاف رکھتے تھے اور لطائف کی مشق کو ولایت و مقبولیت کی دلیل بنانے پر سخت نکیر کیا کرتے تھے بلکہ لطائف کی تتبع و تلاش کو خام خیالی اور بے احوالی سے تعبیر فرمایا۔ حضرت قطب الاولیاء پیر سید مہر علی شاہ قدس سرہ العزیز نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تیس سال دروازۂ دل پر معتکف رہا۔ تیس سال بعد آواز آئی کہ اب تو اس قابل ہوا کہ تجھے زنار شرک سے آگاہ کیا جائے۔ یہ واقعہ بیان کر کے پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنید بغدادی جیسے شخص کو تیس سال کے بعد اس قدر جواب دیا جاتا ہے اور آج کل بعض آدمی دو روز محنت کر کے کہہ دیتے ہیں کہ میرا دل جاری ہو گیا ہے۔ حاشا وکلا جریان قلب سے مراد محض مضغہ صنوبری یعنی اس مخصوص گوشت کے ٹکڑے کے حرکت نہیں۔ کیونکہ یہ حرکت معمولی سی محنت سے بہت جلد حاصل ہو جاتی ہے بلکہ جریان قلب اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اور حاضری سے عبارت ہے واین ہذا من ذاک یہ کہاں اور وہ کہاں۔

ملفوظات مہریہ صفحہ 11

مزید فرمایا: پس جس کے دل سے دنیاداروں کی محبت نکل جائے وہ اس نعمت سے مشرف ہوتا ہے۔ طعنہ دینے والے مفسدین کی عادت ہے کہ سادہ لوح لوگوں کو غلطی میں ڈالتے ہیں اور ان کے استقلال میں رخنہ پیدا کرتے ہیں کہ تو اتنا عرصہ فلاں بزرگ کی مجلس میں رہا مگر ابھی تک تیرا قلب جاری نہیں ہوا۔ پس تو نے کیا فائدہ حاصل

کیا۔

ملفوظات مہریہ صفحہ 119

اس ملفوظ پر مترجم شیخ الحدیث مولانا فیض احمد صاحب مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں:

اسی ارشاد میں برادران طریقت کے لیے بے بہا پند و نصیحت ہے۔ حضرت قدس سرہ العزیز کے دور سے آج کا دور زیادہ نازک ہے۔ تصوف و طریقت کا لبادہ اوڑھ کر محض چند شعبدات کے ذریعے عوام کو ٹھگنے والے بہت پیدا ہو گئے ہیں۔ ارباب حقیقت کی شناخت دن بدن مشکل ہوتی جارہی ہے۔

صفحہ 119

ان قابل قدر عظیم المرتبہ مقدس شخصیات کے ملفوظات سے مسلمان رہنمائی حاصل کریں اور اسے ٹھگوں سے بچیں۔ جنہوں نے ولایت کو بازیچہ اطفال بنا دیا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کا معصوم دل ہلا کر ولایت کی پگڑی سر پر رکھ دیتے ہیں اور اولیاء اللہ کی صف میں داخل کر دیتے ہیں۔ یہ حقیقی اولیاء کے ساتھ مذاق و تمسخر ہے اور انہیں بدنام کرنے کی گہری سازش ہے۔ تاکہ خلق خدا ان روحانی حقیقی مقدس شخصیات سے استفادہ کرنے کے بجائے دل ہلا کر خود ولی بن کر بیٹھ جائیں اور غرور و تکبر میں زندگی بسر کر کے اپنی عاقبت خراب کرلیں۔ ایک حوالہ اور پیش کرتا ہوں۔ وہ مولوی اشرف علی تھانوی کا ملفوظ ہے اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔

سرایت ذکر کی تین علامات ہیں۔ 1۔ حرکات، محال، لطائف۔ 2۔ استماع الفاظ فی محال اللطائف 3۔ احساس الوان محال لطائف۔

یہ تینوں آثار و کوائف انتہائی مشق سے پیدا ہوتے ہیں اور سرایت ذکر کی

علامات سمجھے جاتے ہیں۔ الخ یہ بات بھی فروگذاشت کرنے کے قابل نہیں کہ ان تینوں علائم (علامتوں) کا تحقق دال علی الولایۃ نہیں الخ۔ یعنی ان علائم ثلاثہ کے ظہور سے ولایت و مقبولیت پر استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ یہ آثار سرایت ذکر کی محض علامات ہیں۔ سرایت ذکر کی حقیقت میں داخل یا اس کی خصائص میں سے نہیں ہیں۔ ''

بوادر النوادر صفحہ 577

دعویٰ نمبر 23 پر تبصرہ

پیر سیف الرحمن نے اپنی غیبت کرنے اور تہمت لگانے پر کفر کا فتویٰ صادر کیا ہے۔ یہ بہانہ بنا کر غیب و تہمت امر حرام اور حرام کا مرتکب اسے حلال جانتا ہے۔ لہٰذا کافر ہوا۔ اس طرح تو مسلمان دنیا میں کوئی بھی نہیں بچ سکتا اور خاص طور پر اس دور میں یہ گناہ عام ہیں۔ دیکھئے پیر صاحب نے اپنی کتاب میں ایک جگہ لکھا کہ گناہوں سے مسلمان کافر نہیں ہوتا فاسق بنتا ہے۔ مطلب یہ کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کی غیبت کریں بہتان لگائیں تو فاسق بنیں گے۔ مگر پیر سیف الرحمن صاحب کی غیبت سے کافر بنے گا۔ تہمت لگانے سے کافر ہو جائے گا۔

حالانکہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر یہودیوں منافقوں نے تہمت لگائی جس میں بعض صحابیؓ بھی شامل ہو گئے۔ جیسے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام۔ لیکن قرآن مجید نے انہیں کافر نہیں کہا۔ ان صحابہؓ نے بعد میں توبہ کر لی تھی۔ محض توبہ سے معافی ہو گئی۔ اگر کفر ہوتا تو دوبارہ ایمان و کلمہ پڑھنا منقول ہوتا۔ پیر صاحب اپنے زعم میں چونکہ نبی کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس لیے ان کی غیبت و تہمت کفر ہے۔ (نعوذ باللہ)

سیفیوں کا عقیدہ

یقیناوہ لوگ کافر ہو چکے ہیں جنہوں نے اس قیوم زماں کی گستاخی کی ہے خواہ وہ عالم ہو یا پیر ہو یا کوئی مفتی۔ (نعوذ باللہ)

سیفیوں کے دین سیفی کی تشددات ملاحظہ کیجئے۔

پیر سیف الرحمن کا نام ایمان مفصل اور ایمان مجمل میں شامل نہیں اور نہ ہی ضروریات دین میں داخل ہے۔ پس کس وجہ سے اس کی گستاخی کفر بن گئی؟ جب اس کی ذات معصوم عن الخطاء نہیں اور نہ ہی محفوظ عن الخطا کی سند موجود ہے کیونکہ منصوصی ولی اللہ نہیں بلکہ موہومہ، مزعومہ اور مظنونہ پیر ہے۔ جس کی گستاخی قطعاً کفر نہیں، بلکہ:

لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم (الایۃ)

کے تحت ان کے ظلم وزیادتی، تکبر و تعلی، تفاخر و تعاظم، بہتان و تہمتوں کا بیان ضروری ولازمی ہے۔ ناکردہ جرم کو کردہ بنالینا کیا کسی حقیقی ولی کی شان ہو سکتی ہے؟ پوری کتاب میں پیر سیف الرحمن نے یہ ظلم روا رکھا کہ جائز کو ناجائز، اچھائی کو برائی، اعتراض کو کفر بنانے میں بالفاظ دیگر کی اصطلاح خاص طور سے عفیف مسلمانوں پر کفر تھوپنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ پیر محمد چشتی صاحب مد ظلہ العالی نے تو اس کے عقیدہ و عمل کو غیر اسلامی و غیر شرعی فرمایا تھا۔ جو تمہارے نزدیک پیر صاحب کی تکفیر تھی لیکن میرا جرم کیا تھا؟ حق بیان کیا۔ جو مجھ پر ظلم ہوا اس کو بیان کیا۔ اب پیر صاحب کہتے ہیں کہ میں بغیر شرعی دلیل فتویٰ نہیں دیتا۔ حالانکہ مجھ پر بغیر شرعی وجوہات کے فتویٰ کفر صادر کیا۔

لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمی بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلك (الحدیث)

جس نے کسی دوسرے عفیف مسلمان پر فسق وکفر کا گولہ پھینکا تو لوٹ کر اسی پر گرے گا بشرطیکہ وہ دوسرا آدمی فاسق یا کافر ہو۔ بفحوائے حدیث فسق وکفر کا گولہ خود پیر صاحب پر جالگا۔ کیوں کہ مخاطبین میں الحمدللہ فسق وکفر نہیں۔ بڑی تعجب کی بات ہے اتنے جرم کرنے کے باوجود پیر صاحب عفیف مسلمان بن رہے ہیں اور جرم دوسرے کی جھولی میں ڈال رہے ہیں۔ کتاب ہدایۃ السالکین میں منہ بھر بھر کر کافر کہہ لینے کے باوجود عفیف ہیں۔ گالیوں کی بوچھاڑ کرکے بھی مظلوم ہیں اب سیفیوں سے پوچھو خدا تمہیں عقل دے۔ پیر صاہب کی گستاخی کو یقینی کفر کس دلیل سے کہہ رہے ہو۔ حالانکہ پیر صاحب حضرات شیخین رضی اللہ عنہما ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وغیرہ وغیرہ صحابہ کی گستاخی پر بھی مستقل کفر کا فتویٰ نہیں دیتے۔ وہ لکھتے ہیں ”کہ اس فقیر نے ابھی تک اہل تشیع پر مستقل فتویٰ صادر نہیں کیا اور نہ فقیر بلا دلیل شرعی فتویٰ صادر کرتا ہے۔ کیوں کہ یہ فقیر حنفی مذہب کا تابع ہے۔“

ہدایۃ السالکین صفحہ 82

پیر صاحب کو اہل تشیع پر ابھی تک فتویٰ صادر کرنے کے لیے دلیل شرعی نہیں ملی۔ شاید کوئی رشتے منسلک ہوں۔ پیر محمد چشتی اور قاری اظہر محمود دو مسلمانوں پر فتویٰ کفر دینے میں دلیل شرعی فوراً مل گئی۔ تاخیر کیے بغیر، تآمل سوچے بغیر، کافر، قطعی کافر، اجماعی کافر، اشد کافر، شدید کافر، اغلظ کافر، اشد ترین کافر، شدید ترین کافر، اغلظ ترین کافر، ملحد و زندیق، معاند حق اور مرتد جیسے فتوے فوراً تلاش کر لیے۔ کیونکہ اس میں اپنے کاروبار اور مریدین وخلفاء کے کاروبار کا مسئلہ تھا۔ صحابہ کرامؓ سے اپنی عزت

کو عزیز جانا۔ کسے معلوم نہیں کہ شیعہ صحابہ کرامؓ خصوصاً شیخین کریمینؓ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دیتے ہیں۔ سخت توہین کرتے ہیں۔ پیر صاحب کا پھر بھی یہ کہنا کہ دلیل شرعی کے بغیر فتویٰ نہیں دیتا، اندرون خانہ کوئی اہم راز ہو سکتا ہے اور یہی عمل ان کے خلفاء کے ہے۔

دعویٰ نمبر 24 پر تبصرہ

پیر صاحب کہتے ہیں کہ میرا وجود پاکستان کے لیے رحمت ہے۔ یہ بات صرف پاکستان میں مستقل رہائش پذیر ہونے کے لیے حجت بنانا ہے۔ ورنہ آپ کی رحمت کی زیادہ ضرورت افغانستان کو ہے۔ جہاں سرخ وسفید سامراج پنجے گاڑھ رہا ہے۔ پاکستان پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت خاص کافی ووافی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی پاکستان پر مہربان اور رحیم ہے۔ جس کا مشاہدہ اہالیان پاکستان نے 1965ء کی جنگ میں کر لیا ہے۔ پاکستان کا محافظ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور تمام اولیاء کرام اس کے چوکیدار و پہریدار ہیں۔ آپ مہربانی کر کے افغانستان جائیں۔ تا کہ وہاں آپ کی رحمت سے امن وامان قائم ہو۔ پھر آپ کی ولایت و مجددیت کی وہاں بہت ضرورت ہے۔

بس کنم ایں قدر کافی است، عاقلاں را اشارہ، جاہلاں را دفتر نہ رسالہ۔

اند کے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کاغذ کے پھولوں سے
مسلمانوں کی وحدت پارہ پارہ کرنے والوں کو

ذلیل وخوار کر دے ان کو رسوا جہاں کر دے
ہے شیوہ جن کا گستاخی نبی کی شان اقدس میں
الٰہی اپنی قدرت سے قلم ان کی زباں کر دے

فرقہ سیفیہ کا عقیدہ

اس فرقہ کے بانی پیر سیف الرحمن افغانی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء ومرسلین وتمام صحابہ کرام کو لے کر ایک مجمع عام میں میرے پیچھے اقتداء کر کے نماز پڑھی اور تمام دنیا کے لیے میری نیابت کا اعلان کیا۔

ہدایۃ السالکین صفحہ 329

الجواب

علماء نے اس بدعقیدہ کے کئی جوابات ارشاد فرمائے اور کتابیں تحریر کیں تو فرقہ سیفیہ کے چیلوں نے لاہور سے ایک کتاب نکالی اوار اس اپنے بدعقیدہ گمراہ پیر کے کفریہ مندرجات اور غیر اسلامی عبارات کو جائز ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے مختلف تاویلیں کیں جو شرعاً بیکار ثابت ہوئیں۔ ان تاویلوں میں اس عقیدہ کی تاویل نکالی کہ جناب احمد رضا خان صاحب کی اقتداء میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ پڑھنے کا حوالہ دے کر اپنے پیر کی طرح سفید جھوٹ بولا ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی سے قطعاً اس طرح کی بے ادبی کہیں بھی ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے کسی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امام ومقتدی بننے کا دعویٰ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مقتدی ظاہر کیا ہو! ورنہ اس نام نہاد پیر اور اس کے چیلے کی تاویل درست ہوتی۔ الحمد للہ ہم ملفوظات اعلیٰ حضرت کی وہ عبارت اور سیف الرحمن کی اس ملعون

عبارت کا موازنہ غیر جانبدار علماء کے ذریعے کرانے کے لیے ہر جگہ تیار ہیں۔ کان کھول کر سنو سیفیو! احمد رضا خان صاحب کے ملفوظات والے خواب کا جواب۔ مگرچہ نسبت خاک را با عالم پاک کار پاکاں را قیاس از خود مگیر، وہ مبارک خواب یہ ہے:

> "مولوی برکات احمد صاحب مرحوم کے انتقال کے دن مولوی سید امیر صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ حضور اکرم گھوڑے پر تشریف لئے جاتے ہیں۔ عرض کی یارسول اللہ! کہاں تشریف لیے جاتے ہیں؟ فرمایا برکات احمد کا جنازہ پڑھنے۔ خواب ختم ہو گیا۔"

اس کو بیان فرمانے کے بعد احمد رضا خان صاحب نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ یہ جنازہ مبارک میں نے پڑھایا۔ اعلیٰ حضرت کے صرف اتنے لفظ ہیں جن کا مطلب صرف یہ کہ جو شخص رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مورد الطاف ہے، یعنی اتنا مقبول بارگاہ اقدس ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس مقبول بارگاہ اقدس اس خوش نصیب کی نماز جنازہ پڑھانے کا شرف مجھے ملا اور بے شک یہ بات قابل شکر ہے اور سیفی فرقے کے چیلے اعلیٰ حضرت پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ اعلیٰ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرنے کے مدعی ہیں یہ اس فرقہ سیفیہ کے چیلوں کا افتراء اور جھوٹ ہے۔ نہ خواب میں یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کی اقتداء کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ نہ اعلیٰ حضرت نے یہ لفظ ارشاد فرمائے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی۔ (معاذ اللہ) یہ سیفی چیلوں کا بہتان عظیم ہے۔

قارئین کرام! مولوی امیر احمد نے جو خواب دیکھا ہے وہ ظاہر ہے کہ نماز جنازہ سے قبل یا بعد دیکھا ہوگا عین نماز جنازہ کے وقت تو دیکھا نہیں جب خواب عین نماز

جنازہ کے وقت نہیں دیکھا اس لیے اگر عین نماز جنازہ کے وقت دیکھتے تو اس تذکرہ میں یہ بھی ضرور بیان ہوتا۔ لہٰذا اس خواب سے تشریف آوری حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نماز سے قبل یا بعد میں ظاہر ہوتی ہے۔ علاوہ بریں سیفی فرقہ کے چیلوں نے یہ کہاں سے سمجھا کہ حضور اس نماز میں شرکت کرنے تشریف لیے جاتے ہیں۔ جو عالم ظاہر میں ہو رہی ہے۔ جس عالم میں تشریف آوری ہے اسی عالم میں نماز ہو گی اور اگر وہ نماز باجماعت ہو گی تو اس کے امام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مقتدی ہونے کا گمان سیفی فرقے کے فساد قلب اور بے علمی یا جہالت ہے اگر خاص اس نماز جنازہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی شرکت مانے تو بھی اس کی حقیقی امامت حضور ہی کی ہو گی اور ظاہری امام بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مقتدی ہو گا۔ سیفی جاہل کو یہ کیا معلوم کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اماموں کے امام ہیں۔ جب تشریف لے آتے ہیں تو امام مقتدی ہو جاتے ہیں۔ یہ اعتراض اس تمام پارٹی کی جہالت مطلقہ کی بین دلیل ہے۔

فرقہ سیفیہ کا عقیدہ

سیف الرحمن افغانی لکھتے ہیں کہ وہ علوم اسرار اور باطنی قوتیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت غوث الاعظم کو عطا فرمائے تھے۔ وہ سب کے سب کمالات اور معارف اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اخندزادہ صاحب مبارک کو عطا کی ہیں۔ حضرت پیر محی الدین جیلانی اپنے عصر کے مجدد تھے اور حضرت صاحب مبارک عصر حاضر کے مجدد افخم ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں اور حضرت پیران پیر صاحب عبدیت کے مقام سے مشرف تھے اور سید مبارک صاحب نے چھ مقامات عبدیت کے

مقام سے مشرف تھے اور سید مبارک صاحب نے چھ مقامات عبدیت کے مقام سے فوق طے کیے ہیں اور حضرت مبارک (سیف الرحمن) کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق ہے۔

الحمد للہ علی ذلک فضل اللہ یو تیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

ہدایۃ السالکین 324

الجواب

اس شخص کی اس سے بڑھ کر اور کیا بد قسمتی ہو سکتی ہے کہ اپنے آپ کو حضرت پیران پیر، روشن ضمیر، غوث صمدانی، قندیل نورانی، محبوب سبحانی، شہاز لامکانی حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی ذات گرامی سے چھ مقامات عبدیت میں فوق ہونے کا دعویٰ کرے اور پیران پیر سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مقام سے اپنے آپ کو فوق ہونے کا دعویٰ کرے اور اس عظیم ترین گستاخی کے بعد آیات قرآنیہ پڑھ کر مزید گستاخی پر مہر لگائے۔ جبکہ کسی ایک مسلمان نے بھی آج تک یہ دعویٰ نہیں کیا۔

شیخ صنعان کا کیا حشر ہوا؟

حافظ ابو العزیز عبدالمعیث و دیگر بزرگ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت ہم لوگ حلب کی خانقاہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مشائخ عراق کی ایک جماعت آپ کی مجلس میں موجود تھی۔ جس میں بہت سے مشہور مشائخ بھی تھے۔ آپ ان سب کے رو برو وعظ فرما رہے تھے۔ دوران گفتگو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکاشفہ فرمایا اور اس کے ساتھ ہی آپ نے

یہ فرمایا کہ :

قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ

سبحان اللہ۔ سبحان اللہ کہ میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ یہ سنتے ہی شیخ علی ابن الھیتی نے منبر پر چڑھ کر آپ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا اور تمام حاضرین مجلس کی گردنیں کھینچ کر آپ کے قدم مبارک کے نیچے آ گئیں اس وقت حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان پر تمام اولیاء اللہ نے اپنی گردنیں جھکا دیں مگر اصفہان میں شیخ صنعان نے انکار کر دیا۔

جب شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ

تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے سب اولیاء حاضرین وغائبین نے آپ کی تعظیم کی وجہ سے گردنیں جھکا دیں اور آپ کے کمال کو تسلیم کر لیا آپ کی سلطانی، بزرگی اور مقام و مرتبہ اور اسرار و مرکز ولایت کے سامنے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ مگر اصفہان میں شیخ صنعان نے انکار کر دیا۔ جب اس کی نافرمانی کا کشف غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس چرواہے کی گردن پر خنزیر کا قدم ہو گا، کچھ مدت کے بعد شیخ فرید الدین عطار کے ساتھ کفار کے شہروں میں سے ایک شہر کے پاس سے ان کا گزر ہوا تو صنعان کی نظر ایک حسین و جمیل لڑکی پر پڑی جو اپنے محل پر کھڑی چاروں طرف دیکھ رہی تھی شیخ پہلی نظر کے ساتھ ہی اسے دیکھ کر بے ہوش ہو گیا اور عقل جاتی رہی۔ بس پھر کیا تھا کہ اس کے حسن و جمال کے مشاہدہ کے بعد وہاں سے آگے چلنے کی طاقت نہ رہی۔ جب اس لڑکی نے اس کی محبت کو دیکھا تو اس کے دل میں شیخ کی محبت پیدا ہو گئی اور

وہ بھی اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ اس لڑکی کا کھانا اور سونا منقطع ہو گیا۔ جب لڑکی کے باپ کو اس کی حالت کا علم ہوا تو سوچنے لگا کہ اب اس کا علاج کیسے ہو گا۔ بالآخر سوائے اس کے نکاح کے کوئی اور علاج سمجھ میں نہ آیا شیخ صنعان کو اس لڑکی کے باپ نے خبر کر دی کہ ہمارے ہاں شادی کا طریقہ یہ ہے کہ جس وقت ہم اپنی کسی لڑکی کی شادی کرتے ہیں تو اس کے بننے والے خاوند کو خنزیروں کا چرواہا بناتے ہیں اور وہ ہر روز ان کے پاس خنزیر کا ایک بچہ لاتا ہے اور ہم اپنی رسم کے مطابق اس کا گوشت کھاتے ہیں اور یہ سلسلہ نکاح کے وقت تک جاری رہتا ہے اور جب نکاح کا وقت آتا ہے تو اس کے ایک ہاتھ میں شراب کا پیالہ اور خنزیر کا گوشت جب کہ دوسرے ہاتھ میں لڑکی کا دامن پکڑاتے ہیں، ان کی یہ تمام شرائط سن کر صنعان بہت خوش ہوا اور اس خدمت کو بغیر کسی جھجک کے پورا کرنے کے لیے تیار ہو گیا اور ہر روز صبح کے وقت ایک خنزیر کا بچہ اپنی گردن پر اٹھا کر ان کے پاس لاتا جب مقررہ مدت پوری ہو گئی اور نکاح کا وقت آ گیا تو انہوں نے شیخ صنعان کے ایک ہاتھ میں خنزیر کا گوشت اور شراب کا پیالہ اور دوسرے ہاتھ میں اس حسینہ لڑکی کا دامن بڑی خوشی سے تھما دیا۔ جب شیخ صنعان نے شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے کا ارادہ کیا تو شیخ فریدالدین نے بلند آواز سے پکارا: یا سلطان سید عبدالقادر ہمارا شیخ گمراہ ہو رہا ہے۔ امداد۔ امداد محی الدین امداد، اس وقت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ وضو فرما رہے تھے اور آپ نے وضو کرتے کرتے پانی ایک چھینٹا مارا کہ شیخ صنعان کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ گوشت اور شراب کا پیالہ ہاتھ سے گر پڑا اور اپنی غفلت سے بیدار ہو گیا اور فوراً جنگل کی طرف بھاگا۔

فریدالدین نے پوچھا! کہاں بھاگ رہے ہو؟ شیخ صنعان نے جواب دیا اس کی

طرف جارہا ہوں جس کی گستاخی کی وجہ سے مجھ پر یہ مصیبت آئی ہے۔ اب میں ان سے معافی مانگنے جارہا ہوں۔ پھر جب شیخ صنعان بغداد پہنچے اور اپنا منہ سیاہی کے ساتھ سیاہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو باندھا اور خادموں کے ساتھ دروازے پر کھڑا ہو گیا اور ظاہر و باطن سے غوث الاعظم کے سامنے عاجزی کرنے لگا۔ غوث الاعظم کو اس پر ترس آگیا اور اس کے سابقہ فعل کو معاف کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کھولے اور وضو کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد غوث الاعظم نے بارگاہ الٰہی میں شیخ صنعان کے لیے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی دعا پر شیخ صنعان کے کیے ہوئے گناہ معاف فرما دیے۔

تسکین الخاطر 49

قارئین کرام! مندرجہ بالا واقعہ کسی بھی وضاحت کا طلب گار نہیں، بس نام نہاد پیر سیف الرحمن کو اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ اقدس سے اس عظیم ترین گستاخی سے جلد از جلد توبہ کرنی چاہیے ورنہ پیران پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی گستاخی ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ خطرناک اور غیر اسلامی عقائد و نظریات خود ان ہی کے قلم سے تحریر ہو رہے ہیں۔ مگر دوستو! قسمت کی بات ہے توبہ کی توفیق بھی اسی کو ہوتی ہے جس پر خاص رب تعالیٰ کی مہربانی ہو اور خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم ہو اور وہ خود بھی اپنے کئے پر نادم ہو متکبر و مغرور انسان کو یہ توفیق ہرگز ہرگز نہیں ہوتی۔ پس غوث الاعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی گستاخی ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ ان سے ایسے ایسے عقائد و نظریات تحریر ہو چکے اور کہ اس سے قبل نہ کسی نے بتائے اور نہ کسی کتاب میں پڑھے۔ اس کے علاوہ بھی ایک ایسا واقعہ کتاب میں آتا ہے کہ:

ولایت سلب ہو گئی

حضرت شیخ عبدالرحمن کہتے ہیں ایک دن شیخ ابوالحسن علی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃاللہ علیہ کے مکان پر حاضر ہوئے۔ تو میں بھی ان کے ہمراہ تھا اور ایک شخص کو ان کی چوکھٹ پر چت پڑے دیکھا اس نے شیخ ابوالحسن سے استدعا کی کہ آپ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃاللہ علیہ سے میری سفارش کر دیں۔ چنانچہ جیسے ہی ہم حضرت شیخ کے سامنے پہنچے تو آپ نے بغیر کچھ سنے فرمایا کہ اے ابوالحسن علی میں نے اس شخص کو تجھے ہبہ (دے دیا) کر دیا۔ یعنی تمہیں اس کا مختار بنا دیا۔ جب شیخ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے ہوا میں پرواز کرتے وقت اپنے دل میں خیال کیا تھا کہ بغداد میں میرا اہم مرتبہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ میں نے اس قوت کو سلب کر لیا تھا۔ لیکن شیخ علی کی سفارش پر اس کو معاف کر دیا۔

قلائد الجواہر صفحہ 116

قارئین کرام! مقام غور ہے کہ ایک ولی اللہ صرف اپنے دل میں صرف اتنی بات سوچتا ہے کہ بغداد میں میرا اہم مرتبہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ تو اتنی بات پر اس ولی اللہ کی قوت ولایت سلب کر لی جاتی ہے۔ یہ اس کے لیے عبرت ناک سزا ہے۔ الفاظ ابھی زبان پر نہیں آئے۔ کتاب میں لکھ کر شائع نہیں کیے۔ ولایت سلب ہو گئی تو کیا جو ولی اللہ بھی نہیں اور پھر بھی حضرت پیران پیر غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے آپ کو چھ درجے فوقیت ہونے کو لکھے، کیا اس کا ایمان باقی رہتا ہے؟ کتنی بد قسمتی ہے ایسے شخص کو جو اتنا انتہا پسند ہو، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے شر سے بچائے۔

نوٹ

اس نے تو دل میں خیال ہی کیا تھا کہ بغداد میں میرا اہم مرتبہ کوئی نہیں ہو سکتا اور اس سیف الرحمن نے تو لکھ دیا تھا کہ پیران پیر سے وہ چھ مقامات عبدیت کے مقام سے فوق ہیں۔ یعنی غوث اعظم تو عبدیت کے مقام سے مشرف تھے اور سیف الرحمن نے چھ مقامات عبدیت کے مقام سے فوق طے کیے ہیں اور حضرت مبارک صاحب کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق ہے۔ (نعوذ باللہ)

تو اے سیفیو! تمہارے سب کے لیے یہ بہت بڑا مقام عبرت ہے۔ کہ ایک طرف تو تمہارے پیر سیف الرحمن کے وجود میں غوث پاک کا وجود جذب ہونے کو لکھا اور پھر جتنے علوم، اسرار اور باطنی قوتیں اللہ تعالیٰ نے حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائی تھی وہ سب کی سب کمالات اور معارف اس زمانے میں پیر سیف الرحمن کو عطا ہو گئے ہیں۔ بتائیں کیا کہ یہ غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی توہین نہیں؟ پھر غوث اعظم کو چاند لکھا اور خود کو سورج لکھا، کیا یہ گستاخی نہیں؟ پھر غوث اعظم کو مقام عبدیت میں اور اپنے کو مقام عبدیت سے بھی چھ درجے فوق لکھا گیا کیا یہ گستاخی نہیں۔؟

وجد میں سیفی فرقہ پر تلبیس ابلیس

اہل بصیرت پر ظاہر ہے کہ شیطان اپنے کام سے غافل نہیں رہا اور ہر زمانہ میں نہایت سرگرمی سے اپنا کام کرتا رہا ہے لیکن جس قدر زمانہ نبوت قریب رہا اسی قدر اس کو اپنے مقصد میں ناکامی رہی اور جس قدر زمانہ نبوت سے بعد ہوتا گیا اس کی کامیابی بھی روز افزوں ترقی کرتی رہی اور اس کے راستے پر چلنے کے لیے لوگ بکثرت آمادہ ہوتے گئے یہاں تک کہ آج مکائد شیطانی کا بازار کھلا ہوا ہے اور ہر ہر قدم پر شیطانی جال بچھا ہوا

ہے۔

شیطان مختلف خیالات کے لوگوں کو کیا کیا روپ بدل کر بہکاتا رہا اور دوسری طرف خدا ترس اور اہل حق علماء کرام توفیق الٰہی سے ہمیشہ بندگان الٰہی کی بروقت دستگیری کرتے رہے شیطان نے اس امت کو کیا کیا دھوکے اور کن کن راہوں سے دور کر کے عقائد و اعمال اور اخلاق میں رخنہ اندازی کی۔ غلط رسومات و عادات، مغالطے، بے اعتدالیاں پیدا کیں اور یہ ان علماء حق کی وسعت نظر اور باریک بینی تھی کہ ہر دور میں اُمت مسلمہ کو ہر فتنہ سے بروقت باخبر کرتے رہے۔

قارئین کرام! وجود وجد کا ثبوت قرآن و حدیث میں موجود ہے اور حقیقی وجد کی علامات بھی کتب تصوف میں موجود اور پھر وجد کا مطلقاً انکار کوئی بھی صاحب ایمان عالم دین نہیں کرتا۔ مگر جو وجد پیر سیف الرحمن افغانی نے نکالا ہے، جس کے زور سے پستانوں کو حرکت دینا اور جسم کی حرکت سے بازو ہلانا اور مخصوص قسم کی آوازیں نکالنا اور پھر ان سیفیوں کا بنایا ہوا وجد صرف اشاروں کے مرہوں منت ہے اگر رومال کی جھاڑ اور اشارے نہ ہوں تو شاید کسی سیفی کو وجد نہ آئے اور بناوٹ وجد کا انکار صرف شیخ الحدیث پیر محمد چشتی نے ہی نہیں کیا بلکہ تمام اُمت مسلمہ کے علماء کرام و مشائخ عظام کرتے ہیں اس لیے کہ ایسا وجد کسی آیت یا حدیث سے اخذ نہیں اور نہ کسی بھی اہل سلوک و کتب تصوف میں مل سکتا ہے اور پھر وجد اللہ تعالیٰ کے ذکر، ذکر نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم اور تلاوت قرآن پاک پڑھنے یا سننے سے ہوتا ہے۔ مگر سیفیوں کا بناوٹی وجد کہ ہر وقت جسم کے زور سے پستانوں کو ہلاتے رہنا، ”چہ معنی دارد“ اور پھر اس نام نہاد وجد کا اگر کوئی عالم دین انکار بھی کرے تو کون سا ضروریات دین کا انکار ہوتا ہے،؟ اس پر

کفر کے فتوے شروع ہو جائیں۔ سیفیوں کے اس وجد کا انکار پیر محمد چشتی نے کیا تو سیفیہ فتنہ کی پوری مشینری حرکت میں آئی اور اوپر سے لے کر نیچے تک سب کی ایک ہی زبان کہ پیر محمد چشتی بے علم، جاہل مرکب اور قاصر العقل، مسلیمہ کذاب، زندیق، اغلط ترین کافر ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

نوٹ سنو! سیفیو! کان کھول کر سنو! تمام علماء پر جو بھی فتوے لگاؤ، لگاتے رہو، یہ تمام فتوے تمہارے پیر سیف الرحمن اور ان کے نام نہاد خلفاء کی طرف واپس ہو رہے ہیں۔ جاؤ تم مل کر اپنے نام نہاد اور بناوٹی وجد کو قرآن واحادیث واقوال فقہاء یا اہل تصوف کی کسی کتاب سے ثابت کرو؟ باقی رہا مطلقاً وجد کے جواز میں آیات واحادیث واقوال فقہا اور کتب تصوف سے حوالے پیش کرنا اس سے تمہارا بناوٹی وجد ثابت نہیں ہو سکتا۔ پھر تم نے کتنے بھی حوالے پیش کیے، وہ صرف ذکر خدا تعالیٰ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا تلاوت قران پاک کے وقت وجد آیا اور اس کے بعد ختم ہو گیا، اور تمہارا بناوٹی وجد پستانوں کو حرکت دینا، بازو ہلانا، ہر وقت جاری رہتا ہے۔ بتاؤ یہ وجد کس طرح ہوا؟ وجد وہ جو ذکر خدا، ذکر مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، ذکر صحابہ کرامؓ، ذکر اولیاء کرام یا پھر تلاوتِ قران پاک کے وقت ہو اور وہ بھی وقتی اس کے بعد وجد کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور سیفیوں کا عجیب وجد ہے کہ وہ جو ذکر خدا، ذکر مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، ذکر صحابہ کرامؓ، ذکر اولیاء کرام یا تلاوت قرآن پاک کے بغیر بھی آتا ہے اور ختم ہونے کا نام تک نہیں لیتا۔ اس وجد کے بارے میں کوئی ایک حوالہ پیش کریں اور وہ بھی صرف جسم کے زور سے پستانوں کو ہی ہلانا ثابت ہو۔

فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقو النار التی و قودها الناس و الحجارة

اعدت للکفرین

اور وجد کے بارے میں جتنے بھی دلائل سیفیوں نے پیش کیے ہیں نہ تو ان کا کوئی انکار کرتا ہے اور نہ ہی وہ دلائل سیفیوں کے بناوٹی وجد کہ بازو اور پستانوں کو ہلاتے رہنا، کو ثابت کرتے ہیں۔ کیا تمہارے کرتب کا ثبوت کسی نص سے ہے؟ اگر نہیں تو پھر بتائیں کہ اس کا منکر مرتد اور کافر زندیق نعوذ باللہ کیسے ہوا؟ خاص اس بازو ہلانے کے بارے میں نص پیش کریں ورنہ ایک ہزار گیارہ سو مرتبہ لعنت اللہ کا دم کر کے ایک دوسرے کے منہ پر پھونکیں مار لیں؟ یہ وجد نہیں بلکہ سیفیوں پر تلبیس ابلیس ہے کیونکہ:

امام حافظ جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمن ابن الجوزی اپنی کتاب تلبیس ابلیس میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ”سوال یہ وجد کرنے والے لوگ جب راگ سنتے ہیں تو وجد کرتے ہیں تالیاں بجاتے ہیں، شور مچاتے ہیں اور کپڑے پھاڑتے ہیں، حالانکہ یہ سب ان کو ابلیس نے فریب دیا ہے اور اپنا حیلہ کمال کو پہنچا دیا ہے اور حجت اس قوم کی وہ حدیث ہے جو ہم کو ابو نصر عبداللہ بن علی سراج طوسی سے پہنچی ہے، انہوں نے کہا کہ کہتے ہیں یہ جب یہ آیت نازل ہوئی

و ان جھنم لموعدھم اجمعین

یعنی ان سب کفار کی وعدہ گاہ جہنم ہے تو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے زور سے ایک نعرہ مارا اور سر کے بل گر پڑے پھر بھاگ کھڑے ہوئے اور تین دن تک غائب رہے اور نیز وہ قول حجت ہے جو انہی سے ہم کو پہنچا ہے کہ ابو وائل نے کہا کہ ہم عبداللہ کے ساتھ جا رہے تھے اور ہمارے ساتھ ربیع بن حشیم تھے ہمارا گزر ایک لوہار

کے پاس ہوا۔ عبداللہ کھڑے ہو کر اس کے لوہے کو دیکھنے لگے جو آگ میں تھا، ربیع نے بھی لوہار دیکھا اور لڑکھڑا کر گرنے لگے۔ پھر عبداللہ آگے بڑھے یہاں تک کہ فرات کے کنارے ایک لوہار کی بھٹی پر آئے اس میں آگ کو شعلہ مارتے ہوئے دیکھ کر عبداللہ نے یہ آیت پڑھی:

اذا راتھم من مکان بعید سمعوا لھا تغیظا وز فیرا الی قولہ ثبورا کثیرا

یعنی جب آتش دوزخ دور سے اہل دوزخ کو دیکھے گی تو ان کو اس کے جوش و خروش کی آواز سنائی دے گی اور جب اس کے کسی مقام تنگ میں کئی کئی ایک زنجیر میں جکڑ کر ڈالے جائیں گے تو اس وقت واویلا پکاریں گے آج ایک واویلا کیا پکارتے ہو بہت واویلا پکارو۔ یہ آیت سن کر ربیع غش کھا کر گرے ہم لوگ ان کو ان کے گھر تک اٹھا کر لائے عبداللہ بھی ان کے پاس رہے یہاں تک کہ ظہر کی نماز پڑھی ان کو ہوش نہ آیا۔ پھر عصر کی نماز ادا کی جب افاقہ نہ ہوا تو بعد مغرب وہ سنبھلے تو عبداللہ اپنے گھر واپس آئے۔ صوفیہ کہتے ہیں کہ کثرت بندگان خدا کی نسبت مشہور ہے کہ جب انہوں نے قرآن شریف سنا تو کوئی مر گیا کوئی پچھاڑ کھا کر گرا کوئی بے ہوش ہو گیا اور کوئی نعرہ زن ہوا اس قسم کی باتیں کتب زہد میں بہت سی ہیں۔

نوٹ:

لیکن سیفیوں کا نام نہاد وجد یہاں بھی مذکورہ نہیں۔

بہرحال مذکورہ بالا سوال کا جواب خود ہی امام حافظ جمال الدین ابو الفرج عبدالرحمن ابن الجوزی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔

الجواب:

سلمان رضی اللہ عنہ کی طرف جو کچھ نسبت ذکر کی ہے غلط اور محض دروغ ہے۔ پھر اس حدیث کی کوئی اسناد بھی نہیں، آیت مذکورہ مکہ میں نازل ہوئی اور سلمان مدینہ میں اسلام لائے اور کسی صحابی نے ایسا قصہ ہرگز نقل نہیں کیا، باقی رہی ربیع بن خشیم کی حکایت تو اس کا روای عیسیٰ بن سلیم ہے۔ جس میں ضعف ہے اور احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن سلیم کا ابو وائل سے روایت کرنا مجھے معلوم نہیں اور ہم سے ابن آدم نے بیان کیا کہ میں نے حمزہ زیات سے سنا کہ انہوں نے سفیان سے کہا کہ لوگ ربیع بن خشیم کی نسبت روایت کرتے ہیں کہ وہ بے خود ہو کر گر پڑے۔ سفیان نے جواب دیا کہ جو شخص یہ بیان کرتا ہے کہ تو قصہ گو یعنی عیسیٰ بن سلیم ہی نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو گا۔ حمزہ کہتے ہیں کہ پھر میں عیسیٰ بن سلیم سے ملا اور ان سے کہا کہ تم یہ بات کسی سے روایت کرتے ہو تو انہوں نے نہ پہچانا۔ عبدالرحمن ابن الجوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اقول میں کہتا ہوں کہ سفیان ثوری ایسا امام انکار کرتا ہے کہ ربیع بن خشیم پر یہ حالت گزری ہو کیوں کہ وہ شخص سلف کے طریقہ پر تھا اور صحابہ میں کوئی ایسا نہیں ہوا کہ جس پر ایسا واقعہ گزرا ہو اور نہ کوئی تابعین میں تھا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ بر تقدیر صحت کے بھی یہ بات ہے کہ انسان کو بھی خوف سے غش آ جاتا ہے۔ تو خوف اس کو ساکن اور ساکت کر دیتا ہے۔ پس وہ مردہ جیسا رہ جاتا ہے اور صادق کی علامت یہ ہے کہ اگر دیوار پر ہو تو نیچے گر پڑے کیوں کہ وہ اپنے آپ میں نہیں مگر جو شخص کہ وجد کا مدعی ہے اور اپنے قدم کو لغزش سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس پر بھی حوصلہ کے ساتھ کپڑے پھاڑتا ہے اور ایسی حرکتیں کرتا ہے جس سے شریعت میں انکار ہے تو ہم یقینا جانتے ہیں کہ اس کے ساتھ شیطان کھیلتا ہے احمد بن عطا کہتے ہیں کہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کے روز

ایک تیز نگاہ ڈالا کرتے تھے اور اس کے بعد ایک چیخ مارتے تھے تو ایک روز نعرہ مارا اپنے گرد کی مخلوق کو تیز نظروں سے دیکھنے لگے ان کے حلقہ کے پہلو میں ابو عمران الشیب کا حلقہ تھا انہون نے اپنے حلقہ والوں کو وہاں علیحدہ کرایا۔ علامہ ابن الجوزی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ خدا سب کو توفیق دے جان لینا چاہئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے قلوب نہایت ہی مصفا تھے اور یہ حضرت وجد میں زاری اور تضرع سے زیادہ اور کچھ نہ (بازو ہلاتے) کرتے تھے ان میں سے بعض اعراب صحرا نشینوں پر ایسا بھی گزرا جس کا ہم نے انکار کیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت کے انکار میں تاکید فرمائی۔ ثابت نے ہم کو انس رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز وعظ فرمارہے تھے کہ یکایک ایک آدمی غش کھا کر گر پڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے، جو ہمارے دین کو مشتبہ کرتا ہے۔؟ اگر یہ گرنے والا صادق ہے تو اپنے آپ کو شہرت دی اگر کاذب ہے تو خدا اس کو غارت کرے۔ (اب بتاؤ سیفیو! تم اپنے آپ کو شہرت دیتے ہو! کہ ہر وقت بازو ہلاتے رہتے ہو! فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق تم کاذب ہو، اور تم جیسوں کاذبوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا دی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو غارت کر۔ ہمارے دین کو مشتبہ کرتے ہیں)

انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں وعظ سنایا یہاں تک کہ میں نے لوگوں کے رونے کی آواز سنی جس وقت کہ وعظ نے ان پر اثر کیا اور ان میں سے کوئی گرا پڑا نہیں اور آج کل شہرت حاصل کرنے والے لوگ گرتے ہیں۔ تالیاں بجاتے ہیں، شور مچاتے ہیں، کپڑے پھاڑتے ہیں، جو کہ وجد نہیں بلکہ ابلیس کے فریب دیے ہوئے لوگ ہیں۔

جھوٹے موتی کی طرف کب دیکھتے ہیں جوہری
بے صداقت آبروئے بدگماں ملتی نہیں

عبدالرحمن ابن الجوزی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ حدیث عرباض بن ساریہ کی ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو وعظ سنایا جس سے دل خوف کھا گئے اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے ابو بکر الاجری کہتے ہیں کہ راوی نے یوں تو نہیں بیان کیا کہ ہم نے شور مچایا اور اپنی چھاتیاں کوٹیں، جسم کے زور سے بازو ہلاتے رہے، جس طرح اکثر وہ جہال کرتے ہیں جن کے ساتھ شیطان کھیلتا ہے اور یہ لوگ عوام الناس کو فریب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ وجد ہے۔

حصین بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں نے اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت قرآن شریف پڑھتے وقت کیا ہوتی تھی؟ جواب دیا کہ ان کا حال وہی ہوتا تھا جیسا اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کیا یا یوں کہا کہ جیسی اللہ تعالیٰ نے ان کی توصیف کی ہے (یعنی یہ کہ) ان کی آنکھیں اشک آلود ہو جاتیں ان کے جسم پر روئیں کھڑے ہو جاتے تھے، میں نے کہا کہ یہاں پر اکثر ایسے آدمی ہیں کہ ان میں سے کسی کے سامنے قرآن شریف پڑھا جاتا ہے تو اس کو غش آجاتا ہے۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم (اللہ کی پناہ)۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک عراقی آدمی پر ہوا جو گرا ہوا پڑا تھا دریافت کیا کہ اس کا کیا حال ہے لوگوں نے کہا کہ جب اس کے سامنے قرآن شریف پڑھا جاتا ہے تو اس کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے ابن عمر بولے کہ ہم لوگ ضرور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں مگر گرتے پڑتے نہیں۔ جس طرح آج کل سیفی

جہال کا حال ہے کہ اپنے کرتب کو وجد کا نام دے کر لوگوں کو فریب دیتے ہیں۔ سفیان بن عینیہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ عبید اللہ بن ابی بردہ نے ابن عباس سے روایت کیا کہ انہوں نے خوارج کا تذکرہ کیا اور تلاوت قرآن کے وقت جوان پر گزرتا تھا بیان کیا پھر کہا کہ وہ لوگ نماز ادا کرتے وقت محنت کشی میں یہود و نصاریٰ سے بڑھ کر نہیں یعنی اگر یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ نماز میں ہم محنت کشی کرتے ہیں اس لیے نماز کی حالت میں قسم قسم کی آوازیں چیخنا، شور مچانا، سینہ کوٹنا، یہ سب کرتب کرتے ہیں۔

انس بن مالک سے کسی نے کہا کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے سامنے قرآن شریف پڑھا جاتا ہے تو بے ہوش ہو کر گر پڑتے ہیں جواب دیا کہ یہ خوارج کا فعل ہے۔

عبداللہ بن زبیر کو خبر ملی کہ ان کے بیٹے عامر ایک قوم (جہال) میں جا کر بیٹھے ہیں جو قرآن پڑھتے وقت گر پڑتے ہیں ان سے کہا کہ اے عامر خبر دار آئندہ میں یہ نہ سنوں کہ تم ایسے لوگوں میں گئے تھے جو قرآن پڑھتے وقت بے ہوش ہو جاتے ہیں ورنہ میں کوڑے سے تمہاری خبر لوں گا۔

نوٹ: آج کل کے جہال اور خصوصاً سیفی جہال کو دیکھا گیا ہے کہ وقت نعت خوانی ان سے شیطان کھیلنے لگتا ہے۔ تو ایک دوسرے کے اوپر گرنا شروع کرتے ہیں منہ سے جھاگ نکلتی ہے اور دوسری طرف ان کا جاہل پیر انگلی کے اشاروں سے وجد دے رہا ہوتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

دوسری روایت میں یوں ہے کہ عامر بن زبیر نے کہا کہ میں اپنے باپ کے پاس گیا انہوں نے پوچھا تم کہاں تھے؟ میں نے جواب دیا کہ ایسے لوگوں کو میں نے دیکھا

کہ ان سے بہتر کسی کو نہیں پایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے، ہر ایک ان میں سے کانپتا تھا یہاں تک کہ اس کو خدا کے خوف سے غش آ جاتا تھا، میں (عامر بن زبیر) بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ میرے باپ نے کہا کہ اب کبھی ان کے ساتھ مت بیٹھو، اتنا کہہ کر انہوں نے معلوم کیا کہ مجھ پر اس قول کا اثر نہیں ہوا تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاوت کرتے دیکھا ابو بکر و عمر کو قرآن پڑھتے دیکھا ان پر یہ کیفیت طاری نہیں ہوتی تھی، کیا یہ لوگ ابو بکر و عمر سے بھی زیادہ خوف خدا رکھتے ہیں؟ پس میں (عامر بن زبیر) نے جان لیا کہ ٹھیک بات یہی ہے اور ان لوگوں کے پاس جانا ترک کر دیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے تو یوں فرمایا تفیض اعینھم من الدمع یعنی ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور فرمایا کہ تقشعر جلودھم یعنی ان کے جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

قارئین کرام! دیکھا آپ نے آج کل جاہل سیفی مجالس میں کیسے کیسے تماشے دکھاتے ہیں، کوئی ناچ رہا ہوتا ہے کوئی دوسرے پر گر رہا ہوتا ہے کوئی بے ہوش نظر آتا ہے، کوئی کانپ رہا ہوتا ہے اور کوئی جسم کے زور سے جسم کے خاص حصے کو ہلاتے نظر آتے ہیں۔ یہ سب ان جاہلوں کی فریب کاریاں ہیں اور شیطانی جال ہے۔ جن میں اکثر لوگ شکار ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے فریب سے تمام مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ یہ وجد نہیں بلکہ ان کا خطرناک دجل ہے۔ اگر کوئی سیفی یا خود سیف الرحمن اپنے خاص کرتب کا ثبوت قرآن واحادیث سے ثابت کر دیں تو چشم ماروشن دل ماشاد۔ سیفی نمائش کا ثبوت قرآن واحادیث سے ثابت کرنا بہت مشکل ہے۔

جریر بن حازم نے ہم کو خبر دی کہ وہ محمد بن سیرین کے پاس تھے، ان سے

پوچھا گیا کہ یہاں پر کچھ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان میں سے کسی کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو اس کو غش آجاتا ہے محمد بن سیرین نے جواب دیا کہ ان میں سے کوئی دیوار پر بیٹھ جائے پھر تم اس کے سامنے قرآن اول سے آخر تک پڑھو اگر زمین پر گر پڑے تو صادق ہے، ورنہ کاذب اور فریب کار۔ ابو بکر عمرو نے کہا کہ محمد بن سیرین کا یہ مذہب تھا کہ یہ سب بناوٹ ہے اور حق نہیں کہ ان کے دلوں میں اثر ہو۔

نوٹ: آج کل کے اجہل سیفی یا ان جیسے دوسرے لوگ جو دلوں کے جاری ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنے جسم کے مخصوص حصہ کو ہلاتے ہیں اگر تجربہ کرنا ہے تو ہر کوئی تجربہ کر سکتا ہے ان میں سے جو سب سے زیادہ بازو ہلاتے اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارا دل جاری ہے تو ذرا ان کے بازو سیدھے اوپر کروائے جائیں اور پھر دیکھا جائے کہ ان کا وہ جسم کا حصہ حرکت کرتا ہے؟ پس بندہ نے کئی بار تجربہ کیا ہے کہ ان کا یہ کرتب ہے۔ جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے، حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک روز وعظ بیان کیا، ایک شخص نے مجلس وعظ میں سانس بھرا۔ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر خدا تعالیٰ کے لیے ہے تو تو نے اپنے آپ کو مشہور کیا اور اگر خدا کے لیے نہیں (عوام الناس ہمیں صوفی کہیں) ہے تو تو ہلاک ہو گیا ۔ فضیل بن عیاض نے اپنے بیٹے سے کہا جو اسی طرح گر پڑے تھے کہ اے بیٹا اگر تم سچے ہو تو تم نے اپنے آپ کو رسوا کیا اور جھوٹے ہو تو اپنی جان کو ہلاک کیا۔

دوسری روایت میں یوں ہے کہ انہوں نے کہا کہ بیٹے اگر صادق ہو تو تم نے جو کچھ تمہارے پاس تھا ظاہر کر دیا اگر کاذب ہو تو تم نے خدا کے ساتھ شرک کیا۔

عبدالرحمن ابن الجوزی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اگر کوئی کہے کہ کلام صادقین

میں کیا جارہا ہے ریاکاروں کا ذکر نہیں، اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جس پر وجد طاری ہوا اور وہ اس کے دفعیہ پر قادر نہیں؟ تو جواب یہ ہے کہ شروع وجد میں ایک اندرونی حرکت اور جوش ہوتا ہے، اگر انسان اپنے آپ کو باز رکھے اور روکے رہے تاکہ کسی کو اس کے حال کی خبر نہ ہو تو شیطان اس سے نااُمید ہو کر دور ہو جاتا ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ ایوب سختیانی جب حدیث بیان کرتے تھے اور ان کے دل کو رقت ہوتی تھی تو اپنی ناک پونچھتے تھے اور کہتے تھے کہ زکام کس قدر سخت ہے اور اگر انسان اپنے آپ کو بے قابو چھوڑ دیں تو شیطان اس میں اپنا سانس بھر دیتا ہے بقدر اس کے پھونکنے کے انسان بے قرار ہوتا ہے۔

عبدالرحمن ابن الجوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی کہے کہ ہم اس شخص کے بارے میں کلام کرتے ہیں جو وجد کے دفعہ کی کوشش بہت کرتا ہے مگر قدرت نہیں رکھتا اور مغلوب ہو جاتا ہے پھر کہاں سے شیطان آگھسا؟ تو جواب یہ ہے کہ ہم اس امر کا انکار نہیں کرتے کہ بعض طبیعتیں دفعیہ میں کمزور ہیں۔ لیکن صادق کی پہچان یہ ہے کہ دفع کرنے پر قادر نہیں ہوتا اور نہیں جانتا کہ کہ اس پر کیا گزری پس وہ اس قبیل سے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وخر موسی صعقا۔

عبدالرحمن ابن الجوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن وہب کے روبرو احوال قیامت کی کتاب پڑھی گئی وہ غش کھا کر گر پڑے اور کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ اس کے بعد چند روز انتقال کر گئے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ اکثر لوگ وعظ سن کر مر گئے اور بے ہوش ہو گئے ہیں ہم کہتے ہیں کہ وجد کرنا جو آج کل مکاروں کی حرکتوں کو شامل ہے اور وہ یہ کہ زور سے چیخنا اور کج مج چلنا بظاہر معلوم ہوتا

ہے کہ بناوٹ ہے اور شیطان ان لوگوں کا یار و یاور ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے کہا کیا جائے کہ کیا صاحب اخلاص کا حق اس پر یہ حالت طاری ہونے سے کم ہو جائے گا تو جواب دیا جائے گا کہ ہاں دو وجہ سے ایک یہ کہ اگر اس کا علم قوی ہوتا تو ضبط کرتا دوسرے یہ کہ صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقہ کے خلاف کیا گیا اور یہی نقص اور کمی کافی ہے۔ سفیان بن عینیہ سے ہم کو حدیث پہنچی انہوں نے کہا میں نے خلف بن خوشب سے سنا ہے کہ خوات رحمۃ اللہ علیہ وعظ کے وقت کانپتے تھے ان سے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر تم اس حالت پر قابو رکھتے ہو تو اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتا کہ تم کو حقیر سمجھوں، اور اگر اختیار نہیں رکھتے تو اپنے سے پہلے والوں کے خلاف کرتے ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا تم ان لوگوں کی مخالفت کرتے ہو جو تم سے بہتر تھے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ابراہیم وہی فقیہ ہیں بڑے سنن کے پابند اور نہایت اثر کے متبع تھے اور خوات نیک لوگوں میں سے بناوٹ سے دور تھے ابراہیم کا یہ خطاب ایسے شخص سے ہے پھر وہ انسان کس شمار میں ہے جس کی تصنع اور بناوٹ کا حال پوشیدہ نہیں۔

عبدالرحمن ابن الجوزی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ پھر جب یہ نام نہاد اہل تصوف راگ سن کر سرور میں آتے ہیں تالیاں بجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت ابن بنان وجد کرتے تھے اور حضرت ابو سعید خزاز تالیاں بجاتے تھے۔ مصنف نے کہا کہ تالیاں بجانا برا اور منکر ہے جو طرب میں لاتا ہے اور اعتدال سے باہر کر دیتا ہے۔ اہل عقل ایسی باتوں سے دور رہتے ہیں اور ایسا کرنے والے مشرکین کے مشابہ ہے کہ ان کا فعل بیت اللہ کے پاس آکر تالیاں بجانا تھا۔ اسی کی مذمت اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی:

وما کان صلاتھم عندا البیت الا مکاء و تصدیة

یعنی مشرکین کی نماز بیت اللہ کے پاس آکر یہی ہے کہ فریاد کرتے ہیں اور تالیاں بجاتے ہیں۔ مصنف علیہ رحمۃ نے کہا کہ نیز اس میں عورتوں کی مشابہت ہے اور عاقل آدمی اس بات سے پرہیز کرتا ہے کہ وقار کو چھوڑ کر مشرکین اور عورتوں کی حرکتیں اختیار کرے۔ پھر جب ان کو کامل سرور ہوتا ہے تو رقص کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض نے یوں حجت پیش کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ارکض برجلك یعنی اے ایوب اپنا پاؤں زمین پر مارو۔ مصنف نے کہا میں کہتا ہوں کہ یہ حجت لانا بارد ہے کیوں کہ اگر یہ فرمان خوشی کے مارے زمین پر پاؤں مارنے کو ہوتا تو ان کے لیے شبہ ہو سکتا تھا کہ پاؤں مارنے کا حکم تو فقط اس لیے تھا کہ پانی نکل آئے ابن عقیل کہتے ہیں کہ ایک مریض آدمی کا قصہ جس کو مصیبت دور کرنے کے وقت حکم دیا گیا کہ اپنا پاؤں زمین پر مارے تاکہ معجزہ سے پانی نکل آئے رقص کی دلیل کہاں سے ہو گیا؟ اور اگر ایسا جائز ہو کہ اس پاؤں کا ہلانا جس کو کیڑوں نے کھا کھا کر لاغر کر دیا تھا اسلام میں رقص کے جواز پر دلالت کرے تو جائز ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰ کو یہ فرمانا اضرب بعصاك الحجر یعنی اپنی لاٹھی پتھر پر مارو لکڑیوں سے تاشے بجانے پر دلالت کرے۔

نعوذ باللہ من التلاعب بالشرع

بعض کم عقلوں نے اس حدیث سے حجت نکالی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفتار حجل چلے، آپ نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم خلقت اور خلق میں مجھ سے مشابہ ہو تو وہ حجل چال چلے اور آپ

نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی ہو اور آزاد کردہ ہو زید یہ سن کر حجل چال چلے بعض صوفیہ نے یوں حجت پکڑی ہے کہ حبشیوں نے رقص کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف دیکھتے تھے جواب یہ ہے کہ حجل ایک قسم کی رفتار ہے کہ آدمی خوشی کی حالت میں جھومتا ہوا ایک ٹانگ اٹھا کر چلتا ہے تو کہاں وہ چال اور کجا یہ تمہارے نام نہاد اور بناوٹی رقص، اور علی ہذا القیاس حبشیوں کا رقص کرنا ایک قسم کی چال تھی۔ جیسا کہ جنگ میں مقابلہ کرنے کے لیے مشق کرتے ہیں۔ صوفی جواز رقص پر ابو عبدالرحمن سلمی یہ دلیل لائے ہیں۔ کہ ابراہیم بن محمد شافعی سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب مکہ کی کسی گلی میں گزرے تو اخصر گویئے کو سنا کہ عاص بن وائل کے گھر میں یہ شعر گا رہا تھا۔ جن کا ترجمہ یہ ہے:

"بطن نعمان مشک سے مہک اُٹھے اگر وہاں زینب عطر میں بسی ہوئی عورتوں کے ہمراہ گزرے۔ پھر جب نمیری کی سواریاں دیکھے تو منہ پھیر لیے اور وہ عورتیں نمیری کی ملاقات سے پرہیز کرنے والی ہوں۔" راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر سعید بن المسیب نے تھوڑی دیر اپنا پاؤں زمین پر مارا اور کہا کہ یہ وہ چیز ہے جس کا سننا لذت بخش ہے۔ لوگ یہ شعر ابن مسیب کے بیان کرتے ہیں۔ مصنف نے کہا کہ میں کہتا ہوں یہ اسناد مقطوع اور مظلم ہے ابن مسیب سے صحیح نہیں اور نہ یہ ان کے شعر ہیں۔ ایسی باتوں سے ابن مسیب زیادہ عالی وقار تھے۔ یہ اشعار محمد بن عبداللہ بن نمیری شاعر کے مشہور ہوئے۔ وہ نمری نہیں تھا اپنے دادا کی طرف منسوب ہے ثقفی ہے اور زینب جس کا ذکر ان اشعار میں تشبیہاً کیا گیا ہے کہ وہ یوسف کی بیٹی حجاج کی بہن ہے۔ اس سے عبدالملک بن مروان نے پوچھا تھا کہ تیرے شعر میں یہ سواریاں کیا چیز ہیں؟ جواب دیا کہ

میرے پاس کچھ لاغر گدھے تھے جن پر طائف سے دال لاد کر لایا تھا عبدالملک ہنس پڑا اور حجاج کو حکم دیا کہ اسے ایذا نہ دو۔ مصنف نے کہا پھر اگر ہم مان بھی لیں کہ ابن مسیب نے اپنے پاؤں زمین پر مارے تو یہ جواز رقص پر حجت نہیں کیوں کہ اکثر اوقات آدمی اپنا پاؤں زمین پر مارتا ہے یہ کوئی چیز سن کر زمین کو ٹھونکتا ہے اور اس کو رقص نہیں کہتے۔ پس یہ تعلیق کس قدر واضح ہے کجا پاؤں کا ایک یا دو بار زمین پر مارنا اور کجا ان لوگوں کا وہ رقص کہ اہل عقل کے طریقہ سے باہر چلے جاتے ہیں، پھر ہم احتجاج سے در گزر کر کے بلاتے ہیں کہ آؤ ہم تم عقل کے پاس چل کر قضیہ فیصل کریں تمہارے رقص میں کون سی بات ہے بجز اس کے کہ کھیل ہے جو لڑکوں کے لائق ہے اور یہ جو دعویٰ ہے کہ اس میں قلوب کو آخرت کی طرف تحریک ہوتی ہے تو یہ بات بخدا زبردستی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے اپنے زمانے میں وہ مشائخ دیکھے ہیں جن کا مسکرانے میں بھی کوئی دانت ظاہر نہیں ہوا چہ جائیکہ ان کو ہنسی آئے، تالیاں بجائیں، بازو ہلائیں، کپڑے پھاڑیں، ایک کو اشارے کریں اپنی طرف کھینچیں، ہاہا کی آوازیں اور طرح طرح کی چیخیں ماریں اور ان تمام خرافات و لغویات کو وجد یا رقص کا نام بتائیں، جب کہ صوفیہ میں بحالت وجد اور رقص خوب طرب قرار پکڑتا ہے ان میں سے ایک کسی بیٹھے ہوئے کو کھینچ لیتا ہے انگلی سے اشارا کرتا ہے دوسرے کو رومال کے اشارے سے وجد دیتا ہے کہ اس کے ساتھ کھڑا ہو۔ اور ان کے مذہب میں یہ بات جائز نہیں کہ جس کو کھینچا جائے اور وہ بیٹھا رہے۔ جب وہ کھڑا ہوتا ہے تو پیروی کی وجہ سے باقی لوگ بھی اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر اگر کوئی ان میں سے اپنا سر کھول لیتا ہے تو باقی بھی اس کی موافقت میں اپنے سروں کو ننگا کر لیتے ہیں۔ تو مصنف نے کہا کہ یہ ان جہال کا

نہ وجد ہے اور نہ رقص ہے بلکہ ایک کھیل ہے اور یہ صوفیہ غیر واجب کو واجب اعتقاد کر لیتے ہیں اور جب انسان غیر واجب کو واجب اعتقاد کرے گا تو یہ اعتقاد اس کو کافر بنادے گا۔ واجب اور غیر واجب فقط شریعت کے اختیار میں ہے اور یہ سب حرکتیں نادانی اور شریعت کے ساتھ کھیلنا ہے در حقیقت یہ لوگ شریعت پر حملہ کرنے والے ہیں۔

تلبیس ابلیس ص 320 تا 333

قارئین کرام مذکورہ بالا عبارات سے واضح ہوا کہ سیفیوں کا خود ساختہ اور بناوٹی وجد کسی بھی حدیث سے ثابت نہیں۔ باقی رہا وجد کے بارے میں قرآن واحادیث کا روایت کرنا تو اس کا جواب یہ ہے کہ مطلقاً وجد کا انکار کوئی بھی صاحب عقل و دانشور نہیں کرتا اور سیفیوں کے وجد ہر وقت باز و ہلانے کے انکار سے وجد کا یہ مطلقاً انکار لازم نہیں آتا، اور ہمارے مشائخ علماء ملت اسلامیہ اور خصوصاً شیخ الحدیث پیر محمد چشتی نے بھی مطلقاً وجد کا انکار نہیں کیا تو جب یہ حقیقت ہے تو پھر سیف الرحمن اور اس کے خلفاء کا شیخ الحدیث پیر محمد چشتی مد ظلہ العالی پر اپنا کفر جھاڑنا پاگل پن ہے اور ان کو چاہئے کہ اپنے کرتب ہر وقت باز و ہلانے کا ثبوت شرعاً ثابت کریں ورنہ گریبان ذلت میں منہ ڈال کر الگ ہو جائیں۔

شیخ الحدیث ابوالعلاء مفتی محمد عبداللہ قادری اشرفی رضوی برکاتی ناظم و مہتمم دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور (پاکستان) کا فتویٰ

الجواب وھو الموفق للصواب

الحمد للہ و کفی والصلوۃ و السلام علی رسولہ محمد المصطفیٰ و علی آلہ و اصحابہ البرر التقی

1۔ اللھم رب زدنی علماً۔ از صورت مسؤلات نمبر 1 افغانی پیر کا دعویٰ خبیث کہ وہ پیران پیر دستگیر السید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے چھ مقامات میں فوقیت رکھتے ہیں غلط اور بکواس ہے۔ افغانی پیر اپنے مکر وفریب کی وجہ سے دجال ہے۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کجا عیسیٰ کجا دجال نا پاک

2۔ الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ تو فرماتے ہیں:

انا الحسنی و المخدع مقامی و اقدامی علی عنق الرجال

میں حسنی سید ہوں اور نہاں خانہ میرا مقام ہے یعنی رازداری کا مقام میرا مقام ہے اور میرے قدم اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی گردن پر ہیں۔ واضح ہوا کہ غوث اعظم ولیوں میں اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔

نعم ما قیل

غوث اعظم درمیان اولیاء
چوں محمد درمیان انبیاء

3۔ مجدد الف ثانی سرہندی علیہ الرحمۃ کا کلام شان غوثیت میں ملاحظہ ہو۔:

حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک سے قیامت تک جتنے اولیاء، ابدال، اقطاب، اوتاد، بدلاء، نجباء، غوث یا مجدد ہوں گے سب فیضان ولایت اور برکات طریقت حاصل کرنے میں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے محتاج ہوں گے بغیر ان کے واسطے اور وسیلے کے قیامت تک کوئی ولی نہیں ہو سکتا۔

مکتوب 123 جلد سوم 248

نیز مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجدد الف ثانی بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا نائب ہے جس طرح سورج کا پرتو پڑنے سے چاند منور ہوتا ہے۔ اسی طرح مجدد الف ثانی پر بھی تمام فیوض و برکات حضور غوث اعظم کی بارگاہ سے فائز ہو رہے ہیں۔

مکتوب 123 جلد سوم ص 248

ان دلائل اور شواہد سے واضح ہو گیا کہ غوث اعظم کا کلام و اقدامی علی عنق الرجال قیامت تک کے ولیوں کے گردن پر ہے۔ افغانی پیر تو ولی ہی نہیں تو غوث اعظم سے چھ مقامات میں فوقیت کیسے آ گئی۔ یا اسفا و یا عجبا افغانی پیر میں تو تنزل ہی تنزل ہے، تکبر ہی تکبر ہے، تحسر ہی تحسر ہے، تجبر ہی تجبر ہے، کرامت کہاں؟ استقامت کہاں؟

حل اعتراض

یاد رہے کہ کہ امت ہذا کے صحابہ اور ائمہ کرام یعنی صدیق اکبر، فاروق و عثمان و علی اور دیگر صحابہ کرام اور امام حسن اور امام حسین اور امام مہدی رضی اللہ عنہم اس جملہ سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ صحابی کا مرتبہ قطبیت اور غوثیت سے بہت بلند ہے اور امام مہدی خود مستقل غوث ہیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام جبکہ نزول فرمائیں گے تو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہوں کیونکہ وہ صرف ولی نہیں بلکہ حضور سے قبل عہدہ نبوت پر تقرری رہی۔ جب تشریف لائیں گے تو اس وقت ان کی ذات وصف نبوت سے متصف ہو گی کیونکہ نبوت چھینی نہیں جا سکتی۔ مگر اس وقت ان کی ذات کی اس وصف نبوت کے ساتھ تقرری نہ ہو گی کہ ان کی شریعت کا اجراء ہو۔ یہ مستثنیات ایسے

ہی ہیں جیسے حضرت فاطمۃالزہرا رضی اللہ عنہا کی افضیلت عام جنتی عورتوں پر۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ مگر حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ کی سردار تو نہیں یا اس طرح جیسے حضرت مریم کو تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت ہے مگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر اور حضرت عائشہ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہما پر فضیلت نہیں۔ فافہم

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا مقام غوثیت بہت بلند ہے۔ سیف افغانی کا یہ کہنا کہ وہ غوث اعظم سے چھ مقامات میں فوقیت رکھتا ہے یہ کسی مجنون کی بڑ اور کسی جاہل کی جہالت کا نمونہ ہے۔ اسے اتنی جرأت نہیں کرنی چاہئے۔

لطیفہ:

مجھے ایک جگہ جانا ہوا تو وہاں ایک صاحب کھڑے ہوئے اسپیکر کے سامنے اور کہتے ہیں چراغ چشتیاں ہر گز نے میرد۔ میں نے کہا یہ کہو:

چراغ نقشبندیاں ہر گز نے میرد
چراغ قادریاں ہر گز نے میرد
چراغ سہر وردیاں ہر گز نے میرد

اور پیر افغانی کہتا ہے کہ چراغ نقشبندیاں ہر گز نے میرد اور سلاسل ثلاثہ کے متعلق کہتا ہے:

تمام دنیا میں شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور سنت سنیہ کے التزام کا واحد مرکز اس فقیر کی خانقاہ سیفیہ یاد کی جاتی ہے۔

ہدایۃ السالکین صفحہ 178

قارئین! احمد رضا خان بریلوی نے اپنے فتاویٰ رضویہ میں گیارہ حدیثیں پیش کی ہیں کہ غوث اعظم نے فرمایا کہ قدمی هذا علی رقبة علی کل ولی اللہ۔

ماخوذ از بهجة الاسرار از للعلام الامام شطنوفی

خباثت:

سیف الرحمن کے علوم اور کمالات غیر متناہی ہیں۔ (معاذاللہ)

غیر متناہی علوم تو اس ذات کے ہوں گے جو ازلی وابدی اور قدیم اور واجب الوجود ذات ہو گی۔ یہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم بھی متناہی ہیں غیر متناہی نہیں۔ مرتبہ الوہیت ملاحظہ ہوں۔

1۔ اللہ تعالیٰ ازلی ابدی ذات ہے اس کے علوم و کمالات غیر متناہی ہیں۔

2۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ اس کے علوم و کمالات غیر متناہی ہیں۔

3۔ اللہ تعالیٰ قدیم ذات ہے اس کے علوم و کمالات غیر متناہی ہیں۔

4۔ اللہ تعالیٰ علت مستقلہ ہے اس کے علوم و کمالات غیر متناہی ہیں۔

5۔ اللہ تعالیٰ غیر محدود ذات ہے۔ اس کے علوم و کمالات غیر متناہی ہیں۔

6۔ اللہ تعالیٰ کی ذات مستقل بالذات اس کے علوم و کمالات غیر متناہی ہیں۔

7۔ اللہ تعالیٰ کی ذات محیط ہے اس کے علوم و کمالات غیر متناہی ہیں۔

8۔ اللہ تعالیٰ کی صفات واجب ہیں اس کے علوم و کمالات غیر متناہی ہیں۔

9۔ اللہ تعالیٰ کی صفت کلام اور علم واجب ہے اس کے علوم و کمالات غیر متناہی ہیں۔

10۔ اللہ تعالیٰ خالق موجد مکون محدث، منشی، مخترع، منتزع، بدیع ذات ہے اس

کے علوم و کمالات غیر متناہی ہیں۔

اور کسی ذات کے علوم و کمالات غیر متناہی نہیں ہیں۔ اگر سیف الرحمن افغانی کے علوم و کمالات (معاذ اللہ) غیر متناہی ہیں تو معاذ اللہ العیاذ باللہ یہ تو مدعی الوہیت ہوا۔ شرم شرم شرم!

فرعون انا ربکم الاعلیٰ کہہ کر الہ بنا مولوی سیف اپنے علوم اور کمالات کو غیر متناہی قرار دے کر کہ الہ بنا معاذ اللہ العیاذ باللہ یہ سیف الرحمن خارج عن الاسلام ہے، کافر و مرتد ہے۔ یہ بریلوی حضرات کا پیر اور مقتدا اور رہنما اور پیشوا نہیں بن سکتا۔

خلیفے کا یہ کہنا کہ پیر افغانی انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں نبی نظر آتا ہے معاذ اللہ، یہ تو شیطانی تصرف ہے پیر افغانی کو پتہ نہ چلا۔ افسوس! غوث اعظم سے چھ مقامات میں تو فوقیت کا دعویدار ہے۔ مگر حالت یہ ہے کہ شیطانی تصرفات کی تمیز نہ کر سکا۔

شیخ ضیاء الدین ابونصر رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ موصوف کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ سیاحب کے زمانہ میں کسی لق و دق بیابان میں آپ کا گزر ہوا۔ وہاں نہ پانی تھا نہ گھاس پات اور نہ کسی چیز کا اس جگہ سایہ تھا۔ ایک ماہ تک اس جنگل سے نجات نہ ملی اور پیاس کی شدت جان لینے کے قریب ہو گئی۔ خدا تعالیٰ نے غیب سے ایک ابر بھیجا جس سے بارش کے پانی سے جنگل سرسبز و شاداب اور آپ کو سیراب کر دیا اور اس کے بعد ایک روشنی ظاہر ہوئی اور اس سے ایک عجیب صورت پیدا ہو کر آپ سے کہنے لگی اے عبدالقادر میں تیرا پروردگار ہوں تو نے میرے راستہ میں بہت کچھ صعوبتیں برداشت کی ہیں اس لیے میں تجھ پر اب وہ چیزیں حلال کرتا ہوں جو اوروں پر حرام ہیں۔ آپ نے کہا اعوذ باللہ من

الشیطان الرجیم وہ مردود شیطان تھا بھاگ گیا۔ اور پھر روشنی تاریکی سے بدل گئی اور اس تاریکی سے یوں آواز دینے لگا کہ اے عبدالقادر تو نے محض خدا کی عنایت سے رہائی پائی ورنہ اس جال میں ستر کامل ولیوں کو میں نے پھانسا اور وہ جانبر نہ ہو سکے آپ نے پڑھا۔ للہ الفضل و المنۃ و منہ الھدایۃ فی البدایۃ و النہایۃ

المرتبہ: فقیر ابوالعلاء محمد عبداللہ قادری اشرفی رضوی
خادم الحدیث والافتاء و ناظم دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور

☆☆☆

سلطان المحققین والمناظرین حافظ عطا محمد چشتی گولڑوی کا فتویٰ

الحمد للہ! ہمارے پاس فتنہ سیفیہ کے خلاف علماء کرام و مشائخ عظام کے کئی فتوے آ چکے ہیں۔، مگر ''الفتنۃ الشدیدۃ'' حصہ اول میں صرف استاذ الکل ملک المدرسین مولانا علامہ حافظ عطا محمد چشتی گولڑوی (متعنا اللہ تعالیٰ بطول حیاتہ) کا فتویٰ اور حضرت کی شان یکتائی اور مسلمانوں پر ان کا فیض و احسانات اور ارباب علم حضرات کے تاثرات اور ان کے تلامذہ کی فہرست طویل میں سے یہاں مختصراً چند جید تلامذہ کے اسماء بھی درج کیے جائیں گے۔ تاکہ ہر ایک کے لیے حضرت کا فتویٰ قابل عمل ہو سکے۔

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت گرامی قدر جناب (علامہ) محمد بشیر القادری صاحب از طرف طالب دعا عطا محمد چشتی گولڑوی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ جناب کا نوازش نامہ موصول ہوا پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ جناب نے شریعت مطہرہ کا تحفظ فرمایا ہے۔ ایک شریعت ہے

اور ایک طریقت ہے۔ شریعت کی حقانیت چار مذہب میں منحصر ہے اور طریقت کی حقانیت بھی چار سلاسل میں منحصر ہے۔ جن عقائد کا ذکر سیفیوں کے بارے میں کیا جا رہا ہے، نہ یہ شریعت سے مطابقت رکھتے ہیں اور نہ طریقت سے۔ اس لیے بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے غلط نظریات سے مسلمانوں کو پناہ دے۔ مولانا روم صاحب نے اپنی کتاب مثنوی شریف میں جعلی پیروں کی خوب خبر لی ہے اور اس کی مثال یہ دی ہے کہ شکاری پرندوں کے شکار کے لیے پرندوں والی بول بولتا ہے اور پرندے سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا ہم جنس ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اسے فکر سے محفوظ رکھے۔ دستخط

تلامذہ

استاذ الاساتذہ ملک المدرسین حضرت مولانا علامہ حافظ عطا محمد چشتی گولڑوی مدظلہ کے شاگردوں کی فہرست تو بہت طویل ہے۔ اس لیے اس مختصر تحریر میں ان کا احاطہ مشکل ہے۔ بہر حال درج ذیل سطور میں معروف تلامذہ کے اسماء گرامی پیش کیے جاتے ہیں۔ مولانا علامہ علی احمد سندیلوی نے مضبوط فہرست مرتب کی ہے۔ یہاں مختصر چند تلامذہ کے اسماء درج کیے جاتے ہیں۔

1۔ حضرت استاذہ الاساتذہ مولانا علامہ غلام رسول رضوی، شیخ الحدیث والتفسیر (صاحب تفہیم البخاری)

2۔ حضرت علامہ مولانا سید محمود احمد رضوی، (صاحب فیوض الباری، شرح بخاری) امیر انجمن حزب الاحناف لاہور

3۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ، مہتمم جامعہ ظہریہ امدادیہ (بندیال شریف)

4۔ حضرت پیر طریقت مولانا علامہ محمد اشرف قادری مدظلہ (کھرپیپڑ شریف) پتوکی

5۔ حضرت علامہ مولانا اللہ بخش، واں بھچراں ضلع میانوالی

6۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ دارالعلم ضیاء قمر الاسلام سیال شریف

7۔ حضرت علامہ مولانا غلام رسول سعیدی، شارح مسلم شریف، دارالعلوم نعیمیہ کراچی

8۔ حضرت خواجہ حمید الدین سیالوی مدظلہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف

9۔ حضرت پیر سید شاہ عبدالحق گولڑوی مدظلہ، زیب آستانہ عالیہ گولڑہ شریف

10۔ حضرت علامہ مولانا چراغ دین مدظلہ، بگی ڈل تحصیل جڑانوالہ

11۔ حضرت علامہ مولانا علی محمد، (برادر خورد استاذ الاساتذہ)

12۔ حضرت علامہ مولانا پیر محمد چشتی، مہتمم دارالعلوم معینیہ غوثیہ پشاور

13۔ حضرت علامہ مولانا محمد فضل حق بندیالوی مدظلہ، بندیال شریف

14۔ حضرت علامہ مولانا فضل سبحان قادری، دارالعلوم قادریہ بغداد، مردان

15۔ حضرت علامہ مولانا مقصود احمد قادری، خطیب حضرت داتا گنج بخش لاہور

16۔ حضرت پیر طریقت سید غلام حبیب شاہ، وڑچھ شریف ضلع خوشاب

17۔ حضرت علامہ مولانا غلام محمد چشتی، صدر مدرس دارالعلوم خیر المعاد ملتان

18۔ حضرت علامہ مولانا نور سلطان قادری، جامعہ نوار باہو بھکر

19۔ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری، دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور

20۔ حضرت علامہ مولانا محمد زبیر نقشبندی، رکن الاسلام حیدرآباد

21۔ حضرت علامہ مولانا جمال الدین شاہ کاظمی، قمرالعلوم فریدیہ کراچی

22۔ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد سرداراحمد، جامعہ الحبیب، حبیب آباد پتوکی

23۔ حضرت علامہ مولانا محمد مظہر الحق بندیالوی، ناظم دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال

24۔ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد ظفرالحق بندیالوی، لیکچرار گورنمنٹ کالج جوہرآباد

25۔ حضرت علامہ مولانا قاضی مظفر اقبال رضوی، ابن مولانا مفتی غلام جان ہزاروی، سابق مدرس، جامعہ نعمانیہ لاہور

26۔ مجاہد کبیر مولانا علامہ محمد نذیر نقشبندی، آزاد کشمیر

27۔ حضرت علامہ مولانا محمد رشید نقشبندی، مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

28۔ حضرت علامہ مولانا گل احمد عتیقی، شیخ الحدیث، جامعہ عثمانیہ فاروق آباد

29۔ حضرت علامہ مولانا عطا محمد متین، شادیہ ضلع میانوالی

30۔ حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل حسنی، مہتمم جامعہ حسینیہ، شاہ والا ضلع خوشاب

31۔ حضرت علامہ مولانا عبدالرحمن حسنی، مدرس جامعہ حسینیہ، شاہ والا ضلع خوشاب

32۔ مولانا علامہ فتح محمد باروزئی سبی بلوچستان

33۔ حضرت علامہ مولانا محمد نذیر، مدرس مدرسہ غوثیہ ہدایت القرآن ممتاز آباد ملتان

34۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد یار، جامعہ حنفیہ غوثیہ ضیاء العلوم کچھی والا فورٹ عباس

35۔ حضرت علامہ مولانا غلام محمد نقشبندی، مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور

36۔ حضرت علامہ مولانا محمد اجمل سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور

37۔ حضرت علامہ مولانا محمد نواز الحسنی۔ لیکچرار اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

38۔ حضرت علامہ مولانا عبد الرشید قمر، لیکچرار گورنمنٹ کالج فیصل آباد

39۔ مولانا قاری محمد بشیر نسیم، مدرس درس وڈے میاں لاہور

40۔ مولانا حافظ محمد حسین پدھراڑوی، ناظم اعلیٰ احیاء العلوم خطیب جامع مسجد تاج لاہور

41۔ مولانا حافظ عبد الغفور پدھراڑوی، خطیب جامع مسجد حنفیہ چوہان روڈ لاہور

42۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شفیع الہاشمی، ساکن ڈنڈی شریف۔ میانوالی، حال مقیم لندن۔ ناظم قادریہ مرکز جامع مسجد نیلسن، نیز چیئرمین عالمی شرعی بورڈ یوکے

43۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد اللہ باروی، مظفر گڑھ

44۔ حضرت علامہ مولانا حافظ مفتی محمد یونس چکوالوی مدرس خدام الصوفیہ گجرات ساکن موضع لوہارہ مضافات چکوال۔

45۔ حضرت علامہ مولانا شیخ احمد سیالوی، چنیوٹ

46۔ حضرت علامہ مولانا محمد یوسف شاہ، مدرس شمس العلوم کراچی،

47۔ حضرت علامہ مولانا محمد اشرف نقشبندی، جامعہ عثمانیہ داروغہ والا لاہور

48۔ حضرت علامہ مولانا عطا محمد قادری، حاصل پور

49۔ حضرت علامہ مولانا محمد رفیق چشتی، مولف عطا شرح کریما گوجرخان

50۔ حضرت علامہ مولانا غلام نبی نقشبندی، دارالعلوم عطائیہ رضویہ نقشبندیہ گکھڑ

51۔ حضرت علامہ مولانا یعقوب ہزاروی، مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

52۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالرشید قریشی، مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم، راولپنڈی

53۔ حضرت علامہ مولانا محمد اقبال مصطفوی خطیب جامع مسجد نور شاہ ولی فیصل آباد

54۔ حضرت علامہ مولانا عطا محمد کنڈی خطیب خوشاب

55۔ حضرت علامہ مولانا محمود حسین شائق، خطیب منگلا

56۔ حضرت علامہ مولانا کمال الدین، آزاد کشمیر

57۔ حضرت علامہ مولانا شاہ نواز، مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور

58۔ حضرت علامہ مولانا علی احمد سندیلی، مدرس جامعہ جماعتیہ لاہور

59۔ حضرت علامہ مولانا محمد اسلم۔ جھنگ

60۔ حضرت علامہ مولانا قاری جان محمد کراچی

61۔ حضرت علامہ مولانا سعید احمد، اوکاڑہ چھاؤنی

62۔ حضرت علامہ مولانا محمد حنیف، خطیب جامع مسجد بغدادی قائد آباد

63۔ حضرت علامہ مولانا شاہ محمد، خطیب مدینہ کالونی والٹن لاہور

64۔ حضرت علامہ مولانا محمد رشید پدھراڑوی، مدرس جامعہ غوثیہ سرگودھا

65۔ حضرت علامہ مولانا میاں اکبر علی، بالا ضلع میانوالی

66۔ حضرت علامہ مولانا حبیب امجد، مدرس جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد

67۔ حضرت علامہ مولانا محمد اکرم جھنگوی، کراچی

68۔ حضرت علامہ مولانا امام الدین، خطیب جامع مسجد، شیخانوالی فاروق آباد

69۔ حضرت علامہ مولانا مفتی نواب الدین رحمۃ اللہ علیہ، مدرس جامعہ رضویہ فیصل آباد

70۔ حضرت علامہ مولانا محمد صابر الامینی، خطیب کامونکی

71۔ حضرت علامہ مولانا محمد شہباز خان رحمۃ اللہ علیہ، شاہوالہ خوشاب

72۔ حضرت علامہ مولانا منظور احمد خطیب حافظ آباد

73۔ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ معظم، سلطان دربار عالیہ سلطان باہو جھنگ

74۔ حضرت علامہ مولانا عبدالواحد، شادیہ ضلع میانوالی

75۔ علامہ نذیر حسین، آج کل خدمت کے ساتھ استفادہ بھی کر رہے ہیں۔

76۔ حضرت علامہ مولانا سید سکندر شاہ، مدرس جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف

77۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رفیق حسنی، مہتمم جامعہ اسلامیہ گلزار حبیب کراچی

78۔ حضرت علامہ مولانا شاہ حسین گردیزی، دارالعلوم مہریہ گلشن اقبال کراچی

79۔ حضرت علامہ مولانا عبدالمالک، جامعہ اکبریہ میانوالی

80۔ حضرت علامہ مولانا محمد مرتضیٰ، جامعہ عثمانیہ فاروق آباد وغیرہم

81۔ راقم الحروف محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی، احقرالعباد فقیر محمد بشیر القادری بھی چند سال حضرت سے تعلیم حاصل کرنے پر فخر کرتا ہے۔

انتھی الفتنۃ الشدیدۃ

☆☆☆

ابو جہل زندہ ہو چکا ہے

سرحد سے ایک پمفلٹ بنام ''ابو جہل زندہ ہو چکا ہے'' چھپا۔ اس میں بھی ان کے عقائد و نظریات سے کافی بحث کی گئی ہے اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ پیر محمد چشتی بریلوی صاحب کے کسی چاہنے والے نے لکھا ہے (واللہ اعلم) اسی لیے ہم اسے بھی اختصار کے ساتھ نقل کر رہے ہیں۔

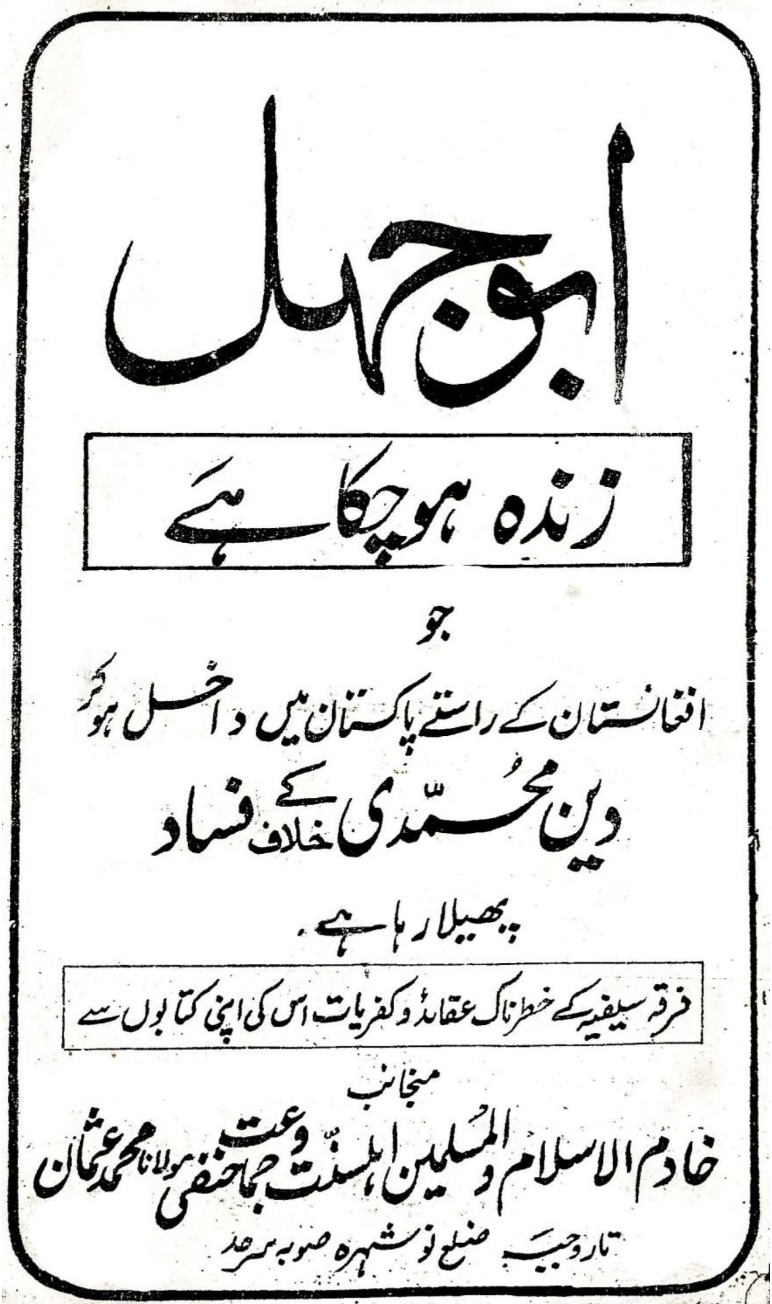

ابوجہل

زندہ ہو چکا ہے

جو

افغانستان کے راستے پاکستان میں داخل ہو کر

دین محمّدی کے خلاف فساد

پھیلا رہا ہے۔

فرقہ سیفیہ کے خطرناک عقائد و کفریات اس کی اپنی کتابوں سے

منجانب

خادم الاسلام والمسلمین اہلسنّت وجماعت حنفی مولانا محمد عثمان

تاروجبہ ضلع نوشہرہ صوبہ سرحد

صوبہ سرحد میں بالخصوص اور پاکستان میں بالعموم فتنہ سیفیہ کے نام سے ایک نیا فتنہ برپا ہو چکا ہے۔ جس کا بانی جعلی پیر اخندزادہ سیف الرحمن جادو گر افغانی ہے۔ جو اسلام کے نام پر کفر کو اور سنت نبوی کے نام پر بدعات کو اپنے مریدوں کے ذریعے مروج کر کے مذہب اسلام کو بالعموم اور مذہب اہلسنت کو بالخصوص بدنام کر رہا ہے۔ نماز میں چیخنا، پکارنا، ناچنا، سیٹی بجانا اور خاص طریقہ شعبدہ بازی کے ذریعے اپنے وجود کو متحرک کر کے اپنا ایک انفرادی مقام ظاہر کرنا، کاکا صاحب اور پیر بابا داتا گنج بخش جیسے بزرگان دین کو بے کمال کہنے کے ساتھ پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی سے بھی چھ درجہ سے زیادہ فوق واعلیٰ مقامات پر فائز اور امام الانبیاء ہونے کا دعویدار ہے۔ ہماری توجہ اس جدید فتنہ وفساد کی طرف تب ہوئی جب ایک عالم دین پیر محمد چشتی کی طرف سے اس فرقہ کے مجرم اکبر جعلی پیر سیف الرحمن کے چند غیر اسلامی عقائد واعمال کی شرعی گرفت کر کے اس کو شریعت محمدی کی روشنی میں اپنے ان اعتقادیات واعمال کو ثابت کرنے یا ان سے توبہ کرنے کی دعوت دینے کے جواب میں اس گمراہ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ”ہدایۃ السالکین“ ہے۔ کتاب کیا ہے مجموعہ مغلظات وکفریات ہے۔ شریف انسان اس کا ایک صفحہ بھی نہیں پڑھ سکتا۔ جس کے مندرجات کو دیکھ کر فتنہ قادیانی بھی بھول جاتا ہے۔ اس غلیظ ترین کتاب میں فرقہ سیفیہ کی پشتو زبان میں لکھی گئی چند کتابوں کا حوالہ بھی ہے۔ جس وجہ سے ہم نے ان کتابوں کو لے کر کے پڑھا تو درج ذیل خرافات وکفریات سامنے آئے۔ یعنی مذہب حنفی اور طریقت وسلوک کے نام کے پردہ میں اندرون خانہ اس گمراہ فرقہ کے جو عقائد ہیں وہ ان کی مطبوعہ کتابوں کے صفحات میں اس طرح درج ہیں:

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء و مرسلین و تمام صحابہ کرام کو لے کر اپنے مجمع عام میں میرے پیچھے اقتداء کر کے نماز پڑھی اور تمام دنیا کے لیے میری نیابت کا اعلان کیا۔

ہدایۃ السالکین بزبان اردو صفحہ 329

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رو رو کر مجھ سے اپنی امت کے لیے درخواست کی۔

ہدایۃ السالکین صفحہ 332

☆ میری صحبت بعینہٖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ہے۔

ہدایۃ السالکین صفحہ 330,329

☆ اللہ تعالیٰ کا اسم الرحمن میں سیف الرحمن اس کے ساتھ شریک ہو کر عرش پر قائم و مستور ہے۔ اس عقیدہ میں کسی کو شک کرنے کی اجازت نہیں۔

ہدایۃ السالکین صفحہ 328

☆ پیر سیف الرحمن اور اس کے مریدین جب چاہتے ہیں ارواح مقدسہ تمام انبیاء علیہ السلام کو بلا کر حاضر کرتے ہیں۔ یہ کوئی وہمی مفروضہ نہیں ہے بلکہ سیف الرحمن اور اس کے مرید "کشفاً و مشاہدتاً" اس کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔

ہدایۃ السالکین بزبان اردو صفحہ 312,311

☆ پیر سیف الرحمن اور اس کے مرید جب چاہتے ہیں تمام ملائکہ سماوی و اراضی کو بلا کر حاضر کر سکتے ہیں اور ان سب کو اپنے ہمراہ مدینہ منورہ لے جا سکتے ہیں۔ " یہ کوئی وہمی مفروضہ نہیں ہے بلکہ سیف الرحمن اور اس کے مرید اس کو کشفاً و مشاہدتاً دیکھتے اور ایسا کرتے رہتے تھے۔ "

ہدایۃ السالکین صفحہ 312

☆ پیر سیف الرحمن انبیاء علیہ السلام کی جماعت میں نبی ہی نظر آتا ہے اور اس قسم کی غیبی آوازیں بھی آتی ہیں۔

ہدایۃ السالکین صفحہ 325

☆ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی روح پیر سیف الرحمن تھا اور اس کی بدولت جنگ بدر میں فتح نصیب ہوئی تھی۔

ہدایۃ السالکین صفحہ 328

☆ بلند و بالا مقامات پر فائز ہونے کی وجہ سے پیر سیف الرحمن قیامت کے دن انبیاء والمرسلین کی صف میں کھڑا ہوگا۔

ہدایۃ السالکین صفحہ 327

☆ شیخ عبدالقادر جیلانی بمنزلہ چاند ہے جبکہ پیر سیف الرحمن بمنزلہ سورج ہے اور چاند کا سورج سے استفادہ نور کرنے کی طرح شیخ عبدالقادر جیلانی بھی پیر سیف الرحمن سے فیض حاصل کر رہا ہے اور سورج کے ظہور کے وقت چاند بے نور ہونے کی طرح شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے علوم وفیوضات کو پیر سیف الرحمن میں جذب کر کے (دو منٹ کے بعد) خود پیر سیف الرحمن کے مقابلہ میں بے فیض و بے نور ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے سلسلہ قادریہ میں جو کسی کا مرید ہو اس پر لازم واجب ہے کہ اس قادری، شیخ و پیر کو ترک کر کے موجودہ زمانہ میں تمام دنیا کے اولیاء اللہ پر من عند اللہ متصرف اور سب کو فیض پہنچانے والا امام الانبیاء والاولیاء اخندزادہ پیر سیف الرحمن کو اپنا پیشوا اور پیر بنائے جو کہ ایک طرفۃ العین میں اپنے مریدوں کو فوق العرش تک عروج دیتا ہے اور تمام دنیا ومافیہا کو ان کو ہاتھ میں رکھ کر ظاہر کر دیتا ہے۔

ملاحظہ ہو بالترتیب ہدایۃ السالکین صفحہ 324/162 تا 163 صفحہ 329 و صفحہ 338
سیف المومنین علی اعناق المنکرین بزبان پشتو’’ صفحہ 169/170 و صفحہ 2

☆ نام نہاد پیر سیف الرحمن یا اس کے کسی مرید کو اولیاءاللہ تسلیم نہ کرنے والے یا ان پر اعتراض کرنے والے اس طرح کافر و زندیق ہوں گے جیسے پیغمبر پر اعتراض کرنے والے کافر ہوتے ہیں۔

ہدایۃ السالکین صفحہ 259/360

☆ اس گمراہ فرقے کا دعویٰ ہے کہ ان کے سوا تمام دنیا میں نہ کوئی نقشبندی ہے نہ کوئی قادری، سہروردی نہ چشتی۔ اس گمراہ فرقے کے نزدیک یہ سب کے سب کافر، زندیق، مخادع، دکاندار، شریر ہیں۔

ملاحظہ ہو سیف المومنین بزبان پشتو صفحہ 170 و ہدایۃ السالکین بزبان اردو

☆ پیر سیف الرحمن کے علاوہ موجودہ زمانہ کے تمام نقشبندی مشائخ (لصوص دین) دین کے چور ہیں۔

صفحہ 162/163 و صفحہ 242 و صفحہ 178 سیف المومنین صفحہ 35

☆ تمام دنیا میں پیر سیف الرحمن واحد مسلمان متبع شریعت ہے۔ لہٰذا وہ اور اس کے مرید ہی سب کے لیے واجب الاتباع ہیں۔

ملاحظہ ہو فرقہ سیفیہ کی پشتو زبان میں لکھی ہوئی کتاب سیف المومنین صفحہ 170 و ہدایت السالکین صفحہ 162/163 و صفحہ 242 و صفحہ 178، سیف المومنین صفحہ 35

☆ مالاکنڈ ڈویژن میں تحریک نفاذ شریعت کا عمل قبیح ترین اور ناکارہ تحریک ہے۔

سیف الرجال صفحہ 31

☆ مالاکنڈ ڈویژن میں بنام نفاذ شریعت کافرانہ تحریک شروع ہے۔

سیف الرجال صفحہ 26

☆ اشاعت التوحید والسنت والے قطعی کافر، زندیق و ملحد، اہل قبلہ سے خارج اور

اسلام سے خارج ہیں۔

سیف الرجال صفحہ از اول تا آخر

☆ مولانا صوفی محمد اور نفاذ شریعت کے لیے کوشش کرنے والے سب کے سب خارجی، یہودی، ملحد وزندیق واجب القتل کافر ہیں۔

ملاحظہ ہو سیف الرجال صفحہ از اول تا آخر

☆ تبلیغی جماعت والے بدترین کافر، قطعی کافر، جبری کافر اہل قبلہ سے خارج واجب القتل ہیں۔

سیف المومنین صفحہ 159/164

اور فرقہ سیفیہ کی طرف سے پشتو زبان میں لکھی ہوئی کتاب ’’جواب الاستفتاء‘‘ کے صفحہ اول تا 84 پر بھی تبلیغی جماعت والوں کو قطعی کافر، زندیق، ملحد اہل قبلہ سے خارج کافر اہل اسلام سے خارج کافر، واجب القتل کافر لکھا ہوا موجود ہے۔

☆ تبلیغی جماعت کا مرکز رائیونڈ دراصل کفر کا مرکز ہے۔ ملاحظہ ہو فرقہ سیفیہ کی طرف سے پشتو زبان میں لکھی گئی وہ کتاب جس میں وزیرستان کے مناظرہ میں ذلت آمیز شکست کھانے کے بعد اپنی ذلت وشکست کو چھپانے کے لیے اس گمراہ فرقہ کی طرف سے بنام فتویٰ ’’کفر رائیونڈیہ‘‘ کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ صفحہ اوّل تا آخر اس قسم کی غیر اخلاقی اور ایمان سوز باتوں پر مشتمل ہے۔

☆ اس فرقہ کے مطابق پختون لیڈر اور صوبہ سرحد کے غیور مسلمانوں کا سیاسی رہنما خان عبدالغفار خان مرحوم دہری کافر تھا۔

ملاحظہ ہو جواب الاستفتاء صفحہ 84

☆ اس فرقہ کے مطابق تبلیغی جماعت کے بانی امیر مولانا الیاس کافر و زندیق

تھے۔

جواب الاستفتاء صفحہ 84

☆ اس فرقہ کے مطابق نیشنل عوامی پارٹی والے جو خان عبدالغفار خان مرحوم کے عقیدت مند ہیں سب کافروزندیق ہیں۔

سیف المومنین صفحہ 95

☆ اس فرقہ کے مطابق پاکستان پیپلز پارٹی والے سب کافر ہیں۔

سیف المومنین صفحہ 95

☆ اس فرقہ کے مطابق مولانا طیب مولانا صوفی محمد اور مولانا گوہر الرحمن و تمام اہل حدیث یہ سب کافروزندیق ہیں۔

سیف الرجال اول تا آخر

☆ اس فرقہ کے مطابق تمام علماء و مفتیان حقانیہ اکوڑہ خٹک اشد ترین کافر ہوچکے ہیں۔

جواب الاستفتاء صفحہ 35

☆ اس فرقہ کے مطابق صدر مملکت، وزراء اور ارباب حکومت پر فرض ہے کہ وہ سب باادب حاضر ہو کر موجود زمانہ میں الحی القیوم، کامل، مکمل پیر سیف الرحمن کے ہاتھ پر بیعت کریں۔

سیف المومنین صفحہ 168/183

☆ اس فرقہ کے مطابق پیغمبر علوم کے کمالات متناہی ہوتے ہیں جبکہ سیف الرحمن کے علوم کمالات غیر متناہی ہوتے ہیں۔

ہدایۃ السالکین صفحہ 346/347

☆ اس فرقہ کے مطابق اخندزادہ سیف الرحمن کو دیکھنا بعینہ رسول اللہ کو دیکھنے

کی طرح ہے۔

مقدمہ سیف المومنین صفحہ 5

☆ اس فرقہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کو اس کی شان کے لائق علم ہونے اور اللہ تعالیٰ کا متصف بوصف العلم ہونے "متصف بوصف الحیات" متصف بوصف القدرت" متصف بوصف الاحیاء و الامات وغیرہ صفات کمالیہ کے ساتھ متصف ہونے کا عقیدہ رکھنے والے دنیا بھر کے تمام مسلمان قطعی کافر و زندیق ہیں۔

ہدایۃ السالکین از اول تا صفحہ 50 اور جواب الاستفتاء بزبان پشتو از اول تا آخر

☆ اس فرقہ کے عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفت تکوین پر ایمان لانے والے دنیا بھر کے تمام مسلمان کافر و زندیق ہے۔

ہدایۃ السالکین از اول تا آخر صفحہ 50 نیز جواب الاستفتاء ازاول تا آخر

☆ اس دجال فرقہ کے مطابق دستار کو واجب نہ جاننے والے اور دستار نہ باندھنے والے مشرکین کے بھائی ہیں۔

ہدایۃ السالکین 1365 تا 146

☆ اس فرقہ کے مطابق بغیر دستار کسی کی نماز نہیں ہوتی۔

ہدایۃ السالکین 145 تا 146

☆ اس فرقہ کے مطابق عمامہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت لباس و سنت زوائد ہونے کا عقیدہ رکھنے والے تمام مجتہدین فقہاء کرام کافر و زندیق ہے۔

ہدایۃ السالکین از اول تا آخر

☆ سلسلہ قادریہ کے شیخ الشیوخ شیخ عبدالقادر جیلانی کے تمام علوم وفیوض موجودہ وقت کے مجدد اعظم اخندزادہ پیر سیف الرحمن میں جذب ہو کر شیخ عبدالقادر

جیلانی اپنے تمام مریدان سلسلہ کے ہمراہ اخندزادہ سیف الرحمن کے مقابلہ میں فیض و معرفت سے خالی ہو چکے ہیں۔

ہدایۃ السالکین صفحہ 324

☆ شیخ عبدالقادر جیلانی بصد مشکل مقام عبدیت کو پہنچا تھا جبکہ اخندزادہ پیر سیف الرحمن مجدد اعظم ہے۔

ہدایۃ السالکین صفحہ 324

☆ شیخ عبدالقادر جیلانی بصد مشکل مقام عبدیت کو پہنچا تھا جبکہ اخندزادہ سیف الرحمن نے شیخ عبدالقادر جیلانی سے بدرجہا زیادہ فوق ترقی کی ہوئی ہے۔

ہدایۃ السالکین صفحہ 324 تا 325

☆ ریاکاری، جھوٹ، بہتان، غیبت، بدکلامی و بدزبانی اور بداخلاقی جیسے کبیرہ گناہوں کو معارف لدنیہ کہتے ہیں۔

ملاحظہ ہو ہدایۃ السالکین از اول تا آخر مع ٹائٹل

☆ فرقہ سیفیہ کے مطابق شریعت کی طرف بلانے کے جواب میں گالیاں بکنے کو افاضات وارشادات کہتے ہیں۔

ہدایۃ السالکین از اول تا آخر مع ٹائٹل

☆ فرقہ سیفیہ کے مطابق سلسلہ چشتیہ، قادریہ وغیرہ میں اولاً تمام دنیا میں کوئی سچا شخص نہیں اگر بالفرض والمحال کوئی کامل پیر سلسلہ قادریہ میں موجود بھی ہو تو پھر بھی اس کے مریدوں پر لازم واجب ہے کہ فوراً اس کو ترک کر کے اخندزادہ سیف الرحمن کے ہاتھ پر بیعت کریں۔

ہدایۃ السالکین ص178، ص 224، ص 162، ص163

☆ فرقہ سیفیہ کے مطابق اخندزادہ سیف الرحمن کے چند مریدین ایک جگہ جمع

ہو کر اپنے کسی مخالف پارٹی کے خلاف کوئی بات کریں تو وہ اجماع امت کی طرح شرعی دلیل بن جاتی ہے۔

ملاحظہ ہو فتویٰ کفر رائیونڈیہ بزبان پشتو صفحہ 32

☆ اخندزادہ سیف الرحمن کا ہر ایک مطلق خلیفہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کامل و مکمل اور انجام سے بے فکر مامون العاقبت ہوتا ہے۔ جیسے پیغمبر سے پیغمبری واپس نہیں لی جاتی اسی طرح اخندزادہ سیف الرحمن جس شخص کو مطلق خلیفہ کرتا ہے اس سے بھی ولایت و بزرگی سلب نہیں ہوتی وہ رجعت قہقری اور انجام بد سے بے خوف بے فکر ہوتا ہے۔

سیف المومنین صفحہ 167

☆ اخندزادہ سیف الرحمن کا ہاتھ حجر اسود سے افضل ہے۔ اور سیف الرحمن کا وجود بیت اللہ شریف سے زیادہ افضل ہے۔

سیف المومنین بزبان پشتو صفحہ 92-93کو صفحہ 169-170 کے ساتھ ملا کر دیکھ لیں

☆ اخندزادہ سیف الرحمن اپنے مریدوں میں ایسا ہے جیسے پیغمبرؑ اپنی امت میں ۔

سیف المومنین صفحہ 92 و صفحہ 169-170 کو ملا کر دیکھا جائے

☆ سیدزادی کے ساتھ غیر سید کے نکاح کے عدم جواز کا فتویٰ دینے والے پیر مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی مرحوم اور اس کا بیٹا پیر سید غلام محی الدین (بابو جی) مرحوم اور ان کے موجودہ صاحبزادگان و گدی نشین اور سید محمود شاہ محدث ہزاروی اسی جاہلانہ فتویٰ کی وجہ سے ہزارہا بار کافر و زندیق اور ملحد ہو چکے ہیں۔

فتاویٰ سیفیہ ص 32 تا آخر

☆ نکاح سیدزادی با غیر سید کے عدم جواز کے عقیدہ رکھنے والے صاحبزادگان و

مشائخ صحابہ کرام کی تعداد کے برابر کافر ہو چکے ہیں۔ ابدی کافر واجب القتل کافر و زندیق اور ملحد ہو چکے ہیں۔ ”فتاویٰ سیفیہ صفحہ 31 تا آخر“ نکاح سیدہ بغیر سید کو ناجائز سمجھنے والے صاحبزادگان اور مشائخ منحوس ”کذاب“ عظیم کافر، ابوجہل، غلام یہود اور زنادقہ ہیں۔“

ملاحظہ ہو نمبر2مجدد اخندزادہ سیف الرحمن کی پشتو زبان میں لکھی ہوئی کتاب فتویٰ صحت نکاح غیر سید بسیدہ صفحہ 36 تا 42

☆ نکاح غیر سید بسیدہ کے عدم جواز کے فتویٰ کے ساتھ اتفاق کرنے والے اور اس فتویٰ کی تصدیق کرنے والے سب کافر، زندیق، ابوجہل، واجب القتل کافر، ابدی کافر، زنادقہ اور مسلمانوں کی تعداد کے برابر کافر ہو چکے ہیں۔

فتاویٰ سیفیہ حصہ فتویٰ صحت نکاح غیر سید بسیدہ کے صفحہ نمبر 30 تا 42

☆ مشہور و معروف عالم دین شیخ الحدیث مولانا پیر محمد چشتی صدر انجمن علماء اوقاف صوبہ سرحد کو اس 2نمبر پیر نے صرف اس وجہ سے کافر و زندیق لکھا ہے کہ مولانا موصوف نے اس کے غیر اسلامی عقائد کفریات کی گرفت کر کے شریعت محمدی کی روشنی میں اپنے عقائد و مسائل کو ثابت کرنے اور ان سے توبہ کرنے کی دعوت اس کو دی تھی۔

ملاحظہ ہو اس فرعون وقت ابوجہل عصر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب ہدایۃ السالکین از اول تا آخر نیز ملاحظہ ہو۔ اس ملعون کتاب کی رو سے مولانا چشتی کی طرف سے لکھی گئی شرعی دلائل اور علمی جواہر سے بھری ہوئی بے مثال کتاب الجرحات علی المزخرفات جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔

☆ اس ملعون فرقہ کے بانی اخندزادہ سیف الرحمن نے ایک اور عالم دین استاذ العلماء مولانا اظہر مسعود اظہری مدرس مدرسہ مفتاح العلوم بن گئی حضرو اٹک کو بھی

صرف اس بناء پر اشد ترین کافر لکھا ہے کہ انہوں نے اس افغانی جادو گر کے غیر اسلامی مسائل پر گرفت کر کے شریعت کی طرف بلانے پر شیخ الحدیث مولانا پیر محمد چشتی کی تائید کی تھی۔

ملاحظہ ہو ہدایۃ السالکین از اول تا آخر

☆ اس فرعون وقت ابو جہل عصر نے روحانی پیشوا حافظ سلطان محمد جانشین بابا جی، حافظ عبد الغفور دریاء رحمت حضرواٹک کو بھی صرف اس وجہ سے کافر و زندیق لکھا ہے کہ انہوں نے اس جادو گر ملعون کی غیر اسلامی حرکات پر گرفت کی تھی۔ ملاحظہ ہو سیف الرحمن کی وہ تحریر جو اس نے حافظ صاحب موصوف کی گرفت کے جواب میں ان کو بھیجا ہے۔ جو اپنی اصلی شکل کے ساتھ دریا رحمت حضرواٹک میں موجود ہے۔

☆ اس ملعون مذہب کے مطابق دیوبندی بریلوی یہ دونوں انگریز کے اجرتی آلہ کار ہیں۔ دیوبند نور سے منکر ہو کر کافر ہو گئے اور بریلوی بشریت سے منکر ہو کر کافر ہو چکے ہیں۔

ملاحظہ ہو پیر مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی اور محدث ہزاروی فتویٰ کے خلاف اخندزادہ پیر سیف الرحمن جادوگر افغانی کی ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب فتاویٰ سیفیہ حصہ فتویٰ صحت نکاح غیر سید بسیدہ صفحہ 28 نیز اخندزادہ سیف الرحمن جادوگر کی طرف سے چھپا ہوا اشتہار بنام تیسرا مناظرہ جس میں دیوبندی، بریلوی ان دونوں کو انگریزوں کے اجرتی آلہ کار قرار دے کر ان دونوں سے بچنے کی اپیل کی گئی ہے۔

ہم نے اس تحریر میں مسلمانوں کی آگاہی کے لیے فرقہ سیفیہ کی کتابوں سے ان کی جن کفریات، لغویات اور باطنی خباثتوں کو ظاہر کیا۔ ان میں سے کسی ایک کا حوالہ بھی غلط ثابت ہونے پر دس ہزار جرمانہ دیں گے۔ اس کے علاوہ فرقہ سیفیہ کے مکار و ریاکار اور متکبر فرعون صفت اخندزادہ سیف الرحمن کی وہ گستاخانہ باتیں جو اس کی زبان

سے یا اس کے خلفاء و مریدوں کی زباں سے لوگوں نے سنی ہے۔ مثلاً شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے متعلق اخندزادہ کا یہ کہنا ہے کہ وہ اپنی قبر میں جلی ہوئی لکڑی کی طرح پڑا ہے اور کاکا صاحب کے متعلق کہنا ہے کہ وہ بے کمال و بے فیض ہے اور پیر بابا کے متعلق کہنا ہے کہ وہ بھی بے ذکر و بے فیض ہے اور داتا گنج بخش کے متعلق کہتا ہے کہ میرے کشف کے مطابق وہ بے فکر و بے فیض ہے۔ لیکن میں نے اس کو فیض پہنچایا اور مفتی فرید حقانیہ اکوڑہ خٹک کے متعلق کہتا ہے کہ میں نے مراقبہ میں اس کو دوزخ کے اندر جلتے ہوئے دیکھا ہے اور امام ابو حنیفہ کے متعلق کہتا ہے کہ وہ سلوک و تصوف میں سے مجھ سے بدرجہا پست و کمزور ہے۔

الغرض اس طرح کے گمراہ کن اور شیطانی وساوس کی باتیں اس فرقہ کی بہت مشہور ہیں لیکن ہم نے صرف وہی باتیں لکھ دیں جو ان کی اپنی کتابوں میں لکھی ہوئی موجود ہیں۔ تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس گمراہ فرقہ کے خلاف منظم تحریک چلائیں اور ارباب حکومت پر لازم ہے کہ اس نام نہاد فسادی و گمراہ پیر کو جو افغان مہاجر بن کر پاکستان کے علاقہ غیر میں بیٹھ کر اسلام، اہل اسلام اور ملک و ملت کے خلاف زہر پھیلا رہے ہیں۔ اس سرغنہ کو ملک سے نکال کر افغانستان واپس کریں ورنہ ملک و ملت کے لیے شدید خطرہ ہے۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْن

انتہی ”ابو جہل زندہ ہو چکا ہے“

میں نے سیفیت سے توبہ کیوں کی؟

میرا نام رانا ظفر ہے۔ فیصل آباد کے قریب چک نمبر 66 ج ب میں میری رہائش ہے۔

ایک مرتبہ کسی دوست نے مجھے پیر ذوالفقار صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم کی کتاب خطبات فقیر (حصہ اول) دی۔ میں نے یہ کتاب پڑھی تو میرے دل میں اعمال کا شوق پیدا ہوا اور اللہ تعالی کی ذات نے دین کی طرف راغب فرمایا۔ چونکہ یہ کتاب میری تبدیلی کا ذریعہ بنی تھی اس وجہ سے نقشبندی سلسلہ کا دل میں ادب واحترام پیدا ہوا اور دل میں یہ شوق جاگزیں ہوا کہ کسی اللہ والے سے تعلق قائم کر کے بیعت کا سلسلہ شروع کرنا چاہیے۔

انہی دنوں جھنگ روڈ فیصل آباد نزد ایئر پورٹ چوک پر ”آستانہ مرشد آباد“ بننا شروع ہوا تو ایک دوست نے وہاں جانے کی دعوت دی۔ میں بڑے شوق سے وہاں گیا کیونکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ سلسلہ نقشبندی مجددی سیفی ہے۔ میں پہلی مرتبہ جب وہاں گیا تو وہاں محفل ذکر ہو رہی تھی۔ پیر صاحب بڑے انوکھے انداز میں ذکر کروا رہے تھے اور لوگ بھی عجیب انداز میں جھوم رہے تھے۔ کوئی تڑپ رہا تھا تو کوئی اونچی آواز میں چیخ رہا تھا۔

میں بڑی حیرانی اور پریشانی سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ یہ کس طرح کا ذکر ہے؟ اچانک پیر صاحب نے میری طرف اشارہ کر کے مجھے اپنے پاس بلایا اور میرے ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھوں میں لے لیے۔ انہوں نے مجھے کلمہ طیبہ اور ایمان مفصل پڑھایا

اور میرے ہاتھوں کو خوب دبایا اور کچھ جھٹکے بھی دیے۔

بعد میں مجھے پتہ چلا کہ میں ان کا اب مرید ہو چکا ہوں۔ مجھے تعجب ہوا کہ یہ کیسی زبردستی کی بیعت ہے! ان پیر صاحب کا نام صوفی امجد ظہیر ایڈووکیٹ تھا۔ اب وہ دوست اکثر مجھے اپنے ساتھ لے کر پیر صاحب کے پاس آتا۔ اس طرح کچھ عرصہ گذرا اس کے بعد میں نے ان کی محفل میں باقاعدگی سے جانا شروع کر دیا۔ لیکن جس طرح ان کے مخصوص مریدوں کو وجد آتا تھا، میرے اوپر کبھی نہیں آیا تھا۔ اس بات پر میں کافی پریشان رہتا تھا۔ اب میں نے صبح شام جانا شروع کر دیا تھا لیکن وجد کی کیفیت نہیں بن رہی تھی۔ ایک دن میں نے پیر و مرشد صوفی امجد ظہیر صاحب سے کہا کہ سرکار مجھے بھی وجد آنا چاہیے، لیکن انہوں نے سنی ان سنی کر دی۔

میرے بار بار اصرار اور پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ ہم برتن کے حساب سے دیتے ہیں۔ اگر آپ کو زیادہ دیا تو آپ دنیا کو چھوڑ چھاڑ کر یہاں آکر بیٹھ جائیں گے۔ میرے نہ ماننے اور ضد کرنے پر ان کے ایک خلیفہ محسن شاہ صاحب نے کہا کہ جس طرح لوگوں کو وجد آتا ہے اگر آپ مصنوعی حالت بھی بنالیں گے تو بھی آپ کو ثواب ملے گا اور پھر حقیقی وجد بھی آئے گا۔ مجھے تو وجد کی تلاش تھی چنانچہ میں نے ایسا ہی کرنا شروع کر دیا۔

اب پیر صاحب سمجھنے لگے کہ مجھے بھی وجد آتا ہے۔ وہ میری طرف مخصوص اشارے کرتے اور میں جان بوجھ کر ٹیڑھا میڑھا ہو جاتا۔ اور کبھی کبھی تڑپنے کی کیفیت بھی اپنے اوپر طاری کر لیتا۔ تقریباً چھ سات ماہ میں ایسا ہی کرتا رہا، پھر میں نے سوچا یہ تو غلط ہے اور دھوکہ ہے۔ ایک دن انہوں نے مجھے بڑے اشارے کیے لیکن میں نہ ہلا۔

انہوں نے مجھے اپنے پاس بلایااور کہا کہ تمہارے دل کی کیفیت تبدیل ہو گئی ہے یقیناتم نے کوئی گناہ کر لیا ہے۔ میں نے انکار کیا لیکن وہ اصرار کرتے رہے۔ جب ان کااصرار بڑھتا گیا تو میں نے پیر ذوالفقار صاحب مدظلہ کی کتاب جو میری جیب میں تھی، نکالی اور ان کو دے دی۔

کتاب کو دیکھتے ہی ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور بڑے غصہ میں آکر فرمانے لگے کہ یہی گناہ کیا کم ہے جو تم نے اسے پڑھ لیا۔ یہ لوگ تو کتابوں کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اس کے بعد پیر صاحب نے میرا سر اپنے اپنے قدموں پر آدھا گھنٹہ تک رکھے رکھا اور میں بھی ان سے معافی مانگتا رہا۔ پھر انہوں نے کہا کہ آئندہ کسی دیوبندی مسجد میں نماز نہیں پڑھنی اور نہ ان کی کوئی کتاب پڑھنی ہے ورنہ دل کی کیفیت پھر ایسی ہی ہو جائے گی۔ حالانکہ میری کیفیت پہلے بھی ایسی ہی تھی اور اب بھی ایسی ہی تھی۔

وقت گزرتا گیا اور میرے دل کی بے چینی بڑھتی ہی گئی۔ اور پھر ان کے عقائد و نظریات اپنے مرشد کے بارے میں ایسے تھے کہ پیر صاحب تمام مریدین کے دلوں کے بھید بھی جانتے ہیں۔ اور بے چارے مریدین ان کا مقام ایسے سمجھتے جیسے وہ خدا ہوں کہ کسی بھی کام کہیں ”ہو جا“ تو وہ اسی وقت ہو جائے گا۔ اور ان کو تمام غیب کے علوم کی خبر ہے۔ اور مریدین کے حال اور ان کے گھروں کی اندر کی باتیں بھی جانتے ہیں۔ الغرض تمام شرکیہ عقائد جمع ہو چکے تھے۔ لیکن مجھے زیادہ تعجب اس بات پر ہوتا تھا کہ پیر صاحب کو میری کیفیت کی خبر کیوں نہیں؟ میرے دل کی بے چینی اور بے قراری کو وہ کیوں نہیں سمجھ پا رہے؟

تقریبا ایک سال میں ان کے پاس رہا۔ لیکن میں نے ان میں سے کوئی بھی بات حقیقت میں اپنے اندر نہیں دیکھی جو بظاہر اور منافقانہ انداز میں مجھ سے سرزد ہو رہی تھیں۔ اسی دوران ان کے دادا پیر و مرشد سیف الرحمن سیفی کا عرس آگیا۔ میں صوفی امجد ظہیر صاحب کے ہمراہ وہاں پہنچا لیکن وہاں بھی اسی طرح سب کچھ ہو رہا تھا۔ سب پیسے جمع کرنے کا ایک طریقہ تھا۔

ایک دن میرا ایک جاننے والا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور انہوں نے آپ کو صوفی امجد ظہیر صاحب کی بیعت کرنے کا حکم دیا تھا، آپ اسی لیے ان کے مرید بنے ہیں۔ میں اس بات کی تصدیق کے لیے آیا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو یہ کس نے کہا ہے؟ تو انہوں نے اپنے ایک پڑوسی سیفی کا نام بتایا۔ میں نے سختی سے انکار کیا اور کہا کہ ایسی تو کوئی بات سرے سے ہوئی ہی نہیں۔ اس واقعے پر میں خود بھی حیران ہوا کہ یہ کیسی بات میرے بارے مشہور کر دی گئی ہے۔

میرا دل لرز اٹھا کہ یہ لوگ اس حد تک گر چکے ہیں کہ اپنے جھوٹے مسلک کو پھیلانے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات پر بھی جھوٹ باندھنے لگے ہیں۔ میں نے انہی دنوں متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ تعالی کے بیانات بھی سننا شروع کر دیے تھے۔ بریلویت کے موضوع پر حضرت کے کچھ بیانات سنے تو اس فرقہ کی چالبازیاں مزید کھل کر سامنے آئیں۔ ایک سال سے زیادہ کا جو عرصہ میں نے اس فرقہ کے لوگوں کے ساتھ رہ کر گذارا تھا وہ بھی میرے سامنے تھا کہ میں کس طرح منافقانہ انداز میں سب کچھ کرتا رہتا تھا اور پیر صاحب اس پر خوش ہوتے تھے۔

مجھے یہ بھی دکھ تھا کہ جس کتاب کی وجہ سے میں دین کی طرف راغب ہوا اور دل میں اعمال کا شوق اور اللہ والوں کی محبت پیدا ہوئی، اسی کتاب کے پڑھنے کو گناہ کبیرہ قرار دے دیا گیا ہے اور ان کی مساجد تک میں جانے پر پابندی لگادی گئی ہے۔ میں نے اللہ تعالی سے رو رو کر ہدایت کی دعائیں کیں۔ اللہ تعالی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کریم ذات نے مسلک حق کی طرف میری راہنمائی فرمائی۔

میں آخر میں تمام سیفی بھائیوں کی خدمت میں دردمندانہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس فرقہ کے دھوکہ سے نکلیں۔ ان کی چالبازیاں سمجھیں کہ یہ تصوف اور پیری مریدی کے نام پر لوگوں میں غلط عقائد پھیلا رہے ہیں اور یہ سب پیٹ کی خاطر ہو رہا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مجھے ہمیشہ صحیح مسلک پر کاربند رکھے اور علمائے دیوبند کے فیض کو پوری دنیا میں پھیلائے۔ اللہ تعالی علمائے دیوبند کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے کہ ان کی وجہ سے ہی مجھے راہ ہدایت نصیب ہوئی۔